

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تبوید النواظر

فی تحقیق

الحاظرو الناظر

آنکھوں کی ٹھنڈک

تالیف

علامہ حضرت مولانا محمد رفیع الرحمن مدظلہ العالی

ناشر

مکتبہ صفائی

پتہ: ۱۰/۱۰، لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تبريد النواظر
فی تحقیق
الحاظرو الناظر

آنکھوں کی ٹھنڈک

تالیف

مولانا محمد رفیع الرحمن صاحب

ناشر

مکتبہ صفائی
کراچی

پہلی جلد میں شامل ہے

تَبْرِيدُ النَّوَظِرِ
فی تحقیق اعمالہ والنظر
یہ ہے

آنکھوں کی ٹھنڈک

جمہاں

یہی تحقیق و جستجو ہے قرآن کریم، صحیح، حدیث، عقائد، حضرات، تعالیم، کلام اور جزوہ حضرات
سنت و ملت اور حضرات ائمہ، احناف کے سیرت و فتووں سے یہ امر واضح کیا گیا ہے کہ حضرت
ابو عیسیٰ عظام اور زکیا کو ہم علیحدہ نہ کر سکتے، اس کے برعکس ان دونوں (ابو عیسیٰ و زکیا) نے
میں اور فرقہ کی حالت کے خلاف کے دشمنان کائنات و اہل حق کے لئے ہیں۔

وَاللّٰهُ يَقُولُ الْحَقُّ وَهُوَ عَلِيمُ السَّيِّئَاتِ

أَبُو الرَّاهِدِ مُحَمَّدٌ سَرَفَرَانِ خَاصِفَر

﴿جملہ حقوق بحق مکتبہ مفرد یہ نزدیکی کے گھر گویا احوال محفوظ ہیں﴾

طبع ۳۵ مئی ۲۰۱۰ء

۷۴

نام کتاب فیہدہ لہو اظہار فی تحقیق المناہجہ الناطر (آنکھوں کی فتنہ گ)

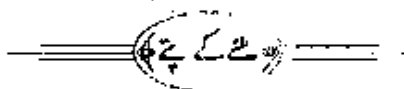
مصنف مولانا مفتاح محمد صاحب دہلوی و مولانا محمد سرفرخان خان مفرد بیہدہ

مطبع مکتبہ فیہدہ لہو اظہار

آئندہ ہارون پٹیاں (۱۳۵۰)

قیمت ۱۲۵ (ایک سو بیس روپے)

ناشر مکتبہ مفرد یہ نزدیکی کے گھر گویا احوال



۱۔ کتاب خانہ تعلیمی مجلس اقبال کراچی	۲۱۔ ادارہ لاہور دہلی ۱۹۶۱ء
۲۔ مکتبہ تحفہ سگان	۲۲۔ مکتبہ ام ایلیٰ بیہدہ لہو اظہار
۳۔ مکتبہ قاصدہ لہو اظہار	۲۳۔ مکتبہ رحمتیہ لہو اظہار
۴۔ مکتبہ کن اردو بازار لہو اظہار	۲۴۔ مکتبہ سید احمد حمید لہو اظہار
۵۔ مکتبہ خانہ مجیدیہ بزرگ گیت سگان	۲۵۔ مکتبہ خاندہ شیدہ لہو اظہار
۶۔ مکتبہ جامعہ لہو اظہار	۲۶۔ مکتبہ مفرد یہ چڑچڑکنہ لہو اظہار
۷۔ ادارہ اسلامیات انارکلی لہو اظہار	۲۷۔ مکتبہ سلطان عالمگیر لہو اظہار
۸۔ مکتبہ شیدہ لہو اظہار	۲۸۔ اسلامی کتب خانہ ڈاک گاہی لہو اظہار
۹۔ مکتبہ لہو اظہار	۲۹۔ مکتبہ لہو اظہار
۱۰۔ مکتبہ لہو اظہار	۳۰۔ مکتبہ لہو اظہار
۱۱۔ مکتبہ لہو اظہار	۳۱۔ مکتبہ لہو اظہار
۱۲۔ مکتبہ لہو اظہار	۳۲۔ مکتبہ لہو اظہار
۱۳۔ مکتبہ لہو اظہار	۳۳۔ مکتبہ لہو اظہار
۱۴۔ مکتبہ لہو اظہار	۳۴۔ مکتبہ لہو اظہار
۱۵۔ مکتبہ لہو اظہار	۳۵۔ مکتبہ لہو اظہار

فہرست مضامین

صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۶	تعاریفات - تقدیمات علماء کرام	۱
۱۰	اسباب	۲
۱۱	مشکبات	۳
۱۴	مقدمہ در چند ستر روش باقی	۴
۴	پہلی بات: کیا سہ گت پر ماضی و آئندہ کا خدا ہی مومن ہے؟	۵
۲۴	دوسری بات: حقیقت کیا ثابت کی ویل پر موقوف ہے؟	۶
۲۵	تیسری بات: قرآن پر کون سا مبنی اور مصلوب در دست ہے؟	۷
۲۶	چوتھی بات: سب تفسیروں سے تباب اور اول خدا علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تفسیر مقدمہ سے درآب سے مقلد طریق کی کمی کی تفسیر نہایت نہیں ہے۔	۸
۲۶	پانچویں بات: دہشتہ دہائی قرآن پر مبنی احادیث اور ائمہ اعلیٰ پر مبنی موقوف ہوں گے۔	۹
۲۷	چھٹی بات: یہ کتاب کتنے اسباب پر مشتمل ہے؟	۱۰
۲۸	میسرے اسباب: حضرت ابن عمر علیہ السلام سے پہلے ماضی و آئندہ کا خدا ہی مومن ہے۔	۱۱
۳	نوٹ	۱۲
۳۳	تفسیر	۱۳
۳۷	تفسیر	۱۴
۴۰	تفسیر	۱۵
۴۳	تفسیر	۱۶

صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر
۱۴	فریقِ محبت کا راضیہ اثر سے متعلق کیا نظریہ ہے؟	۴۴
۱۵	حکمتِ ترکیبِ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں مایہ النیب اور راضیہ و ناخبرہ تھے۔	۴۵
۱۶	کون کی شہرہ کو دیکھیں تو کمال سے جاڑ ہوئی۔ زبان کا دیکھنا بھی جائزہ نہیں ہے۔	۴۶
۱۷	دوسرے باب سے یہی حاکمیت، مختصرت علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہر جگہ حاضر و ناظر ہوتا ہے۔	۵۰
۱۸	یوں کہ اور نام نہاد خلیفہ جو مکے کی آغوش میں	
۱۹	نہیں پایا۔ حضرت محمدؐ کی روح اور صفاتِ نقیضہ میں کائنات میں کیا	۶۶
۲۰	شے ہے؟ اور حضورؐ کی سب سے زیادہ احسان کا	
۲۱	حکمتِ علیہ السلام ایسے جس کی بغیر کرتے ہیں جو مختصرت علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	
۲۲	اور ہر جگہ حاضر و ناظر تھا ہے۔	۷۸
۲۳	فریقِ محبت کی بات سے لای عبادت پر اعتراضات اور ان کے شکوک اور شکوک و اذیت	۸۳
۲۴	جو مختصراً یہ فریقِ محبت کا پہلا مسئلہ ال اور اس کو فریقِ محبت	۸۴
۲۵	فریقِ محبت کی دوسری دلیل اور اس کو کمال	۱۱۴
۲۶	تیسرے میں	۱۲۹
۲۷	چوتھے	۱۳۲
۲۸	پانچویں	۱۳۶
۲۹	چھٹی	۱۴۰
۳۰	ساتھویں	۱۴۱
۳۱	مشتدبات یعنی علیؑ لکھنے علیہ وسلم کی قسم میں بحث	۱۴۶
۳۲	فریقِ محبت کی شہرہ، دلیل اور اس کو کمال	۱۵۵
۳۳	فریقِ محبت کی تیسری دلیل اور اس کو کمال	۱۶۸

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۳۴	شدیق مخالفین دسویں دلیل اور اس کا رد	۱۸۰
۳۵	گیاہویں کی باریت	۱۸۲
۳۶	بارہویں کا جواب	۱۸۳
۳۷	تیرہویں کی صداقت	۱۸۷
۳۸	چودھویں پر ایراد	۱۸۹
۳۹	پندرہویں کا رد	۱۹۰
۴۰	سولہویں دہمیت	۱۹۱
۴۱	سترہویں دفعہ	۱۹۳
۴۲	اٹھارہویں قطع منع	۱۹۸

استودع الصلاة فدية العلماء شيخ التفسير حضرت مولانا احمد علي صاحب

نور اللغات حضرت مولانا ابوالفتح محمد رفیع عثمانی صاحب صفائی فی تصانیف بہر سید الخیر علیہ السلام نے
تحقیق الیوم و النہر اس مایہ نازک و مقامات سے بہرہ فرما کر اہل سائنس و صوفیاء کے لئے
دو نئے نئے اسرار کے صندوق کھول دیے۔

[illegible]

[illegible]

وَمَا ظَنُّكَ أَنْ يُعَذِّبَكَ بِمَا أَنْتَ كَاذِبٌ كَرِيمٌ
وَأَنْتَ الْكَافِرُ الْمُنْكَرُ

استاذ العلماء حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی مدظلہ العالی

تو ہم حلیم و حرمت و تعویذ سے نہیں بچیں گے جو کچھ ہے کہیں کتابوں یا جہاں سے مجھے پہنچا کر پڑھا کرنا چاہوں گا اس کو پڑھا کر
 نہیں پڑھتی۔ تیرا یہ لفظ کہ "حق" میری ہے ایک غلط فہمی ہے کہ یہ کتاب اپنے حضور میں ہے مثلاً اسے قلب پر
 چھو کر ایک اللہ پر موقوف ہے۔ بالکل تو میں نے یہاں لکھا ہے کہ "کتاب" کہیں کہیں موقوف ہے اور یہ کتاب ہے جس
 سے حضرت امیر جوگی تزیہ و تہجد سے پہلے روز میں تہجد پڑھتے تھے اور انعام مرتب کیا گیا ہے جس میں "انا انبیا اعلی اللہ

علیہ السلام کے معاصرین اور علمائے شیعہ نے ان کی لایم کتاب بہت سبب سے اہم قرار دی ہے اور ان کے بارے میں
 استدلال کیا گیا ہے اور یہاں پہلے میں ان کی حقیقت کے بارے میں ایک اور بیان کیا گیا ہے کہ جو اب دیا گیا ہے کہ کتاب کے
 مطالعہ سے علم ہوتا ہے کہ صرف وہی جو کہ قرآن و حدیث اور تفسیر میں عمیق علم حاصل ہے اس کے ذریعہ
 پرانی چیز میں جو کہ اس وقت تک اب تک یہی تفسیر تفسیر گزری ہے اس میں فرق و کثرت کا علم اس کتاب کو
 منصفانہ اور بیطرفانہ انداز سے دیکھ کر بھی ملے گا اور یہی تفسیر تفسیر گزری ہے کہ جو کہ اس کتاب سے ثابت ہے
 جو ان کے خلاف دلائل عامہ پر مبنی ہے اور اس حدیث کے ذریعہ سے

اسے شمس الموعود احمد علیہ السلام کا نام لکھا ہے کہ اس کی تفسیر میں اس کا نام لکھا ہے
 ۲۰۱۱ء جولائی ۲۰۱۱ء

(۳)

فخر المآثر حضرت مولانا حافظ الحاج القاری محمد طیب صاحب مدظلہ العالی

مبتسم دارالعلوم دیوبند

حضرت فخر المآثر مولانا محمد علی صاحب مدظلہ العالی نے اس کتاب کو ان کے ہاتھ سے لکھا ہے اور ان کے ہاتھ سے لکھا ہے
 میں نے اس کتاب کو اب اس میں لکھا ہے کہ اس کی تفسیر میں اس کا نام لکھا ہے کہ اس کی تفسیر میں اس کا نام لکھا ہے
 کے بارے میں مستور میں اس کا نام لکھا ہے کہ اس کی تفسیر میں اس کا نام لکھا ہے کہ اس کی تفسیر میں اس کا نام لکھا ہے
 اور یہی تفسیر تفسیر گزری ہے کہ اس کی تفسیر میں اس کا نام لکھا ہے کہ اس کی تفسیر میں اس کا نام لکھا ہے
 لکھا ہے کہ اس کی تفسیر میں اس کا نام لکھا ہے کہ اس کی تفسیر میں اس کا نام لکھا ہے کہ اس کی تفسیر میں اس کا نام لکھا ہے
 اس کی تفسیر میں اس کا نام لکھا ہے کہ اس کی تفسیر میں اس کا نام لکھا ہے کہ اس کی تفسیر میں اس کا نام لکھا ہے
 تفسیر میں اس کا نام لکھا ہے کہ اس کی تفسیر میں اس کا نام لکھا ہے کہ اس کی تفسیر میں اس کا نام لکھا ہے
 کہ اس کی تفسیر میں اس کا نام لکھا ہے کہ اس کی تفسیر میں اس کا نام لکھا ہے کہ اس کی تفسیر میں اس کا نام لکھا ہے
 اس کا نام لکھا ہے کہ اس کی تفسیر میں اس کا نام لکھا ہے کہ اس کی تفسیر میں اس کا نام لکھا ہے کہ اس کی تفسیر میں اس کا نام لکھا ہے

راقم الحروف نے فریق مختلف کی مسند و کتابوں اور رسائل و تصنیفات خان صاحب بریلوی اور مفتی حمید
 خان صاحب گجراتی اور مولوی محمد رحیم صاحب اور مولوی سید احمد صاحب کا خوش عمل طاقی بیگڑ کی کتابوں میں
 جب یہ خط اور باخفا پیچھا کر لیا اور پچھا کر وہ امام الدین رسیہ رسل ناظم انبیاء شفیق اللہ نہیں حضرت مسند
 سے کہنے لگے علیہ وسلم اور دیگر حضرت ایجاد خطہ داراویا کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو یہ خط نہادہ ناخراہ اور
 حاکم غیب جمعہ ہے اور اس عقیدہ کو اس دین اور باعث نجات یقین کرتا ہے اور اس عقیدہ کو تسلیم کرنے
 والوں کو مستحسن کہتا ہے اور بے ایمان شی کی کہ فرماتا ہے: العیاذ باللہ تعالیٰ بقرۃ محمد سے الدین النصف
 راقم نے اس مسئلہ کے تباہی اور مفتی پہلو کے اصل بارے سے کئی کتابچے یہ کتاب کلمی اسکائیڈ اور ہر محرم برستھا
 کہ اسکو تسلیم والوں کے تلفہ انتہات میں مفتی محمد رحیم صاحب مولوی کر اس کو خواص اور عوام عقیدت کی بنا چوں سے
 پڑھیں گے اور ذوق و شوق کے ہاتھوں سے ہیں گئے مگر یہ سننے کی ت کہ تفسیر سے اذاعہ کیا اور حدیث میں
 اس میں ہیں کہ وہ احادیث سے مستفاد ہو گیا: ناقرین نے دیکھے سند اذات کو یہ اج تو وہاں سے دیکھے کہ وہاں
 کی دواوی حضرت سید علیہ السلام کو کرام اور کائناتوں نہ رسولوں اور سکولوں کے طلباء یہاں تک کہ اس دین ہجری نے
 اس سے تسبیح کتاب مہمل کی اور سیکھوں ٹھکانے جن میں انھوں نے عقیدت اور عشق کے پھول اس
 کتاب کے تھری زبان پر کھیا اور دیکھے اور تھوڑے سے ہر حد میں یہ کتاب باطل نایاب ہو گئی اور بیسیوں نسخہ
 اس کی بار بار اور عمدہ اشاعت کے موصول ہوئے۔ اب اس کتاب کو محمودی اشاعت اور دایہ مرکبہ تہ
 میر تقی میرین کرام کب جا رہے ہیں

اگر قبول افت رہے عز و شرف

حشر الزايم،

سخنبرے گفتنی

[illegible]

جیسی آدمی نہیں اور محمود صاحب نے جو اسر علیہ السلام حضرت خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے پر سوال حق سے باہر اور بے بنیاد تھاغ کے ساتھ بلکہ مکابہ اور مجاہدہ بھی کیا ہے اور اس حق کی بغیر کسی سے زمین و آسمان کی اس پناہ اور گور کو جس سے کے کھنڈے سے سم تونہ سر ہے میں کہ کسی کو تو کہہ دیتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر وقت اور ہر ایک کے لئے حاضر و ناظر ہیں اور کسی کسی وقت حاضر ہیں بلکہ سے کھڑے ہوتے کا حکم فرمایا کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف دے ہیں، باادب گھر سے جو بڑا اور قیام کرو جب آپ ہر وقت ابد ہر جگہ موجود ہیں تو تم مارے جس میں کہاں سے تشریف دے گئے ہیں؟ اور تو سب سے ہی سے موجود ہے اور کسی کو کہہ دیتے ہیں کہ تو اس ہونو وہیں آپ حاضر و ناظر ہوتے ہیں اور کسی سے کہہ دیتے ہیں کہ آپ آدمی کو قلعی اور یہ آپ سے قوی تر ہوتا ہے اس کے لئے آپ نے شہ و ناظر ہوتے ہیں اور کس کو کائنات اور آسمان کے شے جو دروازے میں آجھا دیا جاتا ہے اور کبھی کسی کو قلعی اور زمین کی مانند اور غیر ملکہ کرمانے سے منع فرمایا جاتا ہے اور ان غزوی اور قلعی و نہات سے عاجز و کلید بنا کر عاتر المسلمین کو دھوکا دیا جاتا ہے غرضیکہ سے

اب سوال اور مسئلوں ان کے جواب ہم سے کچھ سیریں سے کچھ زبان سے کچھ مخالفین نے کہیں تو کسی بھی آیت اور اصل حدیث سے استدلال کیا ہے حالانکہ خود قرآن کریم کی روشنی سے آیات اور احادیث سے اس کی نفی اور شریک کرتی ہیں اور کہیں خبر دی، لغات دینی جوتہ اور کلمات سے اپنے اپنے حق و باطل ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اس سے ہم سے ضروری سمجھ کر مخالفین کے پیش کردہ دلائل کو حقیقت سے بھی حاضر و ناظرین کو انکار دیا جائے کہ یہ دلائل پرکار کا وزن میں نہیں رکھتے اور اصل حقیقت وہاں عات کے اٹل دلائل اور حکم و احادیث میں مدینہ قرآنیہ کے ہیں تاکہ ہر ایک فریق کے وعادی اور دلائل کا صحیح معیار اور توازن معلوم ہو سکے اگرچہ اس مسئلہ پر مشدہ دلائل حق نے مخالفت زمانوں اور متعدد زبانوں میں کتابیں اور رسالے لکھے ہیں لیکن اس بندہ ناچیز کے بھی اپنی محدود وسائل کے مطابق اس مسئلہ پر قلم اٹھا ضروری سمجھا کہ جو کہہ سکتا ہے۔

میں اور بھی دنیا میں سخن و رجعت اچھے لکھتے ہیں کہ غائب کا ہے اندر بیا۔

مقدمہ اور خپد ضروری باتیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا بَعْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَا بَعْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اُمّا بعد اس سے قبل کہ ہم مخالفین کے دلائل پیش کر کے ان کے جوابات عرض کریں اور جو اہل اسلام
کے بارہا یہ نقل کریں یہ ضروری معلوم کرنا ہے کہ جو ہر مسئلہ ایک نقطہ پر عرض کریں اور ان میں بعض ایسی باتیں
اور نہ تو ان باتیں نقل کریں جسے معلوم کرینے سے اصل مقصد آسانی کے ساتھ سمجھ میں آسکے۔

مدرسہ مقدمہ میں چند اصولی باتیں عرض کرتے ہیں تاہم ان کے کام میں ان کو مسئلہ سے دل اور دگری نظر سے
دور نظر باتیں تاکہ مسئلہ کی توجہ نہ ہٹے یہ یہ مدار و مدون ثابت ہوں۔

(۱) پہلی بات : فرقی محاذات کو جب پسند نہ آئے اور مباحثہ کیلئے میدان میں ناکھڑا کرتی تھیں
تو ان کے خلاف بھی چہرے کے دلائل اور باتیں کی کتاب نہ لکھتے جوئے مجلس مناظرہ کو درجہ برہم کرنے اور اپنی جگہ
چھڑانے کے شمار میں اختیار کرنے میں اور بھی راجح حق کے مناظر کی قدر میں شور و غل مچاتے تھے اور یہ بھی
تقصیر خاص تھا کہ ان کی کوئی بات نہ لکھتے تھے یہیں ناکہ و امر اناس سے دونوں سے ان کی سیادت و عظمت
مذہب کے لیکن ان میں دونوں باتوں سے کہ نہ تو ان پہلک خود ہی دعوہ اور اپنی توجہ تھی ہے مسلمہ حاضر
مقدمہ پہلی فریقہ کی حالت کے مناظرین غلام میں ہوں جان بھر پڑنے کی کوشش کرتے ہیں کہ حاضر مناظرہ کو ان کا
فیصلہ ان میں ہو سکتی ہے اناس میں ہی اور کہ شریک ان کا شریک اپنے خود و بعد حاضر و ناظر کو منسوق کی
حالت سے اور حضور خدا صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس دعوت کی یہ دلیل پیش کرتے
ہیں کہ خال تو انہی کو ملے ان کے اہل نام ہیں ان ناموں میں حاضر و ناظر کا کوئی نام نہیں آتا کہ وہ نہ
حاضر نہ ہو سکتے ہیں جو اپنے نہ ہو اور پھر آج کل کے دور میں تو اللہ کی شان کے نام ہی نہیں درجہ عرض
کو کہتے ہیں جو اپنی انگلیوں سے دیکھے جب اللہ تعالیٰ کی ہرمانی انہیں ہی نہیں تو کوہ ناظر لب پہا؟

مری ضد سے خواجہ مہدی بان است مرے اسن میں دشمن پر حسد ارلا
خاتمہ قادیان کرم باب ملاحظہ فرمائیے کہ تصدیق دہن کے سبیل درواں میں یہ کائنات کی کشتی کس طرح
کھنکھاتی ہے۔

جوابِ اولیٰ :- اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ جبکہ دوزخ کا مکان کا محتاج نہیں ہے اور اس کے تصور و معرفت نام نہان ہوتے ہیں لیکن کیا ان ناموں کے علاوہ در نام خدا تعالیٰ کے نہیں ؟ اگر فریقِ مخالفات کو فرسوں و بلیوں سے دوستی میں ملنے لگے ، دو کتابوں کی طرف رجوع کر کے تو ایسے میں آپ کو صرف چند برائے بتلائے ہوں ، علامہ نوویؒ شیعہ شریف بلکہ دوئم ۲۲۰ میں اور علامہ غفرانیؒ ۱۰۱ میں دوم صحت میں ایک طریقہ میں کہ

تاکہ اس کے خلاف ہے کہ ائمہ فاضل کے سب نام صرف ایسی مثالیں ہیں جنہیں میں جگہ نہ کے علاوہ
دیگر میں اس کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ نام ہر کلمہ یا عبارت حق اللہ تعالیٰ کے ایک حوالہ نام
ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس کتاب نے کچھ کافروں میں بھی شہرت ہے۔ امام ربیع فرماتے ہیں کہ علماء کے
تذکرہ ایک برابر ایک۔ امام احمد قاضی نے مشہور و معروف میں جو کتابوں نے لکھے جاتے
ہیں۔ انھیں کثیر قدردار و احادیث و آثار میں شہرت ملے کرتے ہیں کہ ائمہ فاضل کے چار حوالہ نام میں جو قرآن کریم
صحیح حدیث و ائمہ اربعہ کے احادیث میں لکھے گئے ہیں۔ انھیں کثیر حوالہ ناموں میں لکھے گئے ہیں۔ چنانچہ امام ربیع
افاضل نے کلمہ تعالیٰ کے نام میں ایسی مثالیں لکھی ہیں کہ ان میں سے ہر ناموں میں۔ چنانچہ امام ربیع

کے نام نہیں مل سکے باطل ہے سے

تجدد کو کرنے میں ہزاروں دشت ہے مضطرب رہتا ہے یعنی ہی تفریق میں ہے
جواب دوم یہ چلے بہرہ و منت کیلئے یہ تعبیر کہہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سرفروشی خانوے سے
ہم میں کسی پر تو فرمائے کہ کیا ان ناموں میں سے کسی نام کا عربی وغیرہ زبان میں شمولیت اور اس کی کیلئے ترجمہ کی
گیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ اگر آپ کا جواب نفی میں ہے تو فرمائیے کہ مذکورہ عربی کو خدا کلمہ جاننا ہے یا نہیں؟
اگر آپ یوں بکشتائی فرمائیں کہ خدا جاننا جائز ہے تو یہ محمد پر والی کر سکتے ہیں کہ ان سناوے ناموں میں
توحید اور یعنی خدا کوئی نام نہیں اور یہ صرف قرآنی ہے ہو گیا وہی تو آپ کہیں گے کہ یہ ملک یا وہب
وغیرہ کو فارسی یا کسی اور زبان میں ترجمہ ہے یعنی عربی زبان میں ملک فارسی زبان میں خدا سید طرح آیا
پیش بھی محمد کیلئے ان سناوے ناموں میں سے کسی کا ترجمہ نہ کیا جائے مگر غرض یہ کیا یہ احتمال ہی ہے؟
بلکہ آپ ذرا اس لفظ کو ”شراب“ دیکھئے۔^{۱۳} آج کے ملک پر نکال کر رکھیں کہ انشبیہ کا معنی الکحل ہے۔
اور شہود لغت اور الکشری صریح لکھتا ہے شہیدہ حاضر ہو گیا۔ اس کی وجہ بقیہ کا معنی یہ کہ آیا
کہیں دیکھئے والا یعنی ناظر دیکھو صراحۃً۔ اب فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ شہیدہ اور بقیہ ہی ہے یا نہیں؟
اور کیا شہیدہ کا معنی حاضر اور بقیہ کا معنی غائب یعنی نامور و مست ہے یا نہیں؟ پس اگر اور فرمائیے مافی الکحل
اور نام صرف نہ ہی ہے بلکہ آپ کمالیات ہے۔

خدا و ملائکتہ بہ شہید و بعد کا

اب آپ ہر تو آپ کا دینہ شرح حدیث اور تفسیر کی طرف توجہ دیجئے کہ تم نے شہیدہ کا معنی حاضر
کہوں کیا؟ حاضر تو باری حاضر ساز مخلوق کی صورت و ہی ہو سکتا ہے جو پہلے نہ ہو اور بعد میں ہے۔
اور جو کہ جو کہیں بھی کی جائیں یہ تو اس ہم کس کو غصہ ہے جو انشاء میں نہیں
باقی دو سو سوال آپ شہیدہ کا معنی ہے حاضر تو باری کا کلمہ بت معنی اللہ تعالیٰ علیہ السلام آپ کی امت
پر بھی بالائیت بند و بی حادہ پر مشتمل ہے اسکا مستقل جواب شہیدہ آپ کو ملے گا۔
جواب سوم یہ فرق مافی الکحل کا یہ بھی کہنا ہے کہ اگر وہی ہو سکتا ہے جو پہلے نہ ہو مافی الکحل سے

کام مقابہ محمد حسن

(۱) قرآن کریم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کہ وہ واقعہ واقعہ حسینؑ کی خصوصیت کی قوم پرست فہیت ہوئے اور ان کو فرمایا تھا کہ ان واقعہ سے یہاں کیا چھپے ہوئے۔

فَاَنْتَ سَيِّدُ الْمَرْكَبَاتِ الْبَاطِنَةِ عَدُوٌّ لِمَنْ وَاسْتَفْلِحَ عَالَمُهُ
 لَا اَنْتَ بَلْ يَنْتَفِعُ بِكَ تَعَالَى رَبُّكَ رَبُّ الْاَلَمِينَ ۝۳

مکہ مکرمہ کی سب سے بڑی مسجد، کعبہ کے احاطے میں داخل ہو کر اور
 تیس دن کا عقیقہ کرنے کے بعد وہ لوگ کہ وہ کام کرتے ہیں

فرنگیوں نے کہا کہ ہم نے جو بھائی انہیں کھتے ہو تو بتا دیجئے کہ اس آیت میں فی نظر بر اوصاف خدا نظر کرتے ہیں۔

(۱۲) اللہ تعالیٰ ایک ہی اور دوسرے مقام پر ارشاد فرماتا ہے :

نَمْ جَعَلْنَا لَكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ مِنْ أَلْفِهِمْ يَنْشُرُ
كَيْفَ تَقُولُونَ ۝۱۰۱۔ پندرہ۔ کج،

(۳) مسٹر علی اسی نے ۲۹۹ میں ایک طویل حدیث کے متن میں درجہ لکھی ہے :-

وَاللَّهُ مُتَفَرِّقٌ لَكُمْ فِيهَا حَيْثُ تُؤْمِنُونَ

مُحَمَّدٌ مَعَ الْاَسْرَافِ لَا يُدْعِي سُلْمَةً فَرِيًّا اِمَّا اِلٰهًا وَاَوْ اِلٰهًا ثَانِيًّا

يَا مُحَمَّدُ مَا تَدْعِي لَكَ مِنْ غَيْرِ نَفْسٍ تَحْمِلُ عَنْكَ كُفْرًا تَكْفُرُ

وہ صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۸۷ اور مشکوٰۃ کی ایک طوایف حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ نَزَلَ إِلَى أَحْسَنِ الْأَشْجَارِ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ

میں اذن تو جسے ازاد و چون برتر کی اور کہا وہ خاص عرب

مجموعہ درج ذیل کتابیں کتاب خانہ کی کتب خانہ سے برآمد ہوئے۔

ایک حدیث میں ہے کہ: ”میرے گناہوں کی معافیت اس لیے ہے کہ میں نے اللہ کی راہ میں شہداء کی شہادتیں دے دی ہیں۔“

وَلَا تَنْظُرْ إِلَى حِمَارِكَ وَلَكِنَّ تُفَعِّلْهُ فِي عَمَلِكُمْ
 كَرْتُهُ لَعَلَّكَ تَمْنَعُ مِنَ حِمَارِكَ وَلَكِنَّهُ فِي حِمَارِكَ

- [مؤلفہ نام]

یہ ہے وہی نعمت کو مبلغ علم و تحقیق معیار سبحان اللہ تعالیٰ۔ جب انھیں کو باجیتہ پہنچا کر
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمر فاروقؓ کی بنیاد پر حاضر ہوا تو ان میں سے جو چھٹیں گرا اپنے سرخا کے کینے ناصر کو
لفظ ایں اسلوں کیا ہے؟ ایک سا واسطے کہ نہ تو کئے ناموں میں ہیں یہ نام ہی نہیں رکھ کر دوسرے سے
کہ سکی جہانی انھیں ہی نہیں ہیں تو وہ کیوں کر نام ہوگا؟
فوت ہوئے نہ تھے تھے تھے

وَمِنْ أَعْمَارِهِمْ فِي رَيْبِ الْعَرَبِ أَلْأَنْبِيَاءُ .

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 قرآن مجید کی روشنی میں قرآن مجید کی روشنی میں

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المخلصين، وفضل الله علينا في الدنيا والآخرة، آمين.

(حاشیہ بقیماء مسعودی ص ۹۱)

اور نام دہائی لکھتے ہیں :-

اما انما عامہ قصہ ہمہ بلا خلاف اشک مطہر :-
اس میں سہا اٹھانے نہیں کر کے آہستہ ہونی چاہیے۔

صاحب مزاج :- لا علی التاریخ لکھتے ہیں :-

بشخب فی الدیاع والافناء وریع الصواب والساد :-
مستحب ہے کہ زعماء ہرگز کی دستانہ اور بہت روز

۱۰۰ عہ (مراجیہ ص ۱۰۰) و موضوعات کیہ بیت :-
سے دستانہ بہت ہے۔

عالمہ حضرت لکھتے ہیں :-

ولا یحجب عن روح الخسوف بان کریمہ صبر :-
کہ صبر، ام ابو حنیفہ ۲ فراتے ہیں کہ عہد آؤ کے

فی توبہ نکاحی الخسوف نکاحی الخسوف نکاحی الخسوف :-
ساتھ آؤ کر اجیت ہے اور توبہ نکاحی الخسوف نکاحی الخسوف

نکاحی الخسوف نکاحی الخسوف نکاحی الخسوف :-
منازلت کہ لکھتے ہیں کہ ہرگز سے آہستہ پیکر و بیگ

نکاحی الخسوف نکاحی الخسوف نکاحی الخسوف :-
تبدلی کی عبادت کرتے و ان کو بہت لڑائی سنرما۔

یہ تو ماہر و کریمہ صبر :-
یہ تو ماہر و کریمہ صبر :-

۱۰۰ فان بعض علیما بان فی الخسوف فی :-
بہت ہے بعض علما بان فی الخسوف فی

۱۰۰ اصحیح وید ماند کر :-
۱۰۰ اصحیح وید ماند کر :-

۱۰۰ در حرقت ہر نفس مشکوہ ۲۰۰ :-
۱۰۰ در حرقت ہر نفس مشکوہ ۲۰۰ :-

۱۰۰ کے آؤت اس کے بعد سے سنرما :-
۱۰۰ کے آؤت اس کے بعد سے سنرما :-

عالمہ حضرت لکھتے ہیں :-

۱۰۰ عن ابن مسعود انہ سمع قوما یجمعون :-
۱۰۰ عن ابن مسعود انہ سمع قوما یجمعون :-

۱۰۰ فی مسجد یصلون فی مسجد علی النبی صلی :-
۱۰۰ فی مسجد یصلون فی مسجد علی النبی صلی :-

۱۰۰ انہ علیہ وسلم جہہ اذراہ السعد فذل صا :-
۱۰۰ انہ علیہ وسلم جہہ اذراہ السعد فذل صا :-

۱۰۰ لکھتے ہیں :-
۱۰۰ لکھتے ہیں :-

۱۰۰ واما انما الامت :-
۱۰۰ واما انما الامت :-

۱۰۰ دستانہ بہت ہے :-
۱۰۰ دستانہ بہت ہے :-

دعوتِ کلمہ فخرِ الہامی () تھے ان تو سچے سے کفرِ باری

[illegible]

مسجد بکملوں : یحییٰ بن علیؑ نے
 اللہ علیہ وسلم جلیل القادہؐ کے

کراخوں نے ایک چھت کو مسجد بنانے کے لیے کہا تھا کہ
 وہ چھت جہاد کے لیے لڑا کرتا تھا۔

[illegible]

مقامی اتحادی علیحدہ سٹیج کے طرز پر سامانی میں کیا اور ان کے ساتھ دیگر گروہوں کے اور، شریعت پر چھوڑ دلوں کو باقی ڈالنے کیلئے
 کسی سے انجمن کو کیا خاص اور کوئی نہ کسی مقامی اتحادی علیحدہ سٹیج کے ساتھ اور کیا ہے کہ ان میں سے کسی سے کسی سے کوئی نہ

شری میں حضرت صاحبِ کرم ناکي سا، زندگی کا فلسفہ اکلندہ، تجزیہ و تفسیر کے علم کے لیے حضرت جی پتھورام کو گورو
 دیو دیو و گورو شریف کو مہر دوس یا گوروں میں حلقہ بنا کر لیا آواز کے ساتھ نیا پختہ حلقہ۔ دوسری بات جو اہل خانہ

وَقَدْ تَوَقَّعَ الرُّسُلُ أَنَّ لِبَنِي إِسْرَءِيلَ قَسْطًا عَن
يَوْمِ هَٰذَا وَلَٰكِن لَّا تُؤْتَوْنَ إِلَّا بِمِيزَانٍ عَاقِلٍ

بیر ولایت و قلوب عبد فصیح منہ کے متعلیٰ ہے اور بیچنے والوں سے حاضر شدہ ۲۰۰ روپے کی رقم ہے جس کو حضرت عبد اللہ نے
مصدقہ کے طور پر ایک جماعت کو ارسال کرنے والوں کو ادا کیا اور ان کے نقل کو بدست ممالک تب نوہ و حدیث میں

$$\left(\frac{1}{\gamma} - \frac{\alpha}{\beta} \right) \frac{1}{\gamma} \frac{1}{\beta}$$

لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِمْ جَزَاءُ شَيْءٍ فَاعِلًا

یعنی اللہ تعالیٰ اس کی عزت نظر کرے گا کہ وہ کیا

اپنے مضمون سے بچے شگور اور تہمند لائے۔

اور ایک اور صحیح روایت میں ہے کہ نماز کی حالت میں ایسا کرنے سے اپنا تہجد ٹکٹوں سے نیچے
 نکلے رکھنا تھا تو حضرت علیؑ نے اللہ تعالیٰ سے یہ قسم کھائی کہ اس کو دوبارہ دہتھو کرے۔ اور نماز پڑھنے کا حکم دیا۔
 (بخاری، ج ۱، ص ۱۰۳، ج ۲، ص ۱۰۳، مسند احمد، ج ۱)

مذکورہ حدیث سے یہ امر ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے شفیق سے بڑی بگڑ چڑ چڑ ہو گئے جو اللہ تعالیٰ کے فرمان میں چونکہ فریق مخالف شریک اور بدعت میں دلیا نہ کہ ہے کہ انکو تہمید اور شہادت سے توفیق عطا ہوتا ہے لہذا اگر ایسے جھڑپوں پر اللہ تعالیٰ غر شفیق نہ کرے تو زمین تپاں بھی ہے اسلئے اگر زمین مخالف یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ناظر نہیں تو جو بھی پڑھ لکھتا ہے کہ تہمید کیوں کہ اسکی طرف دینی اللہ تعالیٰ غر شفیق کرتا ہی نہیں ہے

ہستی سے تا امتحان عدم ایک جست غفلتی غفلتی نہ تا کوئی بھی کہ اس سر سے اوٹھ گیا

(۲) دوسری بات کہ علماء میں یہ مسئلہ راحت و دلالت کے ساتھ لکھا ہوا ہے کہ عقیدہ مکانات کے لئے خبر واحدین کی افادیت ہے یعنی ایسی حدیث جسکے راوی اگرچہ ثقیلین میں سے نہ ہو تو اس سے عقیدہ ثابت نہیں ہو سکتا چنانچہ شرح موائف شمس شہزاد فقہ ائمہ سے اس طرح ہے اور ابن عساکر نے اس بات کو خبر واحد کی حدیث کی تمام شرائط سے مستصف ہو چکے اصول فقہ اور حدیث میں بیان کیا گیا ہے لیکن بعض مفسرین اس سے انہیں کا نام نہ لے رہے ہیں اور عقائد کے باب میں غلطیات کا کوئی اعتقاد نہیں ہو سکتا اور ہر مذکورہ حجت نصیحت ہے۔

الاحادیث اذا كانت فی مسائل عملیة
تکفی فی التحقیق بها بعد حصولها اذ ادعاهما
الظن اما اذا كانت فی العقائد فلا یکفی
فيها الا ما یثبت القطع

اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلویؒ نے انھیں انصاف سے دیکھا۔ اہل حدیث جب ہم سے ملنے
 طرہ پر دینی قصہ کی کہتے ہیں کہ کسی بچہ اور جوانی کی بات جسے ہمیں کوئی قرآن کریم اور حضرت صحابہ
 کرامؓ کی باتیں ہیں ایسی ہے اور اس میں سواسی ہے اب جو صاحب اس مسئلہ پر خود فرمائی ہیں یہی ہو
 یہ بات جس طرح نکال دی گئی ہے اس سے کہ لیتے ہیں کہ یہ کسی بزرگ کا کوئی قول جسے ہمیں جگہ خود خبر دینا چاہیے
 جنت جنات، اور قرآن کریم اور روایت حدیث کے مقابلہ میں اسکا پیش کرنا بعض سزا دہنی ہے مگر حویٰ شرط ہے۔

سے شیعہ کلام پر غیور و شیعہ غائب ہو گئے۔ کہ اس فتنہ میں سونے پر ہونا چاہیے۔
 دوسرا تیسری بات: فرقان کریم کی آیت کی تفسیر جب شیعہ صحابہ محمدؐ کو اہل اللہ علیہ السلام
 علیہ السلام سے ثابت ہے تو اس کے مقابلہ میں اگر کوئی فرستے ہے بڑے تفسیر کی کچھ کہے تو اسکی بات مردود ہوئی۔ اور
 جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تفسیر میں انبیاؑ وغیرہ کی جگہ کسی سدا علی دینہ کی جمع ہو چکی ہو اس سے
 فرقان کا نام ہو گا تو اس سے کہ لیتے ہیں کہ یہ ایسا ہے کہ اسکی تفسیر کرنا بعض کہی ہے خود اور کی بھی ہو
 وہ خبر قرآن میں نہیں ہو سکتی کیونکہ اس کی تفسیر خود جناب محمدؐ کو اہل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہی ہے۔
 اور صحیح بخاری وغیرہ میں مذکور ہے جیسا کہ اس کی پوری تشریح تالیف میں فرام کے آگے پیش کی جا چکی ہے انشاء اللہ العزیز۔

(۴) چوتھی بات: اگر فرقان کریم کی کسی آیت کا یہ مطلب بیان کیا جائے کہ جس سے فرقان کریم
 کی دوسری آیات یا یہ کو انبیاؑ پہنچنے والی آیات سے تعارض واقع ہوتا ہے تو یہاں صاحب قلم باطل ہو گا۔
 کیونکہ فرقان کریم اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اسکا کلام ہے۔ اس میں وہ ہر بھی تعارض اور اختلاف واقع نہیں ہو سکتا
 بلکہ اس آیت کا یہی معنی اور مطلب صحیح ہو گا جو فرقان کریم کی دوسری آیات اور نحو شائعہ کو نازل ہونے والی
 آیات سے ٹکراتے ہوئے ہو رہے ہیں وہ جو جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرات ائمہ کرامؓ
 اور تابعینؓ سے آئے اس کو پیش کیا ہو اس میں ایسے دو کینے مفسرین کی ذاتی رائے خود وہ کہتے ہیں بڑے
 کیوں نہ ہوں زائد وہ قابل تاویل نہ ہوتے۔ مردود ہو گئی۔

(۵) پانچویں بات: ہر ایسا استدلال و دلائل کے بموجب میں نص قرآنی پیش کریں گے اور
 اس کی تائید صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی عوامہ اور متوطا، ہر ایک کی صحیح حدیثیں عرض کی جا چکی ہیں۔

اور شہر کے کسی وہ اتحادی ملوث نہیں ہوں جن کی تصحیح پر نام حاکم اور علامہ ذہبی تو دونوں متفق ہو گئے۔
 ان کتب کے علاوہ ہم جو حدیثیں کسی اور کتاب سے نقل کریں گے وہ جنس ثلثہ اور اعتبار کے درجہ میں ہونگی
 اور جو راستہ ان سے نہ ہوگا اور کسی حدیثوں کو غویں سمجھ لیجئے کہ خط
 حیدر یا راہِ حق منسوخ نہیں ہیں

(۷) چھٹی بات: کتاب ہذا کے چار باب ہوں جن میں پہلا باب قرآن کریم کے بعض واقعات (اور
 پسندیدہ حدیثوں) پر مشتمل ہوگا۔ دوسرا باب صرف مکی، مدینہ اور یثرب پر مشتمل ہوگا اور تیسرا باب "عمرات فقہاء و احناف
 کثرہ" جامعہ تہم کے فتوؤں اور اقوال پر علوی ہوگا اور چوتھا باب فرقہ جعفریہ کے پیش کردہ نقلی اور عقلی دلائل
 کے جوابات پر مشتمل ہوگا۔ قارئین کرام سے استدعا ہے کہ وہ شخص جسے دل سے اور جوار ان اہل کتب کا فلاح
 کریں تاکہ آپ کو حق اور دلائل میں نمایاں نظر آجائے اور پھر حق کو تسلیم کرنے کے لئے جہدِ حق تیار رہیں اور
 حق کے حقوں کرنے سے کوئی چیز مانع اور رکاوٹ ثابت نہ ہو، اور یہ کہتے ہوتے منبر پر مخلصانہ کی طرف سے
 قدر اٹھائے کہ

ہم را مرتبتہ استے مگر کہیں نہ رہے کے
 ہم را دوسٹے لگا دلاں کے ساتھ ساتھ ہے
 سبحانہ سبحانہ سبحانہ سبحانہ سبحانہ

اگر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جانور مانا نہ ہوتا تو ان کو حکیم و ناکہ تو فرشتے آپ میں سے سائنے اور میر
دو درو گمان تھے کہ کئے ہیں اور ان کے رستے سے بڑے بڑے میرے پاس پہنچے ہیں۔ اگر حضرت ابراہیم کو
معموم ہونا تو یہ فرشتے ہیں تو ان کے کوئی گھر کیوں اور کیا؟ اور پھر شیون میں کرائے کے سائنے کیوں مارا گیا جب معلوم
ہے کہ فرشتے کھاتے ہیں نہ پھینکتے ہیں۔ ہر عذریہ مذہبی ان سے یوں کہتا ہے اور دل میں ڈکھول دیتا ہے: جب حضرت
ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جانور مانا گئے تو ان کو پریشانی کیوں انسانی؟ ہاں تاکہ اس بڑے عقیدے کے اعتبار سے
بد فرشتوں کے ساتھ ساتھ حاضر بھی گئے ہر ناظرین۔ اس واقعہ سے جس حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے حاضر و ناظر ہونے کی تردید ہوتی ہے اس کے ساتھ یہ بھی اس سے ثابت ہوا کہ آپ جمیع ممالک و مقامات
کا علم ہی نہیں رکھتے تھے۔ دل چاہے تو بخاری، مسند، ابی ایک حدیث میں سن لیتے جس کا خلاصہ یہ
ہے کہ خداوند عزیز نے حکمت جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنی امیر خیرت حضرت خیرؑ اور خیر خوار کے حضرت
امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چاہا اور بیان کیا کہ تیری قوم میں چھوڑ دیا۔ وہ جب باپ اور بیٹے سے ملے
بہت دن گزرے تو محبت پرستی سے جویش نہ ہوئے کہ ان کا منظر اور بے رگلا۔ ذہن غما و دہمی ہوا
حضرت ابراہیم سے وہ مسرت ہوئے کہ تم کو کھانا سہارا دے۔ آئے مہکان پر گئے حضرت امین نے
اپنے وہ لڑکا کو لے کر ہوئے تھے حضرت امین کی والدہ حضرت خیرؑ کے انتقال کی خبر معلوم ہوئی۔ پھر لڑکا
سے چاہا کہ خود کیا حال ہے؟ اس نے لڑکا کی زبان سے نکلتی ہے۔ یہ ہیں اس چھ حضرت ابراہیم علیہ السلام
صلوٰۃ والسلام کو کہہ رہا ہے اور دوسرے سدھ بنی ہر جہاں کے زنداں کو کہہ رہی ہیں کہ ان کی اور بے رحمی کو
نیا وہ عقیدت کی اجازت نہ تھی۔ یہ کہ اپنے شوہر کے کہہ دینا کہ اپنے لڑکا کو وارہ بدل دیں اور واپس ہو
گئے حضرت امین ایک بیوی کے ہمراہ آئے۔ حضرت امین کے لڑکا کو تو بہت داندھم تھا اور اس میں کما
ملا ہے کہ وہی نہیں کہہ رہا ہے۔ آپ کو کہہ دیا کہ یہ لڑکا جو لڑکا ہے۔ دوسری شادی کی عرصہ گزرا۔
حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بہت بھگتی کی بات اور وہ جو کہنے کے حالات تھے وہ بھگتی متقبل نہ
ہو رہی ایک مرتبہ نہیں دوسرے حضرت ابراہیم کی دنیا لاکھ مال و مالہ لکھ رہا ہے۔ بعضی بعض
وہ اس سے کہنے لگے کہ تو کی تعریف کی۔ آپ اسیا پام حضرت اسسٹن کے سامنے لائے بعض ان کو نسل مذہب
کہتے ہیں۔

کے لئے

[illegible]

غریب کے روتے حضرات اذیت علیٰ صبر اللہ تعالیٰ و التوکل کہ ہجرت کرنا نقل و حرکت کرنا وغیرہ سب باطل سمجھا جاتا ہے۔ اہل بیت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تک سیر مغربی کو مکرمہ سے بعد فعلی تک اور وہاں سے بعد رواۃ امتی تک کا طریقہ جنگل و صحیرہ بنواتے ہیں اور صاف و عریض کا سفر کرنا تخریج اور عمر و وغیرہ کرنا ہجرت بعد رواۃ ہجرت کے گھر تک اور بعد از فیصلہ کی ایسا گلی سے دوسرے گلی تک اور ایک کوٹھڑے سے دوسرے کوٹھڑے تک یا یا کان یا لیل طہرے کیوں تک کہ

تو اُن مجھے پہلے کے ہرے میں ٹانگ نہ کر، نہ تُو مگر وہ بھی اُن پر پہنچی کہ بغوت سو رہا تھا، پھر حضرت
نوح علیہ السلام کے ہاتھوں میں سے نکلیا کہ وہ بھی اُن کی دعا اور نصرت اور نصرت سے وہ نجات پاتا ہے
پھر اُن بھی جہاں اُن کا گھر تھا وہاں پہنچے پھر اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو مگر وہ بھی اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو
عہ جہاں اُن کا گھر تھا وہاں پہنچے پھر اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو مگر وہ بھی اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو
پھر اُن کا گھر تھا وہاں پہنچے پھر اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو مگر وہ بھی اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو
پھر اُن کا گھر تھا وہاں پہنچے پھر اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو مگر وہ بھی اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو
پھر اُن کا گھر تھا وہاں پہنچے پھر اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو مگر وہ بھی اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو
پھر اُن کا گھر تھا وہاں پہنچے پھر اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو مگر وہ بھی اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو

وَمَا تَجِدُ إِلَّا إِلَٰهَكَ فَاعْبُدْهُ ۖ قَدْ كَفَرْنَا بِعَدُوٍّ لَّنَا وَحَدَّثْنَاكَ أَنَّكَ مُبْرَأٌ مِّنْهُمْ
اور جب پہنچے جا رہے تھے کہ اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو مگر وہ بھی اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو
پھر اُن کا گھر تھا وہاں پہنچے پھر اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو مگر وہ بھی اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو
پھر اُن کا گھر تھا وہاں پہنچے پھر اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو مگر وہ بھی اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو
پھر اُن کا گھر تھا وہاں پہنچے پھر اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو مگر وہ بھی اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو

پھر اُن کا گھر تھا وہاں پہنچے پھر اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو مگر وہ بھی اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو

وَمَا تَجِدُ إِلَّا إِلَٰهَكَ فَاعْبُدْهُ ۖ قَدْ كَفَرْنَا بِعَدُوٍّ لَّنَا وَحَدَّثْنَاكَ أَنَّكَ مُبْرَأٌ مِّنْهُمْ
اور جب پہنچے جا رہے تھے کہ اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو مگر وہ بھی اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو
پھر اُن کا گھر تھا وہاں پہنچے پھر اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو مگر وہ بھی اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو
پھر اُن کا گھر تھا وہاں پہنچے پھر اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو مگر وہ بھی اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو
پھر اُن کا گھر تھا وہاں پہنچے پھر اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو مگر وہ بھی اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو

پھر اُن کا گھر تھا وہاں پہنچے پھر اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو مگر وہ بھی اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو

تو اُن کو کہہ دیا کہ تُو میری رشتہ میں اُن سے نصرت اور نصرت سے وہ نجات پاتا ہے
پھر اُن کا گھر تھا وہاں پہنچے پھر اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو مگر وہ بھی اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو
پھر اُن کا گھر تھا وہاں پہنچے پھر اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو مگر وہ بھی اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو
پھر اُن کا گھر تھا وہاں پہنچے پھر اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو مگر وہ بھی اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو
پھر اُن کا گھر تھا وہاں پہنچے پھر اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو مگر وہ بھی اُن کی دعا کو نہ کر، نہ تُو

نفسہ ہمنہ شے میں اور قوم ہو تو کئی گت بنائے جاسکتے ہیں مگر حضرت مازع علیہ السلام کو ان پر پانی نہ پڑا اور انہی
 پیشانی کی توفیق اور طاقت اور قدرت کے فطرت کیستے دلوں کو ایسا ہیسی میسر نہیں تھی جس سے مرگاہ تنہا پرست کی
 رہنمائی انسانی کے ساتھ ہر ممکن سے توفیق دی اور بہت دھرم کیلئے دفعہ ان کا بیکار رہا۔ چنانچہ نبی نہ ہو کی طبعی
 کہ یہ وقت ہے جبکہ حضرت نور علی نبی اور پادشاه مہبت کو گیا ہے۔ اور اپنی علمبردار بنیوی و کرکچے میں موقوف
 کی نجات اور کافروں کی تباہی اور وقت سر پر کھڑا ہوا۔ ہاں وہ یوں کہہ رہے تھے کہ

خیمت جیسا تو میں بیٹھے کو
 مہنت کی گمراہی میں ہر پر کھڑی ہے

اور واقعہ سے آفتاب نیر و فانی صریح یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ حضرت مازع علیہ السلام کو
 جلیل القدر پیغمبر محبت کے بنیود و ماحول و مہانتوں کا صرح عمل رہا۔ وہ تہذیب پریشان نہ ہوئے
 مگر ان کی پختیاں اور دلیہ کی ایک کے ساتھ ہی تھے۔

حضرت یونس علیہ السلام کا واقعہ باقرآن کریم میں ان سے حضرت یونس
 علیہ السلام کے ساتھ کی گئی۔ مگر ان کا تعلق مہنتوں سے «اور اس کو قرآن کریم نے حسن القصد یعنی بہترین
 قسم و بیان کہا ہے۔ اور یونس جیلن آپ کو حضرت یونس کے ساتھ نہیں میں ایک خواب دیکھا تھا مگر یاد نہ تھی
 سونے اور چاندنی کے ساتھ مگر یونس نے بھی خواب تھا۔ یہ نہ حقیقت رکھتا تھا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام
 واسطہ کے خواب کا یہ منظر تھا اور حضرت یونس علیہ السلام کو کونچ گویا کہ اپنے بھائیوں سے بیان نہ
 کرنا چاہو اور جسے اذیت پہنچاؤں کیونکہ زبان میں اور نہ۔ قدرت کا کام دیکھئے کسی طرح سے اس خواب
 ظہر جائیوں کو بھی ہو گیا۔ وہ خداوند نبوت کے سپہ سالار تھے۔ حیرت کے کہ اس خواب میں کیا کہ رہا ہے۔

سنا دیا اور سوئے کا مسکن بھی نہیں گئے۔ مگر وہ تو کہ یوسف کو قتل کروانے کا منصوبہ ہے اور یوسف اور مہنت
 کا ہر گاہی ہی باقی رہے۔ حضرت نے کہ یہ معاملہ ہے یا کہ اسکو کسی گناہ نہ تو یہ میں ڈال رہا تو ہر مہنتوں
 و مشاوت اور مہنت کے بعد اپنے والد ہرگز اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے انتقام سے جس کی کہ ہم مل سہو
 یہ کہ تار دو دیکھتے ہیں۔ آپ ہمارے بھائی یوسف کو بھی نہ تھے۔ محمد یوسف و بیگہ تار دو بھی مخلص سہو دیکھ
 گئے حضرت یعقوب علیہ السلام کو اس کا فرما کر ہرگز تار دو وقت میں کشت دیکھتے ہیں اس سے کہیں بہ

[illegible]

وَقَفَّيْكَ لِنَصْرِفَ عَنْ رِجْلَيْ آدَمَ الْفَاهُكُ
 اے آدمؑ! میں نے اپنے لیے لے لی تیری
 جگہ سے اٹھنے والی آدھی کھال
 اور تیرے پاؤں کے نیچے سے اٹھنے والی
 آدھی کھال۔

۶۰۰. سب کچھ خدا کا ہے۔ مگر حضرت سیدنا علیؑ نے مسودہ واسلام کو علیہ میں عنین چھپایا۔ فرقہ بین کیا

نہ سوائے موبائل کے اور وہیں پڑھتے کھاتے

غیر زبان نو سنا۔ علم و سائنس

اگر آپ کو حضرت وفود علیہ السلام سے متعلق کوئی مراد اگر ہو تو ہمیں بھیجئے۔

پہلے ان کے بارے میں ایک حدیث کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ دنیا میں تھیں۔

ایک مرتبہ ان کے بارے میں وفود علیہ السلام نے پوچھا کہ وہ کہاں تھے۔ ان کے جواب میں انہوں نے کہا کہ وہ دنیا میں تھے۔

انہوں نے کہا کہ انہوں نے کہا کہ وہ دنیا میں تھے۔ ان کے جواب میں انہوں نے کہا کہ وہ دنیا میں تھے۔

انہوں نے کہا کہ انہوں نے کہا کہ وہ دنیا میں تھے۔ ان کے جواب میں انہوں نے کہا کہ وہ دنیا میں تھے۔

انہوں نے کہا کہ انہوں نے کہا کہ وہ دنیا میں تھے۔ ان کے جواب میں انہوں نے کہا کہ وہ دنیا میں تھے۔

انہوں نے کہا کہ انہوں نے کہا کہ وہ دنیا میں تھے۔ ان کے جواب میں انہوں نے کہا کہ وہ دنیا میں تھے۔

انہوں نے کہا کہ انہوں نے کہا کہ وہ دنیا میں تھے۔ ان کے جواب میں انہوں نے کہا کہ وہ دنیا میں تھے۔

انہوں نے کہا کہ انہوں نے کہا کہ وہ دنیا میں تھے۔ ان کے جواب میں انہوں نے کہا کہ وہ دنیا میں تھے۔

انہوں نے کہا کہ انہوں نے کہا کہ وہ دنیا میں تھے۔ ان کے جواب میں انہوں نے کہا کہ وہ دنیا میں تھے۔

انہوں نے کہا کہ انہوں نے کہا کہ وہ دنیا میں تھے۔ ان کے جواب میں انہوں نے کہا کہ وہ دنیا میں تھے۔

انہوں نے کہا کہ انہوں نے کہا کہ وہ دنیا میں تھے۔ ان کے جواب میں انہوں نے کہا کہ وہ دنیا میں تھے۔

انہوں نے کہا کہ انہوں نے کہا کہ وہ دنیا میں تھے۔ ان کے جواب میں انہوں نے کہا کہ وہ دنیا میں تھے۔

انہوں نے کہا کہ انہوں نے کہا کہ وہ دنیا میں تھے۔ ان کے جواب میں انہوں نے کہا کہ وہ دنیا میں تھے۔

انہوں نے کہا کہ انہوں نے کہا کہ وہ دنیا میں تھے۔ ان کے جواب میں انہوں نے کہا کہ وہ دنیا میں تھے۔

انہوں نے کہا کہ انہوں نے کہا کہ وہ دنیا میں تھے۔ ان کے جواب میں انہوں نے کہا کہ وہ دنیا میں تھے۔

انہوں نے کہا کہ انہوں نے کہا کہ وہ دنیا میں تھے۔ ان کے جواب میں انہوں نے کہا کہ وہ دنیا میں تھے۔

انہوں نے کہا کہ انہوں نے کہا کہ وہ دنیا میں تھے۔ ان کے جواب میں انہوں نے کہا کہ وہ دنیا میں تھے۔

انہوں نے کہا کہ انہوں نے کہا کہ وہ دنیا میں تھے۔ ان کے جواب میں انہوں نے کہا کہ وہ دنیا میں تھے۔

حالت سرور، ہانکے صاف ہو کر بارہ حقیقت کھن گئی اور کچھ بھولی بی بی سے جو نہ کرکے فی ہنق دار رہ پڑا تھا۔
 اس کچھ بڑی کو کھنکھانے لگا اور غلام کی کیا اور شاہان و زلفاں واپس آگئی۔ اب پوچھنا یہ ہے کہ اگر حضرت
 داؤد علیہ السلام کا حضور مقرر ہو رہا ہو، وہاں ہونے کے نام پر ہوتے تو ان کو سزا معلوم ہوتا کہ یہ کچھ بھولی بی بی
 سے پیدا ہوا ہے، میرے برائے اور میری شادی میں تو اس کو اس کو اس کی مائے سزا و بزدلی کی تکمیل
 برداشت کرتے ہوئے نہایت دور میرے رنجت آگئے۔ پھر یہ کیا توڑی بی بی کی کچھ کو اٹھا کر کے نہیں
 پر کچھ تو چھوڑ دیکھتے، پھر یہ معصوم حضرت داؤد علیہ السلام سے نہ سزا بخور ہوئے، تو اس کی تلافی کچھ نہیں
 آجوں نہ دروغ بیا، العباد بالعرف ضلے۔ اور حضرت سید من علیہ السلام جس سے سزا بخور ہوئے تو
 انھوں نے حکمت عمل کی کہ تم سے کیوں گورائی؟ اور یہ بی بی بارہ بھولی کی کیوں نہ کچھ بلو، یا کچھ توڑائی
 کر قبضہ کیا ہے جس کی سزا کر فلیں جن حالت میں بی بی سے ثابت کر رہے

حق بات جانتے ہیں مگر نہتے نہیں۔ چند بے حجاب شیخ احمد اس باب میں

یہ تو قرآن کریم اور صحیح روایت کے ارشادات کے دور سے بھی حدیث حدیث، حبیب و نظام
 علیہ السلام والسلام سے انھوں نے اب آپ داؤد علیہ السلام کی خوش گیناں بھی ملاختر کئے اور کچھ لکھتے
 کہ ان کو بڑھائیں ہیں سے کہ ان کی معصیت و گناہیں نہایت سبب۔ ان کی مائے سزا اس حدیث اور قول کے بعد کہ
 موقوف بہم درخان صاحب بلو، اپنی مشہور کتاب موقوفات احمدیہ میں لکھتے ہیں کہ
 "انہی سیدی احمد علیہ السلام کے دو بیوی تھیں۔ سیدی عبد العزیز و باغ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رات کو
 ایک بیوی کے جاگت ہوئے دوسری سے بستر میں کی۔ یہ نہیں جانتے تھے کہ یہ حضور و اس وقت صوفی
 تھی، مگر باسولہ تھی۔ سوئے میں بات دال لی تھی، طویل کیا حضور کو اس عجیب علم خود فرمایا جیسا کہ
 سورتی تھی کوئی ذریعہ تک بھی تھا، ہاں عرض کیا، ان کی ایک چنگ تھی تھا۔ فرمایا۔ اس پر ایک تھا، تو
 کسی وقت شیخ سرحدیست بہر تھیں، ان سے ان سے ان سے

یہ جنس دو کو ان دین کو کشف ہوا، نام سے کسی دالہ علم جو باوجود سزا میرے کے تحت پہنچتا
 نہ رہا کہ ان کے نزدیک ہاں ہے۔ مگر میں تو اس صاحب کی اس تقریر اور خط اشہد اعلا سے لکھتا ہوں

تلاوتِ کرامتِ عظیمہ کیلئے کہ حضرت داؤد اور سلیمان علیہ السلام کو تو یہ علم نہ ہو سکا کہ
موجود کچھ اس بہت ہے جو ہونی ہی کی کوئی بات نہیں ہے، اولاً نہت اگر کیا غلیظ سلام اپنی اعلیٰ قدر نہ ہو سکتے تو چل
کو نہ دیکھ اور جان سکے تا نا معلومت اور غشیانہ اندازہ نہ کرئی، مگر فرق یہ تھا کہ ان کے نزدیک ہندوؤں کو حفظ
نہ تھے اور جہتہ ہی کہتے تھے کہ جو علم ہوتا ہے وہ وہاں سے آتا ہے، سو ان کی حالت نہ تو ہوتی تھی نہ حال و احوال و اوقات سے
جمل لینے آپ وہاں کو نہ رہا ہر کون دیکھے یہ بے بسی دل کی

حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو درسِ ماعت میں دیکھا کہ ان کی رائی ٹھکی تھی۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ! عیوبہ! اللہ کہہ دے کہ میں نے ان کو کچھ پکھلیا چاہیے کیا کہ وہ مردوں کی یہ سب بات نہ کہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے مرد! اگر تم نے دو بولیں یا تین بولیں کہیں تو کہنا کہ میں نے اپنے راستے فرمایا۔

۱۔ صومعہ اسٹیڈی وینو بیڈ کو چھایا، کیا ٹکڑے بن جائیں گے؟

۱- مغز و تمام منشأ آن
۲- حنجرتان و تمام منشأ آن

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم لوگو! علیؑ کے ساتھ رہو اور اس کے ساتھ رہنا دنیا کی
 لاف بہشتیہ کی ضمانت ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ رہنا دنیا کی ضمانت ہے۔

[illegible][illegible]

بیدار نہیں ہو سکتا۔ اب ہم پہلا باب یہیں ختم کرتے ہیں تاکہ دماغی سے کوئی غیبی سزا ہو نہ جائیں۔ کیوں کہ
 بھی ہم نے بہت کچھ عرض کرنا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔

قارئین کرام سے کہہ دیتا ہوں یہ الٹا سواستہ سب سے کہ یہ مذہب غیرت اور نادر کا نہیں ہے
 بلکہ آخرت کا معاملہ سب سے پہلے اپنے فتنہ و فتنان کو ایک بار ٹھنڈے دل سے سوچ لیجئے تاکہ پھر
 مذہب اور پیشانی نہ ہو۔

اے تہم: شک بار ذرا دیکھنے تو دے

ہوتا ہے جو خدایا وہ تیرا ہی گھر نہ ہو

یہ سچ ہے جس کا سچ نہ ہو نہ سچ ہے

دوسرا باب

[illegible]

إِنَّهُ أَكْبَرُ الْأَرْبَابِ

[illegible]

کے اب کو مہم بنانے کے لیے

عالم پرستہ اور غلامانہ دوسرے باب میں تو انہی کے برعکس روش پیش کی ہے یہ بھی جہن سے انصاف سے صحت مندرجہ
نعمانی میرے ہر ایک غلام و غلام پر میرے ہی انور ثابت ہو جاتی ہے اور میں نے قوت کے کرب اللہ کے بعد اس نعمتی اور
عظمیٰ میں نورانی کلمہ ہر وقت ہم سنا اور ہے یہ وزعی مرفوری سرخشا نگاہ کیب نامہ سلطنت کے پیش نظر
محرومان کی برائی آیت کو تفریق محرومت کے استدلالات کے بہت میں ملاحظہ کریں گے اور یہ واضح کر دیتے کہ

اگر ان حضرت علیؑ و امیرؑ کو مل جائے اور امام شیعہ ہوئے تو آپ کو معلوم ہوتا کہ صحابہ کرام
ابھی گھر میں بیٹھے ہوتے ہیں۔ پہلے یہ جلیں کیوں یہ کہنا دیتے تھے کہ ان کے بعد حضرت امیرؑ کو توفیق مل گئی تھی
اس لیے کیوں بھیڑا؟ اور حضرت امیرؑ کو بھی علم شیعہ ہونا تو وہ دیر و راستہ بنایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو کیوں تکلیف پہنچاتے۔ کہہ ان کو تو پہلے ہی سے ان کو مرنے کا پتہ چل چکا تھا۔

(۴) بخاری ج ۲ صفحہ ۱۲۰ اور ضمیمہ صفحہ ۱۲۱ وغیرہ میں یہ روایت آتی ہے کہ ان حضرت علیؑ کو توفیق مل گیا
علیہ وسلم نے اس وقت جو میں حضرت عاصم بن ثابتؓ کی سرکاری میں صحابی جن میں حضرت شعیب بن ہادیؓ
میں تھے انہوں نے اس وقت میں کہ عاصم بن ثابتؓ کو توفیق مل گیا۔ وہ ان کے جب یہ حضرت عاصم بن ثابتؓ میں جو کہ کفر
اور عسافان کے دو بیان تھا۔ آپ نے تو قبلہ بولتے تھے کہ ان کو کفر بیاں آئے تھے کہ تو کسی حد پر نہیں کر دیا جن میں
حضرت عاصم بن ثابتؓ سے اور تو کفر کو کر کے مکر کر کے تھے۔ کچھ انوں کے بعد ان کو بھی
تختہ دار بن چکا۔ ان حضرت عاصم بن ثابتؓ کے تھوڑے وقت پہ پورے عالم فکے:

اَللّٰهُمَّ اَنْحِلْ عَنَّا يَدَ شَيْطَانٍ
مَنْ دَعَا بَعْدَ نَبِيِّهِ يَرْفَعُ يَدَهُ فَاَنْتَ اَعْلَمُ بِمَا يَصْنَعُ

اللہ تعالیٰ سے کہ ان کی دعا کو قبول فرما اور اسی وقت ان حضرت علیؑ کو توفیق مل گیا۔
اگر ان حضرت علیؑ کو توفیق مل گیا تو ان کے بعد امام شیعہ ہوئے تو ان حضرت امیرؑ کو توفیق مل گیا۔
جس کو بھی کہیں آپ کے کیوں بھیڑا؟ خود میں عینہ بن مسعودؓ میں دشمن کے حالات بیان فرماتے تھے اور پھر یہ مسئلہ
صحابی کہیں جے وہ دی اور بے بگری سے نہ منع تھے۔ کہ ان کے بعد امام شیعہ ہوئے تو ان کو توفیق مل گیا۔
اللہ تعالیٰ سے کہ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عاصم بن ثابتؓ کو بھی عینہ بن مسعودؓ کے بعد امام شیعہ ہوئے تو ان کو توفیق مل گیا۔
کو توفیق مل گیا ہے۔ یہی سب کے دشمنوں نے یہ دعا کی کہ امام شیعہ بن جائے اور حضرت علیؑ کو توفیق مل گیا۔
اللہ تعالیٰ سے کہ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عاصم بن ثابتؓ کو بھی عینہ بن مسعودؓ کے بعد امام شیعہ ہوئے تو ان کو توفیق مل گیا۔

(۵) بخاری ج ۲ صفحہ ۱۲۰ وغیرہ میں یہ روایت مذکور ہے کہ امام شیعہ ہوئے تو ان حضرت امیرؑ کو توفیق مل گیا۔
کہ حضرت امیرؑ کو توفیق مل گیا۔ امام شیعہ ہوئے تو ان حضرت امیرؑ کو توفیق مل گیا۔
فرمانیں آئیں صحابہ نے انہیں سے کہ ان کو توفیق مل گیا۔ امام شیعہ ہوئے تو ان حضرت امیرؑ کو توفیق مل گیا۔

نہیں

[illegible]

مفتیس ٹانگی اس سے رخصتے انا الی اسل وہ گئے اور بڑے آگے۔ یہی قوم معلوم ہوگا کہ کھینچے ہوئے
 حضرت صاحب میں حضرت عمرؓ کی طرح سے ڈرنا، حضرت مجھے اہل بیت دیکھنے لگوں میں اس منافی کی گزرتا
 انا اول۔ ایک دو تین چار حضرت صاحب کے علاوہ اہل شکایت کرتے ہوئے یہاں کو طبع بنی بقدر
 تو جانی ہے اس طرح وہ مشہور نہ رہا، (ص)۔ مگر حضرت عبداللہؓ کے بعد حضرت عمرؓ کے بعد
 کیا جملہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ رکے تھا کہ وہ حاکم کرے یہ میں زور و زور سے دیکھ کے تمام کو
 فرمایا کہ تم صاحب کہتے ہو کہ وہ جہنم ہے، وہ تو دوزخ میں، (نقل فرما دیکھو)۔ حضرت صاحب نے یہاں قلم خود
 لکھا کہ حضرت عمرؓ کے بعد میں یہ سے اہل و عیال کو کوئی بھی عالم باہمیاب، مگر ان میں تھا۔ اللہ تعالیٰ کا جو فیصلہ
 منتشر میں کہہ کے غلام جھوٹا اسکو کوئی دلی ہی نہیں سکتا میں نے یہاں کیا یہاں متور اس حسن، مکہ کے
 مشرکوں پر جو ہر گز شایہ وہ اس حسن کے عوض میں اس دیباہ کی مرالی کریم اور ان کو انکار۔ اور
 تکلیف پہنچیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ عالم غیب
 میں سے درم حضرت صاحب کو کچھ کہتے وقت ہی دیکھو اور بان بٹے پھر اس خط کو فو و فو کیوں لکھتے دیا، انا
 سے یہ بھی معلوم ہوگا کہ حضرت صاحب (جن کو گندگی ستانی اور جنسی دے کا پروہ باوان نہیں زیادہ سوں
 لکھتے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بل کچھ تھا کہ ابھی یہ حقیدہ زمانہ کہ جب اس شخص اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 حاضر و ناظر اور عالم غیب ہیں۔ ان کا تو یہی خیال تھا کہ شاید یہ خط اہل مکہ کو پہنچ جائے اس لئے
 وہ انہی کو بھی قہر نہ دیا ہوگا۔ اور حضرت صاحب کو یہ علم بھی نہ ہوگا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم کی مجلس میں احباب کی موجودگی میں میری نویں رسولی ہوگی۔

(۱) بخاری، اسناد وغیرہ میں یہ روایت ضروری ہے کہ ایک دفعہ رات کے وقت مدینہ میں
 دشمنوں کی آمد کی فوج شہر کو پہنچی تو حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے اور انہیں
 لڑکھ بھال کر واپس جاتی رہ گئے کہ ہنگام آگے حضرت عمرؓ پر ہم ہوا اور اہل مدینہ تباہ ہوئے آپ
 صلی اللہ علیہ وسلم پہلے جا کر کوئی خط لکھیں۔ مگر حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضر و ناظر اور عالم غیب بنے
 تو انہی کو معلوم کرنے کے لئے مدینہ سے باہر جاتے ہی کیا ضرورت تھی کہ کیا حاضر و ناظر کی کیفیت حالات

۱۰۔ ہمسہج، ہیکٹل وغیرہ میں یہ حدیث کہتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیحؑ میں کونسا بک ہے۔ حساب کے موقع پر جو شخص وہیں بخولی جاتی۔ تیز بخلاؤ اور کڑا لے کی سرحد کی جاتی۔ اور غارت گری کے وقت بتانا کہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم میں کوئی شخص ایسا نہیں جو جاگرتوں میں کے عادت مخلو کرے اور نہ گرتوں میں اس شخص کو عطلہ نہ لے قیامت کے دن میرے ساتھ ہو جائے گا۔ حضرت مہر موش ہو گئے کوئی جواب نہ ملا۔ بخولی باز پہلے فرمایا۔

(۸) سورج ۲۷ ص ۱۰ وغیر میں یہ روایت آتی ہے کہ ایک شخص آیا، اور اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر ہجرت کی بیعت کی، پوشنص و راسا شامہ و قن لاکمہ پ غلاموں کی ہجرت پر بیعت نہیں لیا کرتے تھے کیونکہ اس صورت میں غلام اپنے آقا کی خدمت نہیں رسماً تھا، لیکن ظالم بعض اوقات تبدل۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ معلوم نہ ہو کہ یہ مناس ہے، بسبب اس غلام کا غایب اور حقیقت میں ہوئی تو اپنے دو غلام مت کر دو ایک غلام نویدیا۔ بکے اہل آپ اس سے بیعت نہیں لیا کرتے تھے۔ اسی لیے کہ: ائیدہ ہو: یہ غلام کہ وہ آواز دے یا غلام؟ اگر بناب رُسوس، یا نبی، اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضر و ناظر و عالم الغیب ہوتے تو آپ کو یہ معلوم ہوتا کہ یہ فلاں شخص کا غلام ہے، میرے دیکھتے یہ فلاں شخص کے پاس سے اور فلاں جگہ سے جہاز کر آیا ہے، چہر اُس سے بیعت کیوں

گوہنایب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضورِ مہذبِ عالمِ غیب ہوتے تو آپ نے نہ کروڑ لاکھ نہ کوئی کرب

[illegible]

ترے ہند میں چاہے کھل سچہ سرور میں ملے

خبر انصوریہ اور اس کے نقل کا ارادہ کیوں دیا؟ (لعین ذی اللہ قادری) آپ کو معلوم ہونا چاہیے تھا کہ یہ شخص تو حضرت بطورینہ مہرستہ اور کے حضرت ماریہ سے اعلیٰات نامہ بائیں اور نہ سمجھتے ہیں گراں بی بی سے کی لگوئی بکھائی اور حضرت علیؑ و فاطمہؑ بیٹے تو اسکی توفیر ہی بدعتی اس حدیث میں حضرت سنی القریٰ لغالی علیہ وسلم نے اپنے آپ کو نائب سے تعبیر کیا۔ دیکھئے فریق فحاشی تسمیر کتابے یا نہیں؟ ہم تو شریعت سے سادہ تھے اسام کرتے ہیں۔ واللہ اعلم علیٰ ذلک۔ بی بی پنا پنا ہم اپنا پنا

(۱۵۱) مسئلہ ۱۵۱: دیکھ میں یہ روایت آتی ہے کہ نبیؐ و قدی نے فرمایا کہ حضرت سنی اللہ قادری جبریلؑ کو اندر لے کر آؤ گئے حضرت علیؑ کو سیر کیا کہ باکر اسکو سزا دے۔ وہ کہنے لگا کہ وہ بھی ایسا نہیں ہے۔ انہوں نے اسکو سزا دی کہ مال اب لافس میں مراد دست نہیں۔ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ حضرت سنی سے بتایا تو پچھتاؤ فرمایا۔ سنی نے کہنے بہت ہی بھلا کہ ہے کہ میں کو میں حالت میں نہ رہیں ہی بختیاب یہ ہے کہ فریق فحاشی کے نزدیک دلی جرم میں اور ذلالت بھی دیکھتے ہیں لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم نہ تھا کہ اس کو دلی کے ہاں بھلا ہوا ہے۔ اگر آپ ان خبروں کا اندازہ عالم انبیب ہوئے تو آپ کو یہ ضرور معلوم ہوتا۔

(۱۵۲) مسئلہ ۱۵۲: وغیرہ میں مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر پانی کے نیچے گھس گیا۔ آپؐ حضرت جبریلؑ سے فرمایا کہ اسے مائت کلام عذاریات کرواؤ۔ اس نے جب آپؐ سے دیکھا کہ تم میں گناہ ہے تو حضرت عائشہؑ سے گپ مٹا چھا۔ یہ کہنا تھا میں گپ و خیل نہ اسے ہ انہوں نے بھی کیا۔ خدا کی قسم مجھے علم نہیں کہ اگر آپؐ حاضر نہ ہوئے تو آپؐ کو مسموم ہوتا۔ میرے دیکھتے یہ نہایت غلبہ وقتاً بہ وقتاً اور اس مقام پر چپ کر بیٹھا ہے۔

(۱۵۳) مسئلہ ۱۵۳: حضرت ام ایمن ایک حدیث آتی ہے جسکی تفصیل پر اب حکم در علم فریق دہوں متفق ہیں حضرت عذیرہؑ نے سنی کے جنگ وادھ میں حصہ لیا حضرت حمادہؑ نے سنی کے لڑنے کا جو کہ ہونے کا قتل یہ جانا تھا میرے بعد میں نہایت عذاب کو بردہ والہ ایاز بن ابی ہریرہؓ نے کہا کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صید و شکار کیا اسکو ایسا مخصوص طریقہ تھا کہ کو لوہی نہایت ہاں گئے ہیں یہ نہیں چاہتا کہ صائد ہوا ہوا

(بخاری - ج ۱ ص ۳۳)۔

ایسی نہیں ہوتیں (بخاری ج ۱ - صفحہ ۱۰۸)

ہیں: امام یحییٰ بن عزیٰز شافعیؒ نے ازالۃ التلبس میں ملاحظہ ہو۔

ماہنامہ کے نام: "میں نے"

ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہؓ نقل کرتے ہوئے کہ آپؐ نے فرمایا: "میرے مرنے کے بعد میری قبر پر پانی نہ آئے۔"

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کیا حاضر و ناظر اور عالم الغیب فی جی شان مہر قی ہے کہ معلوم ہو کہ جو اذیہ افسانہ کسی دوسری چیز کا کہنا

کیونکہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ پر جو نیکوئی تھی، اللہ تعالیٰ سیر و ستم کی تلافیٰ فرمائی کہ بعد بالآخر انسان پہنچ کر اس دردناک سزا کا اپنے آپ کو مستحق بنالیا ہے، جس کی شدت کہ وہ اس وقت تصور بھی نہیں کر سکتا، اللہ تعالیٰ اور دور تدبیر انسان کو سزا دے رہا ہے جو دنیا میں دلی کے تھمن اور دنیا کی فتنے و فتنان سے بے اثر ہو کر اپنی فکر و غما کے آخری کے بعد صراطِ آخرت کے یقینی درجے پر حساب و موازنہ پر جہان رکھے اور جس ابدی و عارفی زندگی کے مستحقیت میں اس کو پایا تندر و در فانی زندگی پر مدح و ثناء ہو جو حقیقی ایمان و مسرت سے یکسر متعلق ہے، کیا خوب کہا گیا ہے کہ

ہم نہ دلی سمجھتے تھے جس کو وہ خواب تھا بالیں پر آ کے موت سے بیدار کر دیا
 گریہ یاد رہے کہ کوئی بھی اٹھے اور قابلِ قدر شے بغیر زمانہ آشوب میں سے گزرنے و نہ نکلنے
 سے دنیا پر ہو کہ حائل نہیں ہو سکتی۔ پھر بھڑکنا نہ ہو وہی دردِ ہشت باری ہے تکریم و تکرار
 ابدی نعمت کے مستحق کا واسطہ نہ کرے خوار و رنہ ہو؟ *الْمَلَأُوا الْأَعْيُنَ الْأَشْيَاءَ*۔ سہ

وہی زندگی اور پائیداری ہے

بالی ہے جو کچھ دُعا سے غافل رہی

خیر ہے جس نے خیر سے خیر ہے

تیسرا باب

پہلے باب میں آپ یہ فرمادے تھے کہ خطیب القدر اور مولانا محمد عمر دہلوی اور نبی محمدیؐ جو چہرہ عالمہ ہیں انہیں ہونے اور اپنے مقام پر پرکھ کر بھی تفصیل اور تشریح کے ساتھ قرآن کریم کی متعدد آیات اور کئی جہانوں کی حیرت سے بے ہمتا دیو و فرشتوں کی غریب افکار اور بیجا مبالغہ کی خدمت امام الانبیاء و امام المرسلین سے دارالکرامت حضرت محمد مصطفیٰؐ کی شیعہ المذہب کی صفی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہیں شان و شوکت پر ہم حاضر و غایب۔
 اولاً جمع حاکمان و مالکین کے حاضر و غائبات۔ اور دوسرے باب میں صحیح احادیث آپؐ کے حضرت علیؓ کے لیے ہیں۔ باب میں یہ صراحت کیا جاتا ہے کہ حضرات فقہاء کرامؒ اور حضرات محدثین عظامؒ نے یہ کتاب فقہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں کیا عقیدہ پیش کیا ہے؟ اور وہ خود حاضر و غایب سے متعلق ہے عقیدہ رکھتے تھے اور یہ بات کسی بھی خدا ترن سنجیدہ و متبحر اور با شعور مسلمان کے لیے غیبی و معلوم ہو سکتی ہے۔ اس کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قرآنی حقیقت سے حفاظت اور نگرانی حضرات محدثین کرامؒ اور حضرات فقہاء اسلامؒ کی ہے۔ ان میں اگر آپؐ کو اور حاضر و غایب اور خدا کی عزت کی بے شک تو دوسرے حزب اور جماعت کے معافی اور منہ آپؐ محفوظ کیا ہے۔ اور ایک غریب راستہ اور ایک محفوظ رکھتے تو دوسرے نے متنبس اور منکر محفوظ و حوالہ کیا ہے۔ انھوں نے اپنی اوجیت اور غرض شناسی کے بنیاد پر تیار اور میرزا یوکرانسانیت کی نور و مہر بود۔ جاپیت و بیت۔ کامیابی و کامرانی کے لیے بڑی محنت اور مشقت سے بڑی کوشش اور کوشش سے بے انتہا جھگڑائی اور تہمتی کتاب و سنت اور توحید و رسالت کا ٹھکانہ کو لہو کیا مٹائی مٹائی کی سلی بیعت سے کتاب و سنت کا چرچا حاکم خود پیرونی شریعت کا عقیدہ بلند ہو گیا اور کیوں نہ ہوگا۔ کی نہایت انصاف و دہشوری سے پھر دین صرف ایک پاک و حق و مسلمان و بصیرت مند اور متوجہ ہو ہی جاتا اور اسے حاکمیت اور افراد میں شمولیت اور جہت ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی کرو۔ دوسرے آپؐ ہی کی پیروی میں

[illegible]

besturdubooks.wordpress.com

(۴) عوام و سب لڑتے ہیں، جو غریب اور نادار لوگوں کو دیکھ کر ہنسنا شروع کرتے ہیں۔

از شخصہ بغیر جو کہ ایک عورت سے نہیں کرے۔
مگر وہ موجود نہیں تھے اس شخص سے عورت کو خدشہ
نہل ہوتے جو کہ میں شریعہ سے منع کرتا تھا اور وہاں سے
موت کے سزا میں مبتلا ہو کر نکاح کرتیوں کو وہاں سے
کافر بناتا ہوتا ہے کہ میں یہ غلط کر لیا ہے کہ عورت سے
شرعی طور پر نکاح کر لیا ہے اور وہاں سے نکاح کر لیا ہے۔

فانذروا لواءا جديداً و هتافوا به جري . بن سکت : ہر دو جہاز کا مقابلہ یہ ہے جو کہ شہر کو غارتیہ پہنچے وہاں آئیے

حاشیہ انسپری

وقت پڑھنا بہت کم ہے۔

(۴) حضرت سعد بن خالدؓ (استون سالہ کی عمر) نے اپنے حوالہ در خطباتِ اربعہ، مزارِ نبویؐ میں فرمایا:

۵۵: قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ قُلْ إِن أُبِغِضْتُ فَسَوْيَتِي كَأَنَّ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ذَاتُ أُلْتِرَافٍ ۚ وَمَن يَتَّبِعِ الْفِتْنَةَ يَتَّبِعْهُ لَهَا ۖ فَذُكِّرُوا لَهَا عَذَابٌ شَدِيدٌ

(۶) اور مسرور قنادین، خواجہ ابرار، اسیم، بیس گھٹنا سے کمر۔

ان زعماء ان الناسي حكمه الله. اگر کسی نے مرگاہ کیا یا آذاتے کسی مہمانی صبر و عطف

اور پھر وہ ان کو لکھ لکھائی کر کے لی یہ تو بڑی کڑی و درختارہ مہربان و غریب ترین حالت کہ وہ بت دینا شروع کیا۔
 باخ و خور و ناخ و نیک پاک و کھانے کا نام نہ لے کر کہ اپنا کھانا نہیں سے ذرا دیر ہی منگوا کر مفتی صاحب سے
 میں پہلے غور کیا تو یہ دفعہ دھارہ بن کر میں میں سے جہد اس کے منسوب اور بعضی طرح ہے اشتراک
 نقش میں ساری انگریز و ملکی احمدیوں نے صاحب سے کو یہ سبب ملتی تھی صاحب ہی نے فرمایا کہ کیا انسان کو
 سینے و پیٹ پر کھڑے ہو کر ایسے کئے کر سکتے ہیں اس سے کوئی ایسی چیز میں انسان کے لئے یہ عفت
 آئی ہے انسان کی حقیقت کے پاس سے یہ نہ کہ ہوتا ہے۔

فَجَعَلَتْ فِي سَمِيْعَتَا ابْنَيْهَا (۱) ابھی تک

ہاں اگر اس سے مزید لی جائے کہ انسان میں جہد کو دیکھتے ہیں کہ اس سے تو یہ نہ صرف ناجائز ہوگا
 بلکہ کھانا بھی تو انسان استعمال کرتے ہیں مگر وہ غور و تامل میں ہونا چاہیے حقیقت و حقیقت رب
 اور ایک وغیرہ کے لحاظ انسان پر مطلق کئے گئے ہیں اور اس معنی میں انسان پر یہ لکھنا خلاف کرنے
 ناجائز نہیں ہیں مگر ان کے لئے اور وہ بھی اور مصلحتوں میں سے جو خدا تعالیٰ کے لئے سب انسان سے تو
 لینا یا دینا ہوگا یہ سب سے انسان کا اس قدر قوی ہے کہ اس سے غیر بھی نہیں ہو سکتا ہے۔ یہ سب سے خدا تعالیٰ
 پر سب سے بڑھ کر اس کا اس قدر قوی ہے کہ اس سے بھی نہیں ہو سکتا ہے اور یہی ہے جو خدا تعالیٰ تعالیٰ
 صاحب کو تحریر فرماتے ہوئے کہ وہ بھی صاحب تو ہیں مگر

مگر یہ نہ مومن برا وقت دلیری دہ

مشتاق صاحب نے تو یہ کہ مگر مومن میرا صاحب ہے تو بھی لکھتے ہیں کہ میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ
 و ناظر نہیں بلکہ صاحب در وقت رفتہ گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو یا اللہ تعالیٰ ظرک کھانا نہیں دوس پر
 علو و شرف ہے جس قدر دیا ہے۔

قوله پس بکفران انکضوا یعنی
 انحران افع انکضوا یعنی انکضوا

و بعد از عفت کہ نہ نہیں نہ فرما

کے لئے بہت ہے۔

تاکہ مسئلہ زیر بحث کا یہ پسو بھی تشوہ نہ رہے۔ علامہ امام ربیع بن خیمہ کہتے ہیں کہ
 فان علمنا من قال ارواح
 المشايخ حاضرا تعلم يكفر
 (بعض الروايق: ص ۷۷)

اور اس سے مانع یعنی عبادت اللہ نفسی کی دیگر معتبر اور مستند کتابوں میں مذکور ہے۔
 حضرات آپ نے ملاحظہ کیا کہ ہمارے اکابر حضرات علماء ارحام کثر اللہ تعالیٰ ہمہ معترضین
 کا یہ بھی وہی عقیدہ چھاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوق سے فریضہ کو علوم و معارف و توفیق و اسرار
 کرامتہ و رزقہ سے مخلوق کے لئے غیب کی خبریں انحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حفظ فرمائی ہیں تاکہ
 نہ تو کوئی نبی مبعوث ہو بلکہ ان علوم میں آپ کا قلب جو سکتا ہے اور نہ کوئی بزرگ شہر مقرب (یہ فرماتے ہیں کہ ہر
 جگہ ضرور نظر مبرا در علیہ الغیب والہ فی الدار) در جنتیہ کائنات و ماکائنات کما علم ہونا
 سرت دست خداوندی کا خاصہ ہے اور یہ عقیدہ انحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تعلق میں
 رکھنا خاص کفر ہے بزرگوار چہ رسد عالم نہ تو آپ کی مانند کچھ کتب کوئی پیدا ہو نہ ہوگا کیا
 غیب کہنا ہے کہ ہے **لَنْ يَشْفَعِيَ** ہے وہ ایسے کہ آپ ایسا اور رسد ایسے
 نہ ہماری بزرگ خیال میں نہ کوئی ایسے سازیں



ذاتی سمودنی چشتی خدایا معنی خدا، شاہ صاحب قدسیدی و غفرلہ بزرگوار ربیع بن خیمہ
 و انور محمد سمود احمد صاحب جن پر تشریف فرما ہوئی علیہ السلام شہادت دہری برتری و مولوی محمد شمس الدین
 قادری برتری کے کہ انہیں ایک سوال کے جواب میں ہے انہوں نے فرمایا کہ ہر ایک سوال کے لئے
 سورہ اولیٰ التبت و درہم و درہم کے وقت سورہ ہے اور نہایت حاضر و ناظر کہ صاحب کتاب ہے یہ ہر وہ
 حضرت بالذات حاضر ہوتے تھے کہ میں اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ فرمایا ہے غفرلہ (یہ بھی مولانا محمد یونس
 حسنی کی حدیث میں نہیں ہے اور نہ انہوں نے کہ حضرات میں در صورت کوئی ایک کہنا شریک ہے۔ غفرلہ

و خطاب

نہ ہی مخالف کا پہلا استدلال، وراثت کا پس منظر
 خاندان کے افسریت سے ملے انداز میں دیکھ کر کے مانع و ناظر جو نے پریقہ شام و رقیہ سے استدلال کیا
 ہے۔ یہی کی گیت ہو ایک دیکھ کر کے پریقہ شام کے استدلال کی آتشیں سے
 (۱) سوئے سے میں دیکھ کر کے لکھتا ہے۔

ہم نے بھی تھکائی غرت دسوں کو بھی دیے آؤ
تھکے ہوئے ہمارے جوتے ارجون کی غربت دسوں کے لئے

۳۱۔ سوئے بزمِ یں دل و جان ہے ۔
وہیں ایک چھٹا کاکہ لڑتا ہے نہ کہ کبھی نہ

یوڈیا علی شاہ میر کا بیان ہے کہ یہ کاکہ
چلنے والے ہیں ۔ وہ دیکھ رہے ہیں :

(۱) سرورِ انجلیسی میں ارشاد فرمائی گئی ہے :
 "ہر ایک شخص اپنے اندر ایک کائنات رکھتا ہے۔"
 "ہر ایک شخص اپنے اندر ایک کائنات رکھتا ہے۔"
 "ہر ایک شخص اپنے اندر ایک کائنات رکھتا ہے۔"

نے حضرت علیؓ کو فی طایر و سلم سے کہہ دیا، چنانچہ آپ نے مجھے ہوا میں مارا، اٹھنا نہ دیا۔ آپ نے یہ باتیں کہیں کوئی کہی نہ ہو، وہ آیا۔ آپ نے سوال کیا کیا تم نے یہ باتیں کہی ہیں؟ اس نے عمرؓ اور طلحہؓ کو کہہ کر کہا: "خدا کی قسم میں نے تو کچھ بھی نہیں کہا، حضرت آپ خود سوچئے کہ میں بھل لایا یا میں کہہ سکتا ہوں؟ آپ کا خاک پاؤ اور اس قسم کی باتیں، اقوام کو برباد دیتا۔"

یہ ساری بیچ والوں کی شرارتیں تھیں۔

اس کے بعد حضرت زیدؓ نے اس قسم کے الفاظ ہی میں نیچے لکھے۔

تَقَالَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ قَوْمِهِ وَبَيْنَ مَنْ مَعَهُ

اور علیؓ نے کہا: "میں نے اپنے آپ کو اس قسم کے الفاظ میں نیچے لکھے۔"

وَاللَّهُ قَدْ عَلِمَ ذَلِكَ وَكَانَ يَوْمَئِذٍ شَهِيدًا عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عَاشِرًا

حضرت زیدؓ نے میں کہ میرے چچا نے مجھے طاعت کیا، میں اتنا شرمندہ ہوا کہ گھر سے باہر نکلنے کی تیار نہ ہوا، اپنے اندر سوچوں نہ کر سکا تھا۔ اس کے بعد قرآن کی سورت نازل ہوئی اور اس میں منہ قرآن کی تفسیر میں اس پر اللہ جلے ہے، چنانچہ حضرت علیؓ نے اس پر اللہ جلے ہے اور حضرت علیؓ نے اس پر اللہ جلے ہے، حضرت زیدؓ نے اس پر اللہ جلے ہے اور حضرت علیؓ نے اس پر اللہ جلے ہے، حضرت زیدؓ نے اس پر اللہ جلے ہے اور حضرت علیؓ نے اس پر اللہ جلے ہے۔

اور قرآن کریم کے بعض الفاظ بھی لکھ کر نیچے لکھے۔

وَاللَّهُ يَوْمَئِذٍ شَهِيدٌ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عَاشِرًا

اللَّهُ يَوْمَئِذٍ شَهِيدٌ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عَاشِرًا

اللَّهُ يَوْمَئِذٍ شَهِيدٌ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عَاشِرًا

اللَّهُ يَوْمَئِذٍ شَهِيدٌ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عَاشِرًا

اللَّهُ يَوْمَئِذٍ شَهِيدٌ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عَاشِرًا

دیکھئے کہ یہ حرام فرمایا آپ کی پہنچری سے نہیں بلکہ من متعین اور اوق کی رضا کے لئے ہے۔ وجہ نفی قطعاً ہے۔
 بنائے اللہ تعالیٰ یہ ہے مقتضیاتِ دو اب۔ اس واقعے کے ساتھ اسی سوا یہ محکامات اور واقعہ بھی
 مؤملہ فرمایئے۔

واقعہ ابواں ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اندراج۔ مہرات میں سے کسی ایک
 سے کوئی بڑی بات نہ کر لی اور فرمایا کہ یہ کسی کو نہ ملے گا۔ انھوں نے فلسفہ بنائی کہ آپ کے زمان بات ہندوئی
 اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے آگاہ کر دیا۔ وہ فرماتے ہیں آپ کو یہ معاملہ کس نے بتایا ہے کہ میں نے یہ بات
 ظاہر کر دی ہے، آپ سے رشتہ فرمایا کہ مجھے اس اللہ نے خبر دی ہے جو عظیم اور خیریت۔ قرآن کریم کے
 بعض الفاظ بھی دیکھ لیئے۔

وَرَدَ امْرَأَتَيْنِ وَلَمْ يَغْنَبْهُمَا ۚ وَكَانَ امْرَأَتُهُ
 خَدِيثًا ۚ لَوْلَا آيَاتُ بَيِّنَةٍ مَّا نَبْهَتْهُمَا ۚ وَكَانَ
 تَحْتَهُ كَفَتْ بَعْضُهُمَا وَأُخْرَاهُ ۚ وَكَانَ كَيْفَ
 قَالَهُمَا ۚ يَا هَٰذَا مَا كُنَّا نَمْنَنُ فَرَأَيْنَا
 ذَٰلِكَ شَيْئًا مِّنْ آيَاتِكَ ۚ فَخَرَجَا مَعَهُ
 (سُورَةُ نَحْلٍ ۙ ۱۰۰)

اور اب یہ بتا کر کہ میں نے اپنی کسی بیوی سے کوئی بات
 چھپا کر رکھی۔ اس نے خبر کر دی۔ میں نے کہا کہ اس نے بتا دیا تھا
 تو میں نے اس میں سے کچھ اسلوب دی۔ دو کوئی قسم نہیں
 نہ کیا۔ پھر جب میں نے اپنی بیوی کو یہ قسم سنائی تو وہ کہنے
 لگی کہ آپ کو کس نے بتایا؟ میں نے کہا مجھے وہ عظیم اور
 خبردار ہے آگاہ کر دیا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کفر سے اپنی مہرات اندراج
 ملے ان کا بھی یہ عقیدہ رہا تھا کہ کتاب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر وقت اور جہاں جہاں ضرورت
 ہوئے ہیں کہ ان کو اگر یہ عقیدہ ہوتا کہ آپ ہر جہاں ضرورت اور جہاں میں تو میں نے بتا دیا تھا اور میں نے بتا دیا تھا
 کہ اس آیت سے یہ میں معلوم ہوا ہے کہ وہ کہہ سکتا ہے کہ میں نے بتا دیا تھا اور میں نے بتا دیا تھا
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ تو میں اور بتا دیا تھا کہ حدیث۔ تشریف کر رہا ہیں اعلان ہوا ہے کہ اس میں حدیث
 کا یہ وہی حدیث نہایت تشریف ہی ہے اس سے کہہ سکتا ہے کہ حدیث کو معنی ہوا ہے کہ تو میں نے بتا دیا تھا اور میں نے بتا دیا تھا
 ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان اور اللہ وہ بھی تشریف کر رہا ہیں یہ اللہ پروردگار ہے۔

آپ کو جس سے فرمایا کہ قرآن کریم کی متعدد آیات مانوس ہوئیں اور انھیں ہر مسئلے اللہ تعالیٰ
 عظیم کو حقیقت حال سے آگاہ کیا اور آپ کو کما حقہ تحقیق نہ کرنے پر استغفار کرنے کا حکم ہوا اور
 منافقوں کو اطمینان دیا گیا۔ آپ اس واقعہ کی حقیقت قرآن کریم کے بعض اہم آیات سے واضح کیجئے :-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّا جَاءْنَا بِالْحَقِّ وَبِالْبَيِّنَاتِ
 تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ يَتْلُوهَا رَسُولُ اللَّهِ قُلُوبُ
 الَّذِينَ يَشَاءُ اللَّهُ مِنْ خَلْقِهِ وَاللَّهُ شَهِيدٌ
 إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا
 عَنِ الَّذِينَ يَخْلَفُونَ أَكْثَرُ النَّاسِ هُنَا
 رَبِّهِمْ أَسْمَاءُ ۚ قُلْ هِيَ

اے نبی! ہم نے آپ کو حقیقت اور واضح آیتوں کے ساتھ
 اللہ تعالیٰ کے آیتوں کی تلاوت کی ہے اور وہ اس
 سے شہید ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے چاہنے والوں میں سے
 ہے اور اللہ تعالیٰ بخیر و رحمت ہے۔

چنانچہ اس وحی کے نزول پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چوری کو دو مجلس حضرت بنی نضیر کو دیا
 دیا۔ اسی وقت سے تعلیم، شریعت کے ارشاد فرمایا ہے :-

وَمَا اللَّهُ تَعَالَى إِلَّا بِمَا يَشَاءُ
 تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ يَتْلُوهَا رَسُولُ اللَّهِ قُلُوبُ
 الَّذِينَ يَشَاءُ اللَّهُ مِنْ خَلْقِهِ وَاللَّهُ شَهِيدٌ
 إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا
 عَنِ الَّذِينَ يَخْلَفُونَ أَكْثَرُ النَّاسِ هُنَا
 رَبِّهِمْ أَسْمَاءُ ۚ قُلْ هِيَ

اور اللہ تعالیٰ اس واقعہ سے آپ کو اطلاع دے گا کہ جو اللہ تعالیٰ کے چاہنے والوں میں سے
 ہے اور اللہ تعالیٰ بخیر و رحمت ہے۔

برائے رسول سے کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے وہ سب لڑاؤ اور جنگی عملی سب سے جدا ہے۔ رسولی اور منافق اور کفر
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تہمت میں حاضر ہونے کے لئے ہم نے ایک سچی تعمیر کی ہے تاکہ مسلمانوں کو رسولی
 ہو۔ آپ وہی کسرت پڑے جائیں اور اس مسجد میں نہ رہے کہ انکساج کریں۔ کچھ دن کے رہنے پر نجات سے
 دریافت کیا کہ میں سے تھوڑا سا منصف ہے۔ یہ تو اس نے کہا۔

۱۰۔ مَا اَدَّتْ اِلَّا الْحَسَنَ وَهُوَ كَاذِبٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنْتَ كَيْ تَمِيْرُ اَمْ تَمِيْرُ تَوَاسِیَہِ
 فَصَدَقَ رَسُولُ اللّٰهِ حَسَنَ اللّٰهِ طِبْرٍ وَسَمَرٌ كَيْ تَعْمُرُتَ مَوَاسِیَہِ نَحْلٍ وَثَوَابُہِ اَمْ كَيْ تَحْمِلُہِ

وحدہ طور پر ۲۰۰۰۰۰ ہے۔

اور فی الواقع یہ منافق اور کفر میں تو ہوتا تھا مگر خراب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو بچھا
 اور اس کو صحت کرنے کے لئے اس سے وعدہ کیا لیکن یہ فرمایا کہ مجھے فی الحال فرصت نہیں ہے میں گئی اس
 کام میں مشغول ہوں جب طالع ہو تو اوفیاء اللہ تعالیٰ حاضر ہوں گا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس مسجد
 کی تعمیر کی غرض سے نہایت سے آگاہ کر دیا اور عافیت اور شفا فرمایا کہ وہ مسجد کو مسلمانوں کو اور دین میں نبی کو
 نقصان دینے پر پہنچنے کے لئے تعمیر کی گئی ہے لہذا آپ بھی ضرور اس مسجد میں رہیں۔

وَحَسَنٌ فَيَقْدِرُ اَللّٰهُ لَكُمْ جَوْنًا اَلَا حَسَنٌ اَعْدَدْتُمْ لِّوَالِدِیْہِ مَا تَسْتَحِقُّ اِنْ تَقَالِ جَوْنٌ ہِیَ۔

فَجَوْنٌ اَبْنَا۔ دوسرا۔ فوجہ اور کون۔ کہ تم نے سب اللہ تعالیٰ آپ سے بھی اس کو کھڑا کر دیا

قدیموں کے یہ آپ کے بچے ہوں گے کہ اگر واقعی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضر نہ ہو سکتے
 اور تیار نہ ہو سکتے تھے۔ عجب حیرت انگیز اور قوی افسانہ تھا کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی شفا نہ ملے گی۔ حضرت
 بعد ملک قرآن کریم کی سب سے پہلی شہادت میں کسی نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ آپ سے ہی سیکھا ہے۔ یہ سب کچھ
 حاضر رہنے والوں کی اس ساری سے یقیناً آگاہ ہوتے۔ انہی میں میں ہوں۔ ان کو بچا کر لیا۔ ان
 کرتے دیکھ کر پھر حضرت سے کہیں یہ وعدہ کیا کہ میں انشاء اللہ تعالیٰ حاضر ہوں گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ
 اس کو بچا کر دینے پر تعمیر کرنے کے لئے آپ کو اس میں حاضر ہونے کے لئے بھی منع فرمایا۔ یہ آپ نے
 حضرت عائشہ کی قسم اور حضرت عائشہ کی قسم میں اللہ تعالیٰ نے اس کو بچا کر دینے کے لئے یہ وعدہ کیا ہے۔

حضر کو تیار کر خاک سید کر گیا۔ اس کی مزید نفیس انعامت فریب میں لاف نہ ہو۔

فریبی محنت سے پڑھے گا، مختصر سنتی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہر جگہ حاضر و غائب ہونے کے باوجود یہ ہزار اکو سو چوبیس برس اس نوح فریق محنت سے آپ پر بھی پڑھے، اگر شاہد وہ شہید سے سارا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظاہر اور باطن سے آگاہ اور نقیب میں توفیق امیر و ولی فرما کر قرآن کریم کی سند چرخیل ایت کا وہی جمع معنی تو یہ ہیں کہ جسے جو ایسا سورہ زمر کی ہے جو ہر جگہ آخر میں داخل ہوئی ہے۔

وَمِنْ أَهْلِ الْمَكَّةَ مَنُودٌ مِّنَّا سَلَ
الْبَقِي لَا تَعْتَمِدُ عَلَىٰ نَفْسِهِ
اور کچھ دینے والوں میں ایسے منافق ہیں کہ خدا کی رحمت
کمال کو پہنچنے چاہتے ہیں، آپ ان کو نہیں جانتے تھے
درجہ: آیت ۱۰۲، ۱۰۳

فریق محنت سے مختلف ہوا میں ہے کہ وہ تنہا سے تعصب کی جی ملکہ نصف منہ نظر اور دین
سے بھر دیا اور نصف دل سے پڑھے، اور دیکھے کہ اگر شاہد اور شہید سے مراد وہ حضور و امیر ہوتی اور یہ معنی انہوں نے
آپ پر ایک کے ظاہر اور باطن سے وہ نقیب ہیں۔ وہ ہر جگہ ایک عرب میں ہوا، عجم میں یہ ہوا، حبشہ میں یہ ہوا، حبشہ
سورہ یوسف اور کورنت، ہلال ہوا اور کورھا، اور قرآن کریم کی سب سے آخر میں داخل ہوئے والی سورہ میں اللہ تعالیٰ
سے یہ نہیں فرمایا کہ وہ انہیں بلکہ دیرینہ میں سمجھائی منافقوں کو نہیں بلکہ ان منافقوں کو بھی جن کا
لفظ تنہا، تنہا کو پہنچا ہوتا ہے، آپ نہیں جانتے تھے بلکہ ان کو بھی جانتے ہیں۔

ملہ ہفت، دہائیوں میں اس کا ذکر آتا ہے کہ ابھی حضور میں منافقوں کی تعداد اتنی تھی اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کے ایک مخالف پر نام پر نام کو نکال اور فرمایا، تھ یا فلاں، فلاں، منافق، کھرا ہوا جائے فلاں کو نہ کہ تو نہ
ہے، حتیٰ کہ ان کو مسجد سے باہر نکال دیا، دیکھئے ہمارے منافق، دھیمے، اور اس بحث کے منظر میں جو ہر جگہ حب ہے، تو کیا
شونہ کہہ رہے ہیں وہ کسی ثانی دید میں استقامت، استقامت، انہیں انہوں میں کوئی راہیت ہی نہیں ہے، یہ انہوں
اسکی پر میں تحقیق، انہیں عرب میں عقیدہ علم سبب میں سے ہی رہتا ہے، اگر ہرگز یہ روایتیں ہیں، یہی دور سبب میں
نہر کا وہی میں ہیں، اور انہیں تنہا کے تعصب میں انہوں میں کراہت محض ہر وہ دانی ہے، مثلاً کوئی درجہ سبب میں
نہیں ہیں، یہ نہایت سوکھنا نہیں، انہوں کو وہ اور اس میں آیت کے نزول کے بعد میں، یا تاہم اور انہوں کو وہ

حضرات باقرؑ کی آخری عمر میں ہونے والی یہ نہایت فخر و شہوانی آمد
 تھی۔ ان کی سرکار کو تو جمیع ممالک و دیار کا علم حاصل تھا اور ان کی ہر ایک بات
 واقعہ اور آئندہ تھی۔ اگر وہ کسی شہر اور شہیدہ صلی و علیہ وسلم کی بڑی بڑی بات یا کسی
 شہر کی بڑی بات کو سنی تو اس کی تردید اگر کسی کی تھی تو اس کی تردید کر دیتے اور اس کی تردید
 سے جوئی یا کوئی آمد تھی۔ ان کا کام درحقیقہ میں ان کا دماغ اور ان کے دل کی ہر بات
 یہ بات یا کسی کی بات کو سنی تو اس کی تردید اگر کسی کی تھی تو اس کی تردید کر دیتے اور اس کی تردید
 سے جوئی یا کوئی آمد تھی۔ ان کا کام درحقیقہ میں ان کا دماغ اور ان کے دل کی ہر بات

یہ بات یا کسی کی بات کو سنی تو اس کی تردید اگر کسی کی تھی تو اس کی تردید کر دیتے اور اس کی تردید
 سے جوئی یا کوئی آمد تھی۔ ان کا کام درحقیقہ میں ان کا دماغ اور ان کے دل کی ہر بات
 یہ بات یا کسی کی بات کو سنی تو اس کی تردید اگر کسی کی تھی تو اس کی تردید کر دیتے اور اس کی تردید
 سے جوئی یا کوئی آمد تھی۔ ان کا کام درحقیقہ میں ان کا دماغ اور ان کے دل کی ہر بات

یہ بات یا کسی کی بات کو سنی تو اس کی تردید اگر کسی کی تھی تو اس کی تردید کر دیتے اور اس کی تردید
 سے جوئی یا کوئی آمد تھی۔ ان کا کام درحقیقہ میں ان کا دماغ اور ان کے دل کی ہر بات
 یہ بات یا کسی کی بات کو سنی تو اس کی تردید اگر کسی کی تھی تو اس کی تردید کر دیتے اور اس کی تردید
 سے جوئی یا کوئی آمد تھی۔ ان کا کام درحقیقہ میں ان کا دماغ اور ان کے دل کی ہر بات

تبرک میں شریک نہیں ہو سکا تھا وہ فرماتے ہیں کہ اتنی فوج اور عظیم آپ کے ماتر ورت کر رہے تھے مگر کوئی آدمی اس قیامت سے تبرک نہ ہوتا کہ جب تک آسمان سے وحی نازل نہ ہو جائے تھی کہ اللہ تعالیٰ علیہ السلام کو اسکی مدد ہو رہی تھی اطلاع نہیں ہو سکتی تو اسکا یہ خیال ہی نہ تھا۔ انا اپنے اہل خانہ میں ہی کس نیچے۔

فما راجل یسیر ان ینفست
میں فوج کی کثرت کو وہ صبر اگر کوئی شمار اس میں
ابہر انہ سیخضی لہ صا لکھ
سے شریک نہ ہوتا تھا۔ جی ہاں سو آنحضرت صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو اسکی اطلاع نہیں ہو سکتی تو اسکا یہ خیال ہی نہ تھا۔

جو چھ دست راستے بن گئے کہ آپ کی فرمائے ہیں کیا ضرورت اور عام العیب ہی کو چھو لیا
ماذن ہوئے تھے اس اطلاع میں جو سکتی ہے جب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ فرماتے تھے تو آپ
کی نظر سے کوئی غلطی نہ ہوتی تھی یہ قدر ہی غریب تو کعبہ کے ساتھ ہم میں پیش آیا اور حضرت نے اپنے
منصوب کعبہ میں ملک۔ اگر شاہد اور شہید کا یہی مطلب ہوتا جو قرآنی کائنات میں کرتا ہے وہ فرماتے
جس اللہ تعالیٰ اس کو شعور کی نعمت سے مقبول، التوبہ ہوئے کا پورا کر دیا ہے، کیوں شاہد اور شہید سے
ماضی و ماضی نہیں سمجھتے؟ رہنا تو فرمایا بات کیا ہے، ہاں لکھا کہ لا یخلفون

مسند احمد ج ۶ ص ۱۸۳
کے ضمن میں یہ بات قابل فراموشی محض نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری موجودگی
میں جہاں ظاہر ہو تو میں عبادی طرف سے مکمل بن کر اس سے جھڑا کر دوں گا۔

و ان یجرت و لہم جھکھ فکھن
اور اگر دنیا میں میری مدد و دہائی میں ظاہر نہ ہو
اس کی تحریف لکھی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو مجھے کہ حضرت آپ تو شاہد اور شہید ہیں اپنی بقول انہیں
جہاں ضرورت ظاہر ہے، سمجھنے پر کیا فرمایا کہ اگر وہ بن کر میری مدد نہ کر دیں تو میں اپنا کون
خود ہو گا کہ ان کا ماضی و ماضی ہی غیر حاضر اور غیر موجود ہوتا ہے۔ یہ تو آپ جتنے بھی کہیں مروتوں میں شاہد

اور کیا کہ ان کو بدو ہے ان کے تروں سے بہاؤ ملے نہ پائیاں جہاں کو سوگنا کرنا بد اور شیعہ کو
 معنی نامعروف اور بدو آپ نے نہیں مٹوئی اور ہم کو ہوئی کہ اگر کربوس نہ ہوتا تو کیا نہ ہاتھ دیا نظر کو بھی
 نہیں ہر نہ نہیں ہو کر نہ اس سے معلوم ہو کر کہ ان سے بہاؤ ملے نہ پائیاں جہاں کو سوگنا کرنا بد اور شیعہ کو
 پتہ آپ کو نہ نظر نہ پائیاں بھی تو اس سے بہاؤ ملے نہ پائیاں جہاں کو سوگنا کرنا بد اور شیعہ کو
 نامعروف اور بدو ہے

یہ ہے مسیحی حضرت مسیح علیہ السلام کے تروں سے بہاؤ ملے نہ پائیاں جہاں کو سوگنا کرنا بد اور شیعہ کو
 انہما علی علیہ السلام کے تروں سے بہاؤ ملے نہ پائیاں جہاں کو سوگنا کرنا بد اور شیعہ کو
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تروں سے بہاؤ ملے نہ پائیاں جہاں کو سوگنا کرنا بد اور شیعہ کو
 انہما علی علیہ السلام کے تروں سے بہاؤ ملے نہ پائیاں جہاں کو سوگنا کرنا بد اور شیعہ کو
 ہی نہیں حضرت آپ ان کو تروں سے بہاؤ ملے نہ پائیاں جہاں کو سوگنا کرنا بد اور شیعہ کو
 کا کہ ان کے دلوں کے معنی مسیح علیہ السلام کے تروں سے بہاؤ ملے نہ پائیاں جہاں کو سوگنا کرنا بد اور شیعہ کو
 عیسیٰ میں حضرت علیہ السلام کے تروں سے بہاؤ ملے نہ پائیاں جہاں کو سوگنا کرنا بد اور شیعہ کو

دعوت اللہ کی اور دعوت اللہ کی
 درمیان میں دعوت اللہ کی اور دعوت اللہ کی
 دعوت اللہ کی اور دعوت اللہ کی
 دعوت اللہ کی اور دعوت اللہ کی
 دعوت اللہ کی اور دعوت اللہ کی

اور دعوت اللہ کی اور دعوت اللہ کی
 دعوت اللہ کی اور دعوت اللہ کی
 دعوت اللہ کی اور دعوت اللہ کی
 دعوت اللہ کی اور دعوت اللہ کی
 دعوت اللہ کی اور دعوت اللہ کی

[illegible]

قالوا یا رسول اللہ! من ذی البیت
ومن شکرہ
منہما بن

مناجات صلیب کے لئے یہ دوسرا طائفہ میں کو آجئے
ایک بات اور بتو چئے ہیں ویسا سب لو جہاں میں گئے ،
مشیدان ہیں ۔

[illegible]

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ اپنے عہدِ خلافت میں فرمایا کہ جو

صفات سے اہل انوار سے اہتمام میں
معظمہم بمبادیہ شریک و یقین

[illegible]

مذہبِ ثابِت میں فہم نہ لاسکا، اُٹھ کھڑا

کہا: یہ ہے کہ بت میں تیس بیس نہیں آتا، یہ وہ

(ابو جہلؓ کا جواب ہے)

تحقیق یہی ہے کہ حضرت محمدؐ نے آپ کو بتیہ سے نکال دیا، اگر آپ نہ ہوتے تو
مدینہ منورہ میں رہتے، وہاں نہایت فطرت پرانے لوگ آپ کے پاس آتے، انہیں فطرتِ حقانی علیہ السلام نے
انہما فرمایا کہ میں اپنے شعریں و سدا کی گواہوں کو آپ کے دروازے کے قریب کر بیٹھتا ہوں، جتنے
آؤں اور جتنے گھر میں سے ان کی دوزبہدائی ہے، میں ان کو بھی جانتا ہوں، کیونکہ وہ بڑے مری فیروز
سے اور ہوشیار سے ہیں، ان کے ساتھ قرآن پڑھا کرتے تھے، وہ ان کو خیمہ میں نہیں آتے اور فطرت پرانے

ہیں کہتے، ہم عربی زبان میں نہ کہیں اور ترجمہ میں نہ کہیں، وہ بھی نہیں کہیں

باللہ ہمارے (عربی) میں نہ کہیں، وہ ان کو بہت میں

اگر آپ ہر جگہ حاضر ہوتے تو میرے اہل کو ان کی آواز سے آپ ان کو بھی نہ جانتے، ان کو
بھی ان کو دیکھتے تو دیکھ لیا کہ ان کو کس کس جگہ نہ ہوں، ان کا حال جانتے ہیں۔

حضرت باہر سے آتے ہیں کہ انہیں فطرتِ حقانی علیہ السلام سے فطرت پرانے

نہیں لے لیا کہ بچہ، اسی جگہ: جنت کھڑے

قرآن پڑھتے، اسی جگہ: جنت کھڑے

اور ایک روایت میں یہ ہے کہ

حقانی (ادری) یعنی لا الہ الا اللہ ہم بعد انا قوم

خدا، وہ سب: محمدؐ و عیسیٰؑ

اور حضرت عیسیٰؑ کی طرح ہے، میں کہ انہیں فطرتِ حقانی علیہ السلام سے فطرت پرانے

مدینہ میں آتے ہیں، ایک جگہ سے آپ پر انہیں فطرت سے فطرت پرانے

یہاں ان کی والدہ (ادری) یعنی لا الہ الا اللہ ہم بعد

وہ جگہ: جنت کھڑے، جنت کھڑے، جنت کھڑے

[illegible][illegible]

میں نے کہا: اے میرے رب! انھیں نصرت فرما، جو اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لڑنے کے لئے تشریف لائے، تو یہی نعمت ہے۔

کر کثرت کی ایسی ہی مثال ہے جیسے سیلاب میں سے تہذیبیں سفید بن کر لاپتہ ہوتی ہیں اور کثرت
اسی نہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کو گمراہ ہو گئی۔ اور کثرت علی انہم تعالیٰ علیہ وسلم محض اپنی کثرت
کی کو بھی اور کثرت کی یہ غالی چیز نہیں ہے کثرت ابی ہاشم کے استلال سے عیاں ہوتا
ہے کہ کثرت علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تہذیب امت بھی غایت زنا ہے کیونکہ جب تہذیبیں غالی
ہیں کثرت گمراہ ہوتی ہے کثرت علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تہذیب امت بھی غایت زنا ہے اور کثرت
علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تہذیب امت کے لئے بھی قرآن مجید اور حدیث

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ .

میں لوگ کیا جوئے کرتے تھے؟ حضرت کا یہاں تک کہ وہ بھی بے کمر ہو گئے تھے اور خیراں تھا کہ کبھی حضرت صاحب امتیاز کا یہ حال اور ان کے اہل بیت سے بھی محمد رضا خاں صاحب کو کافر نہ کہیں نہ نہ وہاں نظر نہ پڑے جس خطبے میں ان کے حشر میں تھے جس کو کرتے تھے کافر تھا اور ایک وقت میں کئی سو گنا دھوکہ دیا۔

تو یہاں کہہ رہا تھا کہ سب کانفرنسی فریق مخالف کے نزدیک عامہ و خاص ہوتے ہیں اور اس
 باعث کیلئے ایمان کی کین ختم ہوتے ہیں کہ حضرت نبیلہ علیہا السلام ۱۹۱۷ء میں یہی
 جوت لائی۔ اس پر اہل حق کے عقب ہمارے میں اقامت کرنے کو کئی دشمنوں نے ہاتھ بٹھک دیا تھا کہ
 معاہدہ کیا ہے؟

سب سے پہلے ان کے تہذیبی و ادبی و فنی و فنکارانہ اہلیت کا جائزہ لیا جائے گا۔ ان کے ادبی و فنی و فنکارانہ اہلیت کا جائزہ لیا جائے گا۔ ان کے ادبی و فنی و فنکارانہ اہلیت کا جائزہ لیا جائے گا۔

دو، وہ بد بخت بھٹوں نے میرے بعد میں بدل لیا۔

مفتی محمد یار خان صاحب اسکا جواب یوں فرمایا کرتے ہیں کہ منو غریبہ لڑا کر ان کو صفائی
 دینا ان کے نور پر ہوگا کہ ان کو اسے دینا تو جادو ہے جسے نہیں دیا جائے اور ملا کر یہ عرض کرنا ان کا سنا
 کر غیبی کر کے اس کے ہوگا وہ نہ ہوگا کہ ان کو یہ بتائے کہ اسے اس کیوں دینا۔ اللہ تعالیٰ پہنچو کر
 بات یہ ہے کہ ان کو منو غریبہ ملا، اس سارے واقعہ کو جانتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ منو غریبہ میں کو
 پہنچاتے ہیں کیا اس دن منوں میں ہے؟ وہاں ان کی طرف سے کسی صاحب ہی لڑا کر دیتا ہے۔
 ان کے یہ فرماتے ہیں کہ بناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ وہ پہلے غریبہ سے ملے
 کیوں نہیں کریں گے؟ انہوں نے کہا کہ ان کے پاس ہے منور، دولت و رحمت اور رحمت اللعالمین پر کرنا مرے
 جن زمین کا کیا مفصلہ؟ پھر میں ان پر کوئی نفس و میل ہے؟ یا کوئی مصلحت؟ تو فرمایا ہو وہ ہے؟
 وہ فرمایا کہ وہ بات یہ ہے کہ اس میں سارے آپ ذاتی لاکھوں روپے لگا دیئے گئے تھے کیسے جس ہوگا
 عرض یہ جواب نہ سہرا دل ہے۔ ہائی اعلیٰ حضرت کو کہہ دیجئے کہ میں نے یہ کہہ کر ان سے پہچانیں گے، ہو یہ پیٹنا
 لاکھوں روپے کی مہارت سے ہوگا پہنچتے ہیں۔ کہ کوئی مصلحت ہے اور کوئی نہیں، اس واقعہ کی ہر ایک طرف
 اعلیٰ ہے کہ میں نے ان کی میں داخل ہے کہ وہ تو ان ہوں گے؟ ہم کیا ہوگا؟ علم کی بیٹی، انہی کا
 ہوگا، سیاہیوں گے، سفید، وغیرہ وغیرہ یہ ساری چیزیں اس وقت مشاہد سے معلوم ہوں گی۔ رہا
 فرشتوں کا نہ ہو کہ ان کو وہ بھی اس لئے ہوگا کہ فرشتے بھی عالم الغیب نہیں اور نہ ہوتے جب بقول ہے
 نفس ہوئے تو ان پر بھی نہ ہوا، طبع ہو تو یہ ہو تو وہی محمد صاحب سے تو اس کے جواب میں نہ رہی کہ وہ
 وہ سب یہ مجھے میں کہ اس کا جواب نہایت ہی مشکوک ہے تو یہ کہ وہ ذات کہ نہایت کلام، شریفہ، حسین
 و شہداء ہو رہے اور میں نے ان میں سے ان کا ضعف ثابت ہے، میں نے اس کے پھر کے لکھا ہے کہ میرا
 خدیف ہے، اس کے خوف نہیں ہو سکتی اور ان کے اور ان کے ہر ایک میں محمد بن یوسف کو پہلی
 شہید ہے۔ اور دوسری میں محمد بن کثیر قرظی کوئی اور تیسری میں ابو الیاس عبد اللہ بن شامہ ہے
 ابو ذؤنہ کہتے ہیں کہ میں نے خدیف اور شعب بن ابیہار راویوں کے ناموں میں نامی کیا کرتے تھے وہ حضرت

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو ہامزہؓ سے فرمایا :-

عاصمہؓ عرب کا ایک عورت ہیں، قدرتی چمک
 انوکھا کرپہ بندن، مسکراتی، دیکھ کر اٹھ مچھکتی
 اور مڑاؤ دیتی ہیں، لیکن ان کا دل بڑا سادہ ہے۔
 ۱۔ زکوان کی بیوی سے نکاح کر دیا ہے۔

اور یہ باتیں ظاہرات ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہیں بتایا کرتے تھے کہ اس
 کو اس سے پہلے کسی کو نہیں سونپا، اور میں امانتوں کے بعد سابق ظلم کو مٹانے میں نہیں ہے۔ اسلیٰ یہ
 تشریح ازالۃ الہیب میں دیکھئے۔

الحاصل جناب میں اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شام اور شہر کا معنی بخیر معبود اور
 ثابت ہے اور یہودی تفسیر کی بنیاد پر نہیں دیکھتے کہ وہ کھانا کھا کر اور منور کھا کر
 ہو، مثلاً وہ روح المعانی جہاد سے پیدا ہوئی تھی وغیرہ تو میں معنی حق اور واجب قبول ہے اور اس کے
 یہ مثال اور اسنی بھی نہیں ہے۔

تو یہ کو تو یہ دنیا تکسیر کی ہے اور وہ
 معبود نہیں دیکھتی ہے تیری اور کیا
 البتہ حافظ ابن کثیر نے فرمایا: **لَا تَشْفَقُ عَلَىٰ سَابِقِ الْأَوَّلِ** کا یہ مطلب اور معنی بھی ہیں کہ
 کہ ہم نے آپ کو اپنے پیچھے ہے تاکہ آپ **سَابِقِ الْأَوَّلِ** کا یہ مطلب اور معنی بھی ہیں کہ
 تعالیٰ نے آپ کو اپنے پیچھے ہے تاکہ آپ **سَابِقِ الْأَوَّلِ** کا یہ مطلب اور معنی بھی ہیں کہ
 صحیح درود سے ہے جس طرح اوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرماتے ہیں :-

شَهِدْنَا أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ الْكَفَرُ الْكَفَرُ الْكَفَرُ اللہ تعالیٰ سے گواہی دینا کہ اس کے لیے کوئی اور نہیں ہے
 کہ کوئی ایمان اور دین ان کے پاس ہے۔

اور ان کی کہانی میں **شَهِدْنَا أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ الْكَفَرُ الْكَفَرُ الْكَفَرُ** سو تو کہ ہم کو جو بھی دینہ
 دونوں کے سر پر کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے ان کے پاس میں ان کے پاس میں
 منہ کے ساتھ ہیں کہ اللہ تعالیٰ میں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت

سکے یہ گواہ دیکھ کر اس کے دل میں غیظ و غضب سے لہر اٹھ گئی اور وہ فوراً قیام پھیلانے کے لیے نکل پڑا۔ وہ اس کے پاس پہنچا تو اس کے پاس اس کے دوستوں کے گروہ بھی موجود تھا۔ وہ اس کے پاس پہنچا تو اس کے پاس اس کے دوستوں کے گروہ بھی موجود تھا۔ وہ اس کے پاس پہنچا تو اس کے پاس اس کے دوستوں کے گروہ بھی موجود تھا۔

نہے تو نور محمدی میرے اپنے کعبے کو محمدی صیت کا دعوت کے آفت و شمس مہر ہو چکا ہے
 غم میں سے ہوں اپنی نرساں میں علیہ السلام میں اہل توبہ تھیں پھر گنہگار ہو جانے کہ وہاں جتنی توبہ کے
 قود و دود کہنے سے ہوں نئی نئی توبہ میں سے ہیں کراہی دیا ہے پھر سے زیادہ قریب میں نیست
 کے آگے دیکھ کر ہر سوسے باقی ہے

یَقِیْنًا بِمَا لَوْ كُنَّا اَعْمٰی اَنْهٗ قٰتِلِیْنِ
سَیَّاۡدَیْنِمَا اٰتٰیٰہُمَا رِجْلَیْہُمَا مَعًا ۚ

زیرِ یہ آیات نازل ہوئیں کہ سرت میں ٹٹو اور آنے سے شہادت دی کہ یہ مہم کو جانی ہے پھر پھر
آپ نے ان کے ان کا حق دیا وہ قصص بھی شہادت کے دو وارڈوں کے ایک قتل کو اور شہادت کے دو
شہادت کا اعلان کیا ہے جو اس کو اس پر راجع تھے مضمون و زاد تو یہ کہ یہ مہم کی ان آیات میں موت کے
وقت یہی وصیت کا شہادت کی بات میں رہے ہوئے اس کے کیا کیا ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے
شہادت کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے
توبہ اور اس کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے ان کے

خود کو بھلا جانی والی یہ سب کئی گواہی سے زیادہ قوی تر ہے۔ اس کا اور یہ تو قریبی صاف ہے کہ اگر کاتب مصلحت و فتنہ پر یہ دعویٰ کیا کہ "تو میرے پاس چار ہزار روپے کا اوراق کیوں رکھتے ہیں؟" یہ کبھی نہیں کہہ سکتا۔ یہ کہہ کر انکو اپنے قریبی سے علم ہو کہ کیا اس کی دہشتہ وہ اپنے آپ کو حق کہاں سمجھتے تھے؟ اور اس پر ہی انھوں نے شہادت بھی دی کہ میں نے کبھی سچو صوفیوں کو کہ شہادت کے لئے اس واقعہ میں نہ حاضر ہونا اور اس پر نہ گواہی نہ دینا اور یہ کہ کسی نہیں غبار کسی دشمنوں اور بیٹے سے کسی چیز کو چھ لہجہ شہادت کے لئے

کافی ہے اور یہ واقعہ حضرت پیراگل کے ارشاد کے تحت ہی منسوخ ہوا۔ بلکہ ہر مومن کو حسب اشارہ امامی پیکم سے کہ یہ بھی حقیت کے گوشوں پر اتحاد نہ ہو تو تم سچے ہو۔ شہادت اور گواہی دو اصل و تقویٰ میں حاضر ہونا ضروری نہیں۔ بلکہ بقدر ضرورت علم ہونا ضروری ہے تو کبھی معتبر اور شہر کے نکالے نیز دیگر عالم اور نقی قرائن اور شواہد سے حاصل ہو سکتا ہے۔

یہ واقعہ دورِ مذکور کا ہے اور یہ سورت عن سورۃ میں یہ واقعہ سے ہوا آخر میں نام لیا ہوئی ہے
اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ انھوں نے صحت اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مانا غیب سے ۔ یہ واقعہ ذرا غریب
آپ پہلے ہی اس باب میں تھا کہ انھوں نے کہا ہے جیسے لیا کہ اور علیہ صلیع "اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ میں
یعنی دورِ سید پر پہلے کے تھا یا کہ واقعہ ذرا غریب بھی دیکھ : "اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ میں اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ میں
(۳) سنائی، ۱۹۱ء اور ۱۹۲ء میں، سنائی، ۱۹۱ء اور ۱۹۲ء میں، سنائی، ۱۹۱ء اور ۱۹۲ء میں، سنائی، ۱۹۱ء اور ۱۹۲ء میں،

ایک حدیث آتی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دیہاتی سے دعوت کو نام سنا وہ ان عبارت تھا: ایک گھوڑا خریدنا کہیں اس وقت اس کا پاس رقم موجود نہ تھی۔ پھر اپنے اپنے کپ جلدی سے اپنے گھر ٹھہر گئے۔ کوئی اور گاؤں آیا اور اس نے چوٹی کے شاہ رستم سے زیادہ رقم دریافت کیا۔ دیہاتی کو بتلایا۔ اس نے ایک ساتھ مقررہ دیہات کا رقم و قوت اس کے ساتھ لے کر چلے گئے۔ تو سوار مقررہ پورے گاؤں میں گھومنا شروع کیا۔ وہاں سے کئی آدمی آئے جو کہ گاؤں کی حق نہ تھا۔ ان میں سے ایک دیہاتی نے اپنے گھر سے اپنے گھر کے شاہ کے بیٹے کی اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہہ کیا کہ میں نے تو گھوڑا آپ پر فروخت ہی نہیں کیا۔ آپ نے اسے کس چیز کو مل کر لے لیا؟ اس نے فرمایا: اندھا نال سے ٹوٹ کر میرا اور دھما۔ معاملہ بڑھ چکا ہے۔ میرے دوست حضرت رقم و گھر میں آتی ہے۔ میری رقم سے لاؤ گھوڑا میرے ٹوٹ کر۔ دوسری دن آپ پر دہرائی گئی۔ چنانچہ میں نے اس سے واپس لے لیا۔ گھوڑا آپ پر فروخت کر دیا۔ اس وقت یہ معاملہ بڑھ گیا۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اس دیہاتی کے والدین و کولہ والی پاس موجود نہ تھا۔ چنانچہ حضرت فرمایا: گواہ لے کر پرامانہ ہوئے۔ آپ نے فرمایا: عجب تم موجود ہی نہ تھے تو تم کہ جس گواہی دیتے ہو۔ حضرت گواہ نے عرض کیا: یہ عجب کے کہیں شہادت موجود نہ تھا۔ میں مجھے یہ گواہی دینے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ میں اس کے ساتھ رہوں۔

وینا درست فوراً ہے اور سنا سب یاد آید، مٹھ میں اس حیات کی نشر کج کرتے تھے، کیا
 اسیا جیون بھلا ہوا، ہندو پادشاہان اور
 ہذا لاکھ بالائی اور او، خدا اور من، بنو ہے۔
 خردی ہو، شام کو جانے کر گھر، ہی دولت۔

اس سے بھی معلوم ہوا کہ مرگت اور زوال میں گواہ کا غم نہ ہوتا اور اس کا دیکھنا شہادت کے
 لئے ضروری نہیں بلکہ گردنہ شہید اور تو جو یا کسی حسیہ کی سیان کہ وہ ہو واسی بنیاد پر کی شہادت
 درست ہے، کہے والے حضرت اقبال، کرامت میں اور سلف پر کہ حضرت اشد، حقیقہ - دیکھتے نہ ہیں
 محتاج کیا کہتا ہے۔

(۵) کائنات والے کی شہادت کا طریق ایسی صحیح ضروریات پر کی کہتے ہیں جو کہ خود دیکھی اور
 کسی نہیں بلکہ کسی بہت تجربہ کی ہو، وہ نہ فریاد، عجز و جنگ میں لگتا ہے، شہادت ضرور درست و
 آگاہی کو قیاسی کوئی ہوتی ہو گی، جیسا کہ میں نے لکھا ہے، اور اس مسئلہ بھی گواہی ہے، جو
 جیسے خود کی ہوتی ہے تو سب سے گہری قابل پر شہادت کا طریق صحیح ہے اس طرح تجربہ درست ہی گواہی ہے رشاد
 کہتے تھے، وہ خود ہونا ضروری ہے، تو تجربہ درست ہے، پھر کہنے کی انداخت کو کیا حسیہ پڑی ہے،
 اس سے بھی معلوم ہوا کہ کسی شہادت پر وہ درست، خبر ہی شہادت کا طریق درست ہے

مرگت میں ہی خبر ہی نہیں کہ گواہیت ایسی ہی شہادت اسے میں کہ، وہ اس نے آگاہی
 سے دیکھی ہو، بلکہ کسی چیز کے تجربہ صحیح ہو، پر ہی شہادت درست ہے، مثلاً ہر نہ ذات ہوتی تھے کہ
 کہ نہیں لیکن نہ شہادت دیتے ہیں کہ وہ یقیناً کوہ دہے، اس طرح ہم گواہی دیتے ہیں کہ رشتہ ہو جو میں
 جنت اور دوزخ کوہ میں، انہوں نے صراط المستقیم سے کہ رشتہ سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 عالم نہات، ابی عن علیہ وسلم، اللہ صحت پر ہی اس شہادت کے اور رسول اللہ کی شہادت نہایت
 میں کہ نہت کوہ کہ کہہ کے، ہوا کی ہی شہادت دیتے ہیں، تو کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ میں سے کہی تو میں دیکھ
 ہم نہ سبب، میں شہاد پر صراط مستقیم، وہ ہیں کی شہادت دیتے ہیں، مگر کہتے، یہی نامہ کو
 نہیں ہیں، ہم کہی کی شہادت دیتے ہیں کہ یہ شہادتوں میں اور تباہ ہو میں، زمین سے کہتے کہ

منہ سے کہیں۔ اس طرح ایک شاہدہ کی شہادت کو سمجھ کر مجھ پر جب یہ بات ملے تو فانی کے لئے دو بات نکلاؤ۔
 اس کے لئے کوئی معنی ہو گا جو اس کے برقی ہے۔ چونکہ وہ ہم ایک کے فریضے ایک کے ہے۔ اور جنت
 سے ہم ایک کے تھے۔ ہاں اس سے واقف ہے اس لئے یہ کہ اس کے لئے شاہد اور شہید سے گواہی دینے
 درست ہے۔ اسی جہت سے اس کے لئے حاضری ناظر کا معنی بھی درست ہے لیکن کسی اور کے لئے نہیں
 ضرورہ تصور کہ وہ شاہد اور شہید سے حاضر و ناظر نہ ہو۔ یہاں پہنچ نہیں بلکہ غلط وہ فرد کہ
 ہے۔

فریقہ برقی مراتب کو کئی تبدیلی
 قرار دینا لازم ہے غلط فہم اور شہید سے فرقی مخالف ہو۔ غلط ہے۔ اور اگر کہیں تا سبک
 معنی میں گریز ہے۔ اب ضروری مخالف کے ہرگز میں سے

شہید ہے یا صحت یا غلط اصل کو تو یقین میں ہے
 لکھتا ہے کہ یہ تم پر امر ہوگی بھی نہیں!

فرقی مخالف کی دوسری دلیل اور اس کا حال

مناویں قرآن کریم کے۔ اس ہمارے ذکر کے لئے ہے۔ یہی اس کی صورت ہے۔ نہ تو اس کے ہر جگہ
 ماضی و نامہ سے پرستار الہی کے ہے۔ اور جتنے حقیقت کے ہے۔ اور جو ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جو
 قرآن میں امر کے ساتھ قرآن کریم کے ہر جگہ اس کے احوال اور اس کے ہر جگہ اس سے جو سب کی صورت
 قلم کریں۔ اور غلط فریضے ایک ختم ہوں۔ اور وہ ہوتا ہے۔

اور ایک (ایک روز) اعتدالیت فیضی خرم تھا
 لکھتا ہے کہ (ایک روز) اعتدالیت فیضی خرم تھا
 ایک لکھتا ہے کہ (ایک روز) اعتدالیت فیضی خرم تھا
 لکھتا ہے کہ (ایک روز) اعتدالیت فیضی خرم تھا
 لکھتا ہے کہ (ایک روز) اعتدالیت فیضی خرم تھا

(۲) کوہِ دوسرے مشہور پہاڑوں اور علاقوں ہے :

[illegible]

فریادوں کا کہنا ہے کہ ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں چاہتا ہے کہ ہم اسے مراد لیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں چاہتا ہے کہ ہم اسے مراد لیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں چاہتا ہے کہ ہم اسے مراد لیں۔

جوابہ: اُس قرآن مجید کے جملہ وحیوں اور آیتوں سے خطاب کرنا حضرت اسیؑ کا ہی واسطہ ہے اور اسی کی طرف
مست اور نہیں جہت ہے آپؐ کے بعض مصنفین نے یہ کہہ کر کتاب کو بے دعوایاں آیتوں کے نزول کے بعد اعلیٰ اور مہیب
نظم و وزن کی صول اور کلمات اللہ تعالیٰ کا منظر و نقش اپنا کیا، قلمرو کی دلکشانی و نثر میں یہ ہے کہ انصار
مذہب کے باوجود بھیجے تھے اوس اُردو شوقیہ لکھنا کا طریت ہے، ان کی آپس میں بحث و آراء
اور انہی نے اُس اور حیات کی مشورہ جنگ اپنی میں ایک سو اسی سال کے بعد بھی کتابت
سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تحریر پر انکی آراء کو متاثرہ ہو کر اور اسلام کی تعلیم اور جناب نبی کریم
سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیضی صحبت نے دونوں قسموں کو جو صدیوں سے ایک دوسرے کے
خون کے پیات تھے، متاثر ہو کر رہ گیا تھا، یہ دو دیر سے کو ان دونوں قبیلوں کو اپنی رہی تھا
یہ متفقہ حالت سے اسلام کی حمایت کرنا، ہر ناگوار و چھانچہ یہ دو دیر سے ایک دوسرے سے
پاکر ان دونوں قبیلوں میں ایک جنات کا ذکر چھیڑ دیا تھا، انھار سنا سے یہ شعور کہ سنا ہی تھا
کہ ایک مرتبہ بھی چوں کہ اس کی چٹکریاں پھر سنگ نہیں، یہ اپنی جنگ سے گزرتے ہوئے تھے اور ان کی
شرع ہے ان کو ان کے جناب نبی کریم سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خلاص علی نہیں، آپؐ جماعتِ مہاجرین

واخص به فهم المصنف الناس المصروف
 واشتد هم مخالفتهم لسننهم وهؤلاء فيهم
 شبهة من انصاره غلوا في المصنف
 اعظم الفلذ خالفوا شرعه ودينه
 اعظم المخالفة والمقصود ان هؤلاء
 يصدقون بالاحاديث المأثورة وبما
 المصنف و يعرفون الاحاديث
 المصنوعة واشتد في دينه فيقوم
 من يقوم له بحق النصيحة
 (انتهى بلفظ)

موضوعات تکبر و تنبی

کے یہ عقیدے کہ آپ اہل بیت کا سربراہ ہیں، اور جو شخص آپ کے
 کوہن ہے وہی آپ کا پسر ہے، کافران ہے، جو آپ کے تابع ہیں
 میں تمام احادیث میں ان کو اصل بڑا اور ان کے کچھ میں ان کو
 میں خاص بڑا ہے، وہ عقیدت پر وہ جناب رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کے حکم سے زیادہ اقرار ان لوگوں کی سنت کے ساتھ ہو کر
 مخالف ہیں اور میں نے ساری ہی قرآن و سنت کی مخالفت کی ہے انھوں نے
 حدیث پر بھی ان کے پاس انہیں ان لوگوں کے دین اور نبوت کی بڑی
 مخالفت کی اور ان لوگوں کا مقصد یہی صرف ہے کہ کائنات میں
 جو لوگ مخالف ہیں ان کو تسلیم کر لیں، اور جو احادیث کی طرف سے
 ہیں ان کو مخالف قرار دینے کا مقصد یہ ہے کہ انھیں خدا تعالیٰ سے بدین
 کی مخالفت کیے ان ہی کو بدو و فخر کو، کہ جو بعض بدین
 لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

یہ عبارت میں ملاحظہ کیجئے اور مفتی محمد ابراہیم صاحب کا یہ ارشاد بھی ملاحظہ کیجئے کہ صدیق سید الانبیاء کی ایک
 پاک ہیں ان سے یہ تصور ہو سکتا ہے نہیں۔ (الی ان قال عرضہ کہ علم لو انما رزقنا و ما رزقنا انما رزقنا من اللہ سبحان اللہ
 ایسے مفتی پیدا ہوتے رہتے تو دین کا ماہر اس حالت سے مگر حق

جو کچھ نمکٹ دکھائے سونا چارہ دیکھنا

تذہین کر مہتمم ہو صوفی کے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے وہ سب کچھ فرقہ پرلوہ میں موجود ہے جس کی دکان
 مولوی محمد عمر صاحب، مفتی محمد ابراہیم صاحب وغیرہ کر رہے ہیں۔

جواب صواب، اگرچہ یہ مسئلہ ہے کہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم پر ماحضہ ضرر ہونا مراد ہو،
 جب کہ وہی حالت کا خاتمہ خیال ہے تو لازم آئے گا کہ شرعاً ان کی بات کا پس میں تقاضا، اور لفظ واقع ہو
 اور یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں تقاضا کا شائبہ بھی پایا جاتا ہے۔ کیونکہ اگر وہی مسئلہ مراد

یہ ہوتا ہے آپ پر جبکہ وہ ہر مقام میں حاضر و حاضر نہیں تو قرآن کریم ہی کی ایک دوسری حیثیت کا یہ عنوان ہے کہ آپ کو یہی غیوسوں میں حاضر اور غریب ہونے کی قطعاً حاجت نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ:-

اور جب دیکھ تو ان لوگوں کو جو مزاح اڑاتے ہیں ملائکہ
آیت سے ترانہ سے گناہ کر رہا ہیں کہ وہ شغل
جو باطن کی برہات میں اور اُپر ہوا سے
نہر کو مشیطان کو مت پریشان دے اسے عید ملائکہ

(ریختہ انعام۔ رکوع ۴)

سازمان

اسی جیسے سے سات حوریں صدمہ ہوتے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دھاب طرح
محاس میں شریک اور حاضر ہونے کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔ یہ بھی ملاحظہ فرمائیے کہ ذہاب شریک محاس
میں کتنی تو بیعت ہے۔ شراب کی مجلس، زنا کی مجلس، تزوین کریم سے استنہاد اور مقابلہ کی مجلس لگاتے روز
بجائے کی مجلس غایت اندیشی کی مجلس، اداوی ترافے کی مجلس، جوا بازی کی مجلس، شنگے بازی کی مجلس،
تغییر اندیشیا وغیرہ کی میزبان، ایسی محاس میں جن میں ہمارے جیسے گنہگار انسان بھی شریک ہوں مگر گوارا
نہیں کرتا پھر عیاں کہ ایسی ناپاک اور غیر شرعی محاس میں خدا تعالیٰ کے تیک اور بزرگ بندوں کو مانع
ناظر مہجائے اور تصرف مفرح و بارات، سرور اور مسرت و ہام، اذیاء و خاتم انبیاء حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو (نہوہ باللہ تعالیٰ) اور پھر مزید شگفتہ یہ کہ حدیثی اور اعلیٰ سنیہ کی بدلو، رشتہ کریم اور نقص
ایسی گندہ چیزیں ہیں جن کو ملائکہ اللہ، حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور کبھی کبھی عباسیہ
بھی محسوس کر لیتے ہیں۔ چنانچہ علامہ مفسرہ فی ترمذی و ترمذی و ترمذی جہ جہ حدیث میں سند احمد کے حوالہ سے ایک
حدیث نقل کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ اس حدیث کے سبب بروی ثقہ ہیں، حضرت جابر رضی اللہ عنہ
کہ ایک سفر میں ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ یکایک ایک بدلو اٹھی۔
اچھے ارشاد فرمایا جانتے ہو یہ کیسی بدلو ہے یہ بدلو ان لوگوں کے منہ سے آ رہی ہے جو اس وقت شکار
کی غیبت کر رہے ہیں۔ اور ترمذی جہ حدیث میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ

سنی امامہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رشتہ درجہ بالا ہے کہ اب بندہ جھوٹ بولتا ہے کہ اس کے جیوشن پر ہوگی وجہ سے فرشتہ اس سے ایک میل دور چلا آتا ہے جبکہ فرشتہ آتی ۱۰۔ چلا آیا تب تو نہ بیا رکوں کہ جسے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پر ہوگی یوں تاہم جو سکے ہیں میں کی نہ خست اور پیغمبر کی مناس دینا میں سے نہ ہوتے۔

[illegible][illegible]

کرم، اور علامتوں کی بنا پر جو میں نے اس طرف سے لکھا
 رہائش کے سبب اس کو لکھو گے، تو تمہیں کہ: کسی اور
 بات میں اس کو نہ لکھو، بلکہ اس کو بھی اس طرح لکھو

[illegible]

نہا نہیں نرم اذنیق زمان سے پہچنے کہ تھامے تو کیا بڑبڑ ہی ہوتا ہے تو قرآن پر یہ کہ منشا
ہو کر رہتا ہو؟ اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت و انحراف برآمد ہو؟ اذنیق یا اللہ تعالیٰ اگر قرآن کی مخالفت کو تو قرآن
کو یہ دور حدیث شدہ رحمت سے توڑ دو گویا کو گناہ کرتے اور خطا پیور ہے سے

باز قرآن ہر فرصت کے ساتھ یاد کیجو چہرہ دوڑ دوشش اللہ پر کو تقدیر کیا ہے
جو آپ کے چہرہ سے گزرتا ہے تو غور اس سے فرما دیہ ہو کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر
موجودہ در حاضر میں لو تبتدایے کہ گفتگوشمکت و درو گویا غدا دنیا میں جیسے میں اور اب بھی کیوں
تھا ہر اذنیق ہو گئے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد تو یہ ہے کہ

وَمَا تَكُنْ اَنْ اَعْلَمَ لِيَعْلَمَ لِيَعْلَمَ وَ تَكُنْ يَهْلِكُ
وَلَوْ اَنْ اَعْلَمَ لِيَعْلَمَ لِيَعْلَمَ وَ تَكُنْ يَهْلِكُ
اور اللہ تعالیٰ ایسا نہ کہتے گا کہ میں آپ کے
روح، نفس، کو مٹا دے۔

چونکہ انحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رحمۃ المخلوقین میں سلفہ آپ کی موجودگی میں اللہ تعالیٰ کا
غدا نہیں آسکتا حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابو موسیٰؓ کی شہرتی سے رویت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں
دو آمان تھے کہ میں اللہ تعالیٰ کا غدا نہ مل رہا تھا ایک آمان تو دنیا سے جڑی ہے وہ انحضرت
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہر ہر وقت اور ہر دم ہوتی ہے وہ دوسرا آمان ہے وہ اللہ تعالیٰ کا ہر ہر دم
وہم جب حضرات صحابہ کرامؓ کے ہوتے ہیں یہی سادہ دل سے مناز ہو کر آپ میں برائی اور جنگ کی
لی نہ ہو جو بعد درو گناہ و گناہ سے ہر دہانہ و ہر جہم پر کھڑی ہو کہ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کیے کو تو فرما کر تشریف لے جائے کہ بعد فرماؤں میں ایسی محبت و شفقت و درو گناہ ہی ہوتی کہ جس کا فکر
اسباب میں وہم و گمان بھی نہ ہو سکتا تھا۔ کائنات بھلا تم پیغمبر تھے اس لئے یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی۔ شہری اور کوئی کا ہی نہ ہے۔ گزرتے ایک ہی گھر کو کے گھر میں وہ اور بیٹھتی کی پس میں
نہیں لگتی اور باقی بھائی کا دشمن ہے مفتی احمد یار خان صاحب کے کہ نہ کہ مامور مذہب و دنیا سے تنگ کی
کس نے ہر بھی نہ کہ نہ۔ ہر لائق سزا سر اسر باطل ہے کہ نہ کہ شہر کے مذہب و دنیا سے تنگ کی
میں اور ہر ہر رہتے ہیں اور دنیا سے تنگ ہو گئے ہیں گئے اور کوئی دوسرا اللہ کی مسکو ہنگام نہیں کرتا

یہ یحییٰ ہے کہ آپ کی برکت سے تمام امت پر یہ ایک وقت نمودی مذہب قیامت تک نہیں آئے گا اگر کفر مذہب کا کوئی دیکھ کر حکمتاً سمجھے جیسے کہ آئمہ دینی جو شیخ اس کا دوا بیع ثبوت پیش کرتی ہیں۔

ایک اور طرز

اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے ہیں تو میں عیب کو انہیں کا عیب خیال ہے ورس کی بحث آج بھی نہ تو ثابت ہو کہ کسی مردہ کو عذاب بندہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہم آپ کی موجودگی میں مردہ ہیں، دیکھتے ہیں کہ ان کا عید ہے کہ ان دنوں، اور مائتوں کو تو قیامت اور بعض نگار مائتوں کو بھی قبر میں ضرور عذاب ہوتا ہے۔ جب آپ کی موجودگی میں نہ کہیں کہ عذاب سے بچ گئے جن کے لئے اعلیٰ وجہ کی اقامت محنت جو بھی تھی اور جنہوں نے آپ کی پیروی سالی میں بھی کوئی کس نہ کی تھی تو دوسرے رجحان سے شرک آپ کی موجودگی میں کیوں عذاب قبر میں مبتلا ہوں۔

سہارن گشتی آداب عامہ غیر مردہ بلکہ سید وہاں لگوئی ہے، انکو دل سے جانا بھول نظر نہیں۔

جمعہ شکرہ: مائتہ ہیں یہ حدیث آئی ہے کہ ان حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرا دھرم میرے صحابہ کے لئے باعث امن ہے جب میں چلا گیا تو تم میرے چاروں خلفائے عہد پر جواہر بن گئے اور میرے صحابہ میری شمت کے باعث امن میں ہیں جب میرے فریاد سے یہ جہنمیں گئے تو اعلیٰ پر توڑوں کے دروازہ کھل جائیں گے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اسی عہد حضرات صحابہ پر اہم ہوا جو حضرت کے لئے باعث امن اور رحمت تھا۔ اور خود دوزخ و عذاب میں حدیث آئی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشافہہ کیا کہ میری شمت آئندہ مردہوں سے، اظہر من الشمس اس پر کوئی دھوکہ، عذاب نہ ہوگا۔

و عذاب اللہ تعالیٰ علیہم اظہر من الشمس۔ میری شمت پر دنیا میں مختلف قسم کے دوزخوں اور عذابوں کی بات ہے کہ انہیں امت مسلمہ کی شمت میں عذاب ہوگا۔

یہ روزین مسئلہ کہ ہم مسئلہ میں جو مروی ہے، اہم حکم اور مسئلہ مذہبی جو دونوں اس کی تفسیر کرتے ہیں۔ باغی تہمت سے بچنے کے لئے کیا مختلف شکلوں میں اسے عذاب نہیں آئے کیا مختلف

مداہل میں اللہ نے دوسرا کھیت، حقارت، تیرا، پوسینہ، سونہی گوسینہ، ہلکا میرا، رو، تیرا، مہر، ترنگی،
 جندوستان، امیر شری پنجاب، کٹھنیر اور سالی امیر شری پاکستان، پنجاب میں شکار، اناں پر دکاندار، انساں پیش
 نہیں، اناں اب الجھانکر اور گھان وچید میں فرانس اور براب تیرا جیسے دردوں کے شکار، انوں کے۔ مگر
 کیا سوچا گیا ہے؟ اور اب کیا پانچ وچید میں کیا ہو رہا ہے؟ اور اسی ہفتہ کی انکار میں تیرا ہے کہ اسی میں
 تین سو گناں شہید کر دیئے گئے ہیں۔ اور ان کی پس روڑ کی املاک تباہ کر دی گئی ہیں۔ کیا مجیدوں کا
 عبادت گاہوں کی تہیں میں ملتی ہیں؟ کیا عمارتیں گناہوں کی عزت اور جنت پر دیکھتے ہیں؟
 ہوتے، کون سی وہ مصیبت اور عذاب تہ جو مسلمانوں پر نہیں، ایک کرتے ہیں۔ اور اب کیا کون
 مذہبی گمراہی میں دیکھ کر جو خود کو تو بہت اچھا سمجھتا ہے، اور باغی جنت ہے۔ کیا گناہ میں نہ تو گناہ
 سے بھی مذہب ہاں دیتا ہے مگر مری جاننے کی تہ مگر مری جاننے کی تہ مگر مری جاننے کی تہ مگر مری جاننے کی تہ
 ناظر ہوتے ہوتے یہ مصائب مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے۔ اور دوسری طرف مخالفین کے عقیدوں کی اور سے
 آپ مذکور ہو کر ہیں اس میں سب سے زیادہ کو مختلف قسم کے مذاہب اور فرقوں کا تقعر متفق ہونے سے ہے۔
 اور اب وہ مذہبی، اور مذہبی ہو کر کسی مذہب کو رکھتے اور پابند نہیں ہے، ان کی ذات مسطورہ عقائد
 پر اور ان میں کیا جاسکتا ہے؟ اور ان میں اپنی مخلوق کو عذاب دینا رہتا ہے۔ جیسا کہ وہی مذہب مذہب
 اور مذہبی، جیسا کہ مذہبی صاحب دیکھتے ہیں، وہ مذہب اعتراض کیسے کر دیکھتے ہیں؟ ان میں سے
 پابند مذہب یہ کہ ہیں، میں نے ان پر اعتراض ہو سکتا ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ
 یہ ہے فرق مخالفت کی بنیاد، یہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اور دین اللہ اور اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ان میں مذہب اور مذہب کے مکر میں انہوں نے انہوں نے انہوں نے
 وہ انوں کے جہاں میں نے انہیں میں انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے

فریق مخالف کی تقییری وسیلہ اور نرس کا بیان

فرمانِ حکمت: اُن کے تعلقِ عالمِ انسانیِ حسیہ کو کم کے نام سے یاد کرنا ہوتا ہے۔ پرستش اُن کو کم کے نام سے یاد کرنا ہوتا ہے۔ اُن کے تعلقِ عالمِ انسانیِ حسیہ کو کم کے نام سے یاد کرنا ہوتا ہے۔ اُن کے تعلقِ عالمِ انسانیِ حسیہ کو کم کے نام سے یاد کرنا ہوتا ہے۔

نہایت میں لکھا ہے کہ: "وہ نبی جو اپنے پیغمبروں کو اپنے پیغمبروں کے لئے بھیجے گا، وہ اپنے پیغمبروں کو اپنے پیغمبروں کے لئے بھیجے گا۔" (سورہ ابراہیم: ۱۸)

یعنی وہ نہیں کہی کہ میں نے یہ جہاں، جوں اور اسلام
حق میرے کتاب کی طرف لکھا ہے۔ ہم تو اس
سے تمہیں کے ہاتھ میں نہ دیا، خود انہی کے ہاتھ سے
اس کا کوئی اور علم کر رہے۔

نور و نور سے مقام پر پہنچتے ہیں۔۔۔ دین علی کا نام ملتا ہے، اللہ عزوجل سے رقیۃ الخضر
والعلاء اہلسنۃ اہلبیت اہل بیت علیہ السلام سے مشق اور معارف العنقریہ سے نصیب و فیض حاصل ہوتا ہے
اس سلسلے میں لکھتے ہیں۔

[illegible]

جولوہ سے دو گھم: فستق و کیر میں اللہ تعالیٰ نے انہیں سترت حق میں امان علیہ وسلم کو خطاب کرتے ہوئے اشارہ فرمایا ہے:

آلہ تبارک و تعالیٰ (جل جلالہ)
کیا آپ کو علم نہیں ہے کہ جس شخص کا قصہ میں نے حضرت
سید محمد غلام علیؑ کے بارے میں بیان کیا تھا۔

ان آیت میں اس قسم کے کلام مذکور ہے۔ فریضہ جماعت کی طرف سے کسی ایسے چارے کی اجازت نہ ہو کہ اس وقت اس کی ضرورت ہو۔

(۱) امام حق تعالی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سنت موسیٰ علیہ السلام کے خلاف قرآن مجید میں جس حضرت شریب علیہ السلام کے ایسے آپ کے انعامات بنائے ہوئے رہا، فرماتا ہے۔

وَمَا كُنْتُمْ بِأَعْيُنِنَا فِي سُبْحَانَ أَهْلِ مَكَّةَ بِيَوْمَئِذٍ

۴۔ حدیثی شریعت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و حضرت پیغمبر ﷺ نے ان کے بھائیوں کے خلاف فتوے دیے کہ یہ کفار ہیں۔

دریاد بیرون از آب است، الخیریب، تو سید عالم را زینت کرد
و غنیمت بدین فیض گشت هر نفس که در این آب است

[illegible]

جو اُن کے ہونے کے لئے مقرر ہوئے اور ان کے ہونے کے لئے مقرر ہوئے۔ ان کے ہونے کے لئے مقرر ہوئے اور ان کے ہونے کے لئے مقرر ہوئے۔

اے انسان! کیا تو نے نہیں دیکھا کہ جس طرح سرکاری
سہولتیں دیکھائی دیتی ہیں، لیکن ان کو

[illegible]

یوں ارشاد فرماتا ہے :-

لَعَنَ سِرْوَاكُمَا أَهْلَاكُمَا مِنْ تَوْبَتِهِمْ قُلُوبُ

مِنْ مَن لَّوْكَوْنَ سَعْدًا رَمَيْنَا كَرِهْتُمْ

ادیتہ : باب : خام : (تکرار ۱۹)

ترجمہ روایت سے روایت یہی کہ وہ توبہ کے ہونے کے باوجود سیر و سیر کے ہونے کے بعد ان کے قلوب کو اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر جذب کیا ہے تو یہاں کریم با اپنے فریق مخالف کا اعتقاد ہے اس کے جوہر سے ملاحظہ فرمائیے۔ اب احادیث کو دیکھیں میں جگہ سے کہیں صحیح و غلط نہیں ہے۔ ان سلسلے میں ہے کہ شریعت الگ بھی ہوگا۔ یہ سائنس نہیں تھا شریعت الگ باہر بیہر۔

فریق مخالف کی چوٹی دسیل اور اس کا برہان

فریق مخالف نے جس نے لہذا لہذا علیہ و سیر کے مضمون و نہ ظہر ہونے اور یہ کہ اس کے نام و روایت سے لگایا ہونے پر ریکہ پتہ تمام احادیث میں لکھتے ہیں کہ وہاں کریم کی آیت میں لکھی ہے۔

يُحْيِي الْقُلُوبَ اَلَّذِي لَمْ يَحْيَا اَبَدًا
وَلَا لَمْ يَحْيَا اَبَدًا اَبَدًا اَبَدًا
لَمْ يَحْيَا اَبَدًا اَبَدًا اَبَدًا اَبَدًا
وَلَمْ يَحْيَا اَبَدًا اَبَدًا اَبَدًا اَبَدًا
وَلَمْ يَحْيَا اَبَدًا اَبَدًا اَبَدًا اَبَدًا
وَلَمْ يَحْيَا اَبَدًا اَبَدًا اَبَدًا اَبَدًا
وَلَمْ يَحْيَا اَبَدًا اَبَدًا اَبَدًا اَبَدًا

وہاں : جدید : روایت : ۱۰

فریق مخالف کا کہنا ہے کہ وہ سیر و سیر کے ہونے کے بعد ان کے قلوب کو اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر جذب کیا ہے تو یہاں کریم با اپنے فریق مخالف کا اعتقاد ہے اس کے جوہر سے ملاحظہ فرمائیے۔ اب احادیث کو دیکھیں میں جگہ سے کہیں صحیح و غلط نہیں ہے۔ ان سلسلے میں ہے کہ شریعت الگ بھی ہوگا۔ یہ سائنس نہیں تھا شریعت الگ باہر بیہر۔

انہ کے تھوڑے بڑے مال و مال جائیداد کو اپنے وراثت کو میں تک بچاتے ہوں۔ اب سچ بھٹو کا نام بہتر ہے کہ وہ
 پھر اپنی وقت ویر کا رتہ و خراج عیب و شبہ کے پاس پیش کرتے جائیں گے۔ اب سے کوئی بارہ دو تین بیعت
 پابند بنیں گے۔ ان خاص اس معصومان سے یہ بات بائیں افسار راہ جاتی ہے کہ نہ صرف علی مدد تعالیٰ
 غیریہ و سرکار باطل۔ اندر پیش کیونکہ منافقین کی تباہی کا رونا لائی اور حریفوں کو ایکسٹرا ورت
 وریہ طبعی راہ و رعید کا ہائی نامہ امت کے سب عمل کو دیکھتے ہیں غایم بات اسعد و کا خاصہ ہے
 جیسے کہ خود ہی جیت ہیں سلی تفریح موجود ہے۔ دلائل اگر اس ریت میں رایت سے بعضی رایت نہاد
 ہو اور وہ بھی نامہ امت کے لئے۔ اور اگر اس کے لئے کہ وہ نہاد ہو جس۔ یہ نہاد نہاد ہو جس۔ اور نامہ امت کے
 نامہ امت باطن سے ان کے ہوں۔ یہ تفریح ہی پارہ اور اسی صورت میں ارتقا ہوتا ہے۔

فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ
 وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَنْتَ الْبَصِيرُ
 اذْهَبْ إِلَى الْغَنَاءِ فَاتَّخِذْ لَهُمْ حُكْمًا
 وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَنْتَ الْبَصِيرُ
 اذْهَبْ إِلَى الْغَنَاءِ فَاتَّخِذْ لَهُمْ حُكْمًا
 وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَنْتَ الْبَصِيرُ

اس ریت میں اس کو صحت و روضہ ختم ہو رہا ہے۔ اس کو توں کے علی کو مدد تعالیٰ اور اس کے جوئے
 عدا و مہم کوں ہیں بلکہ میں کے گراہ کا صاحب ہو اور اذیت سے ہی صحت ہی کے لئے دیکھا جائے گا کہ وہ نہاد
 ایک صاف و متاقی صحت کو علی ثبوت پیش کرتے ہیں۔ جس میں غریب و مین علیہ صحت ہی کے لئے دیکھا جائے گا کہ وہ نہاد
 جہاد ہوں کے بنایہ فیہ ہا۔ علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جنہات غفار۔ اندر ہی اور دیکھو توں کے سامنے
 توہم سے اس کوئی کی کیفیت حل جائیگی کہ تم میں وید کے شکیں۔ اور جوہر ہو اور سقاہ تھر کیا جہاد میں صحت
 ہوئی آپ دیکھتے ہو بھرن اللہ عیب و الشہادہ کے یہ مال کو بھرن ہو۔ اس ریت توہم سے فرق نکالتے کہ
 ہمتہ ان سے ہے۔ اگر اس کو۔ حسب یہ کہ میں رایت سے رایت ہندی نہاد ہے اور نامہ امت کے نامہ امت
 ان میں یہ کوئی ہے تو اس سے رایت جو کو توہم ہوئی ہی حاضر و ناظر ہوں۔ اور جوہر توہم سے رایت ہی کو حاضر و ناظر ہوں
 ایک توہم میں اس میں توہم کو توہم فرمے کیا اس میں توہم کو توہم ہے۔ اور وہی محمد بن صاحب

(۱) ابو جریجہؓ: ایک نیکو مسلم۔ یہ مشہور ہے کہ قرآن ادا کیا اور اس نے شہریت الحکام میں مقیم ہو کر حضرت
 سے جیکہ آپ اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے، حضرت بنو النضر علیہ السلام سے تعلق حاصل کیا تھا۔
 (۲) ایک قریب نسب یھودی اور یہودیہ
 قرآن سے پہلے انھیں کاذب و فریبی و دہشت میں مشغول
 کے بدستور میں کچھ عین عیسا بنوں۔
 (۳) شامی، ابن عباس، ابن جابر۔

پوچھنے والا کہ میری مالی بے مشاوتی اور مصافحت کی کمی لگ کر کے دوستانہ ماحول کا مفید استعمال کیسے ہوگا۔
 کمزور کو نہیں ہوتا۔ اس سے یہ تو یقینی بات ہے کہ جو نقل کا حضرت حسنی المدائنی شہید رحمہ کو حاضرین نظر میں
 مان تھا۔ فریقِ نہایت کھڑوں اور دیگر نہایت سے کہا فرمے گا کہ اس سے کوئی چیز ہرگز غیر فائدہ دہی ہو وقت
 ہوں۔ اہم سکون کے جتنی غائب ہم بھی جانتے ہیں کہ یہ میرے بہت اہم عقیدے کے تحت ہے۔ اہم سکون کے جتنی غائب
 انگلی کی صاف ہے لیکن اہم سکون کی صاف ہے۔ یہ ہیں ان حضرت حسنی المدائنی شہید رحمہ کو حاضرین نظر میں
 تعبیر کرنا ہے۔ اہم سکون کے جتنی غائب ہم بھی جانتے ہیں کہ یہ میرے بہت اہم عقیدے کے تحت ہے۔ اہم سکون کے جتنی غائب
 اللہ کبھی آپ کی سعادت نہ پاک بنی ہوگی۔

(۱۶) بخاری ج ۱ ص ۳۵۱ میں ایک حدیث مرقی ہے جس میں حضرت سعید بن جبیرؓ سے ہے کہ ایک مشرک نے کثرت کہیں سے جا کر لوٹ پرانی دیار کی تھی۔ ایک دفن ایک خاص قبر سے دو چوٹیں اٹھ کر دوسرے نے چھپا کر قہقہے سے کہیں کی ہے تو اس کو مٹانے پر وہ بولا :-

[illegible]

[illegible]

یہ صورت منافی عہد، نفل صاحب کو ٹھنڈے دل کے ساتھ، رہا اور علی پر ایسے کرشمہ عقائد کے سفر
مام و غفیر اور جہنمی تخیلی کہہ سکتے ہیں، اور کیا منافی صاحب کو یہ لہجے کے کوئی ٹوٹا علی ہے؟
حق ہے کہ خدا

سفرِ اربعہ کے خطرات و فوائد

ہیں جو بہت افسوس کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ جو لوگ ان کی مثالیں سنو گے ان کی کو فطرتاً ہی نورانی ہونے کی شہادت ملے گی۔
ہو تو وہ سننا شروع کر دیں۔

[illegible]

وَمَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا أَهْبَاطُ الْمُرْعَةِ

۱. اعلیٰ مرتبہ پر اور روح کا بھی کمال ہے۔

هذا الرجل سے منہ نہ تھکان غیور علم کے باعث میں حوس ہے گھراپ وہی حاضرہ قلبیہ اور غیبی کے نزدیک لافوں کی عقیدہ بھی نہیں جو سنا کہ وہ آپ کو حاضر و آفریںم کرتے۔
 (۱) میں نے علم و اعتقاد کو صحیح اور سواہر سے اس میں مروی ہے کہ یہ خود ایام سیفی میں مذکور ہیں اور وہ
 کوٹھروں میں پھرتے اور فرات کے کنارے پرکھا کہ وہ نہ کھاتے تھے۔ حضور اکبر کرامت کے حبیب نے حضرت
 موسیٰ علیہ السلام سے یہ متعدد درخت کیا تو اپنے فرزند عیسیٰ کے درخت میں جو جمع کے چیر سب کچھ جا رہے۔
 فلیح ذائق الیہود فقلنا ما یرید جب یہ بات یاد کو ذرا ہی تو وہ کہنے لگے میری مشعل نورانی
 هذا الرجل (۱) لحدیث۔

اس حدیث میں فلیح ذائق الیہود کا جملہ اس معنی کو تسلیم کرنا ہے کہ یہ وہ آپ کے پاس موجود
 خاتم النبیین آپ ان کے پاس موجود تھے اور یہود کا عقیدہ کسی نہ ضرور تاخر کا نہیں جو سنا کہ ان کے حضرت موسیٰ علیہ السلام
 تعویذ یہ و سواہر کو وہاں سے قلعہ برکتے ہیں۔

تاریخ کہ مرہوم اس قہر کی جہت میں پیش کرنا چاہیں وہ یقیناً آپ انہی میں سے ہیں جس سے کہیں
 چند قدم آگے چلتے ہیں اور وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ بھی نصائین اور
 نبی بندوں کی خدمت وجود میں ان کو لفظ ہذا سے تسلیم کیا گیا ہے۔

۱۔ بخاری و مسند احمد اور سواہر میں ایک حدیث ہے جس کو علامہ سیوطی نے حضرت
 جبرائیل علیہ السلام کی طرف سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس آیت اور چند سواہر
 کے چھ گئے۔ ان حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو چھ پر ہے کہ یہ نصیحت ہے مگر ہر امر
 میں کو وہ اس کے لئے گئے۔

فلم یرجع انشدنا حق هذا ابداً واصلی ہر گز نہیں فرمادو کیجئے فرمایا یہ تو مہربان حق ہے۔
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کلام کو تلاش کرنے پر عمل کر سکتے۔
 لیکن آپ چند امور میں سے ایک ثابت ہوئی کہ یہی وہ نصیحت ہے۔

۲۔ صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۴۴ میں مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک نے فرمایا میں نے کہا میں ایک دفعہ حضرت صلی

کی مدد کرنے کے ارادہ سے میں پُر کر رہا تھا۔ مہربان ہو کر پڑا ہوا، اور گھٹنے لگ گئے۔ جس نے ہوا؟
 حفاظت انصارِ حق! الرحمان
 میں نے کہا کہ میں اس شخص سے دینی خدمت میں مدد
 کرنے چاہتا ہوں۔

اس حدیث میں حضرت علیؑ کو کھڑا کر کے سے قیام کیا گیا ہے حالانکہ وہ کوسوں دور تھے
 (۲) صحیح بخاری ۱۰، سنہ ۱۱ میں ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ نے عوف بن نام سے عبد الرحمن بن کوفہؓ کو مدد
 بن دعوہ کو مدد دینے پر حضرت حسنؓ کے پاس سے شہادت کے جسد میں بھیجا، اور فرمایا:۔
 ادعہا لی ہذا، اور علیؑ دلوں میں شہادت کے پاس جاز۔

حضرت حسنؓ میں ہر دو نہیں تھے، شام اور بیرونی درمیانی سمیت کچھ سے دور ہو چکے تھے لیکن مہربان
 حضرت امیر معاویہؓ نے خدمت میں آکر کھڑا کر کے قیام کرنے میں اس شخص کی بھی جھیلوں میں علیہؓ کو مدد
 لیکن عوف اس سے علیؓ کو کھڑا کر کے کہتے ہیں کہ کونوں اور کافروں کو کبھی اس کی غیر ماضی اور مدد نہ ہو دینی میں لفظ
 کھڑا سے قیام کیا گیا ہے، دوسرے دعوے میں لفظ لیتے۔

(۳) صحیح بخاری ۱۰، سنہ ۱۱، در کلمہ، ص ۱۱۱ میں ایک حدیث آتی ہے جس کے خلاصہ یہ ہے کہ مشغول میں
 قیام عبد العزیز کے ایک وفد نے حضرت امیر معاویہؓ کی خدمت میں دعوہ کیا، یہ کہ اس نے شکایت جہنم کی کہ۔
 یسئوفا ینبئناک هذا قوم یزیدونہم، اس سے اور کچھ دعوہ بن دعوہ کا بیان ملتا ہے۔

مہربان وقت آپؐ کے پاس نہیں آتے، انہیں انہیں انہیں میں سے بھی طرح طرح کی دشمنی کر دیتے، ذرا
 دیر کے بعد آپؐ کو قیام نہ دیتے، مہربان آپؐ میں ہر دو منورہ کے کہنی دور آیا، جلیق، لیکن قیام کرنے والے باہر نہیں
 آتے، ذرا سے دے قیام کو کھڑا کر کے قیام کرتے ہیں، اس پر ضعیف قیام کے نزدیک یہ قیام میں ملتا ہے
 دعوہ بن دعوہ

(۴) بخاری ۱۰، در کلمہ، ص ۱۱۱ میں حدیث آتی ہے جس کے خلاصہ یہ ہے کہ حضرت ابو بکرؓ
 علیہ السلام اپنی امیر مقرر ہوئے، حضرت سائبہؓ سے سائبہؓ کے ساتھ کہیں جہاد سے کہیں قیام اور باہر دعوہ کے
 دعوہ سے حضرت مازنؓ کے من و چل کی کہ دعوہ اس نے دعوہ اور باہر دعوہ کے پاس کہیں سے کھڑا تھا، باہر دعوہ

دوسرے شخص نے برہم ہانے لگے اور پوچھا کیا پی پی کوٹ ہے؟ حضرت ہر ایمٹے فرمایا یہ سیڑھیوں پر
 نہیں ہے۔ بلکہ ان پر مگر ہر جگہ تھا کہ اندرونی پی پی کوٹ کے نواد کوٹس کے بیچ پٹے استعمال میں
 نہیں لائے۔ حضرت ہر ایمٹے اس آٹے اور پٹے انیمیت سے فرمایا۔ اور انیمیت سے میرے پاس سے
 سوال کرنے کا مقصد یہ کہ وہ میرا بھائی ہے اور مجھ سے بھی سوس کیا ہے، لیکن کسی شیخ نے وہاں ہڈی سالی
 اور اس سے کہو سے پوچھا ہے۔ اور اس طرح اذانیں ان جان بھاری گھر میں نہ رہے بھرتے وہ قیامت اتنے
 میں یہ ان کے کہہ کر اور حضرت سارو کا سامنے لے گیا۔ حضرت محمد کی ابتدا مٹھی ۱۱۰ حضرت اس کی
 نہ مٹھی تیرہ لکھ پٹے پانچویں کی بڑھ گیا۔ اس کا نظام سے پوچھا تھا سو ہی لی۔ سو ہی یہ کہہ کر نہ م
 اور بابا حضرت ہر ایمٹے اس کے پاس میں نہیں کہہ سکتے ہیں۔ تمہاری اسکو ہڈی اجہارت خیر کہتے
 ہیں۔ یعنی میرے تہہ کرتے ہیں کہ وہ یہ کہے گا کہ یہ کہہ کر نہ م۔ اور یہ وہ کہہ کر نہ م۔ لیکن یہ کہہ کر نہ م
 ضرور انھیں اور نہ سب تھا۔ درہم نہیں میں اس جگہ سے غور کرنے کا کچھ مطلب نہیں ہے۔ لیکن یہ کہہ کر نہ م۔

۱۱۰۔ حضرت اس کے سامنے تھے۔ وہ اب اس کے تہہ کرتے تھے۔ لیکن یہ کہہ کر نہ م۔ اور حضرت محمد بن عبید
 کی آپس میں ایسا کہہ کر نہ م۔ ہوتی۔ حضرت اس کے تہہ کرتے تھے۔ لیکن یہ کہہ کر نہ م۔

۱۱۱۔ حضرت اس کے سامنے تھے۔ وہ اب اس کے تہہ کرتے تھے۔ لیکن یہ کہہ کر نہ م۔ اور حضرت محمد بن عبید
 کی آپس میں ایسا کہہ کر نہ م۔ ہوتی۔ حضرت اس کے تہہ کرتے تھے۔ لیکن یہ کہہ کر نہ م۔

۱۱۲۔ حضرت اس کے سامنے تھے۔ وہ اب اس کے تہہ کرتے تھے۔ لیکن یہ کہہ کر نہ م۔ اور حضرت محمد بن عبید
 کی آپس میں ایسا کہہ کر نہ م۔ ہوتی۔ حضرت اس کے تہہ کرتے تھے۔ لیکن یہ کہہ کر نہ م۔

پیش رو چنیں :

تاریخیں کو مروجہ نظر کے ساتھ اردو میں ہذا الرجل کو ترجمہ ہے۔ اب یہ دفعہ فرات کو گھٹا اور
یہ شخص کہنے سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما اب کے نزدیک نام نہ و نام نہ ہو گئے، حساباً کہ
خدا تعالیٰ اب تو اُسے میں کی کوشش خاص۔ قرآن علی کی کوئی تردید و یونہیوں کو گمان بھی ہو بھی تو اُسے دیکھنے
مردی احمد رضا خان صاحب کی عربی تفسیر صفحہ ۱۵۰-۱۵۱ اور زمانہ فرات کے ۱۹۰۰ء وغیرہ۔ مزید جاننا
لغاتِ اسلامیہ دیکھنے میں پرچھٹے پرچھٹات پر محمد اللہ علی بیرونی نے لکھی ہے۔

دیکھئے صاحب کی کوشش و تفسیر کے کوشش میں جو لوگوں نے لکھا ہے۔ اب تک وہی علی فرات
طریقہ کے بن کے گئے ہیں اور وقت گزریں ہو تو کو فرات اور اس کے گئے ہیں شاک کہ وہ بھی کافر
ہے۔ ہذا پر مرنے کے بعد علی کا دو فرات کی زمین اور نہ سارے فرات کی زمین پرانی زمین کو پناہ و رہائی کی باب
پیش کے گوشت میں کچریں اور لاکھ پانی دینا و انوکے سے شاک ہے۔ دیکھئے صاحب تفسیر صفحہ ۱۵۰
و ادھر سے خدا تعالیٰ ہی کی ہے۔

(۱) احمد رضا صاحب کو کہ شہا بیرونی میں حضرت فرات نامہ مشہور ہے۔ صاحب شہا بیرونی نے لکھا ہے
یہ شخص علی رضی اللہ عنہ میں جو کہ فرات کی کہ یہ ایک کوئے کے لئے کتابت اس کتاب سے لکھا ہے حضرت
خدا تعالیٰ صاحب مفسر کو یہ دیکھنا چاہیے۔ کاش کہ لکھا اور نہ لکھا ہے۔

تاریخیں کہ یہ مفسر کو یہ لکھا ہے حضرت فرات نامہ مشہور ہے۔ صاحب شہا بیرونی نے لکھا ہے
ہاں ہے۔ وہ فرات نامہ مشہور ہے۔ اب شہا بیرونی نے لکھا ہے۔ اب شہا بیرونی نے لکھا ہے۔ اب شہا بیرونی نے لکھا ہے۔
فرات ہے۔ وہ حضرت شہا بیرونی نے لکھا ہے۔ اب شہا بیرونی نے لکھا ہے۔ اب شہا بیرونی نے لکھا ہے۔
خدا تعالیٰ صاحب کی کتابت سے تعیناً شہا بیرونی نے لکھا ہے۔ اب شہا بیرونی نے لکھا ہے۔ اب شہا بیرونی نے لکھا ہے۔
یہ کہ فرات و علی مفسر کو یہ لکھا ہے۔ اب شہا بیرونی نے لکھا ہے۔ اب شہا بیرونی نے لکھا ہے۔
گو امیر وقت یہ شخص یا نہ کہ ہے۔ اب شہا بیرونی نے لکھا ہے۔ اب شہا بیرونی نے لکھا ہے۔
مردانہ عثمانی کافر ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کو یہ شاک ہے یہ بھی حاضریہ مافریں تو اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ

معرض نہیں کیا جاتا ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو میت کو دیکھنے کے ساتھ میں یہ معلوم ہو جاتا تو پتہ چلتے کہ یہ بڑے سہنی جس کے بابت میں مجاہد سونہر بات حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ اگر اس روایت کا یہ حصہ کافر سے متعلق ہے، لیکن اس سے مراد جس کے ساتھ یہ قرابت ہو یا نسب کہ میر تقی میر آپ حاضر و ناظر نہیں ہوتے۔ مومن کے حق میں حاضر و ناظر نہ ہونے کی تصریح مائتہ بن حجر و غیرہ کے حواشی سے ایسی نقل کی جا چکی ہے۔ بلکہ امام ابن مردودہ کی ایک مرفوع روایت میں جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے یوں آیا ہے کہ:

ما سکت تقول يا هذا الرجل الذي كان بين ظهره الذي قال له محمد قال يا هذا المشؤم فيقول اشهد ان عبدا لله ورسوله ابو عبد الله (شرح مہر دورہ) احوال الموقی والقبوری طبع مصر

ترجمہ: افس کہے بارے میں جو تم میں سے ہوتا ہے جس کو تم نے

جس کو تم نے دیکھا اللہ تعالیٰ عنہ کہ وہ کہتا ہے کہ میں نے اس کی شہادت دیتا ہوں کہ وہ نواسہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اور امام ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن منذر، ابن حبان، ابن خلیل، ابن مردودہ، حاکم، ابی نعیم کی روایت میں جو حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے یوں آیا ہے کہ جب مومن سے یہ سوال ہوتا ہے تو کہتا ہے:

انه رسول الله جئت بالبيان والبيان الحديث (شرح مہر دورہ ۵)

وہ کہتا ہے کہ میں نے اس سے سنا ہے کہ وہ رسول اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اور اسی طرح مسند احمد و دیگر محدثین کی روایت میں جو حضرت ابی ہریرہ سے مروی ہے جس کی سند صحیح ہے کہ مومن کا جواب یہ ہوتا ہے کہ:

محمد رسول الله جئت بالبيان والبيان الحديث (شرح مہر دورہ ۵)

کہ وہ تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

اس میں جتنے نیا لایے گئے ہیں اس کا جملہ اس بات کو متعین کر دیتا ہے کہ یہ دینوی اور دنیوی زندگی کا نام نہ ہے کیونکہ قبر میں داخل و داخل ہے کسی رسول کا تشریف لانا ہی نہیں ہے اس لئے کہ مرنے کے بعد عملی اور ظاہری زندگی یکسر ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن روایات سے مومن کے حق میں بھی قبر کے اندر آپ کے حاضر و ناظر نہ ہونے پر کافی

مشتاق بنی سید کریم و غرض ہے۔

[illegible][illegible]

تجربے سے اس کے ساتھ کہ اسلام پر ایمان رکھنے والے کو ہر قسم کی تکلیف سے محفوظ رکھتا ہے۔

چنانچہ حضرت صاحبزادہ علیہ السلام نے آپ کو اس کی قہر پہنچائی اور آپ نے اس کو سب سے پہلے

من یغین کیا کرتے ہیں کہ اگر انھیں جنت ملے تو اللہ تعالیٰ عیب و ستم پر جو مہمانوں کی نظر نہیں دے گا انہیں آپ کو
اللہ تعالیٰ عیب و ستم پر جو مہمانوں کی نظر نہیں دے گا انہیں آپ کو
نہانہ کے پاس رہتے ہیں اور نماز کو آپ کو خطاب کرتا ہے۔ (دیکھئے جادوئی عدد ۳۵) وہ قیاس متغیبات
عظیمہ و کبیرہ الخوارق صفت و عجوبہ۔

جواب ہے اقول: تو یقیناً کرام بہا بہا، وقت تمام میں، یکسہ یہ گرنے کا خطرہ نہ نظر نہیں تو نیک نیت (تحقیق) سے کیوں خطاب ہوتا ہے۔ دوسرا اٹھا لائی ہوئی (مذہب) سے نہیں خطاب ہوتا ہے، ہر مشق، مالی، سماجی، آئندہ عرض کریں گے، یہ ہم مشق اقول: یعنی اللہ عزوجل کے جود و احسان پر یہ نامور کرام کرنا چاہتے ہیں، ہر گمان، دین، قوم، نسل، مذہب میں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سر پر فرستہ جہ سے اور آپسے وہیں رہا، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء میں کسی کو نہ ان کی بے ادبی اور غفلت میں اللہ تعالیٰ ہی کیسے غفلت میں رہے۔ (تفصیلات، رتلا، اخصوا، اذ، تو اللہ تعالیٰ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ تبرکات عطا کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اَنْتُمْ اَرْحَمُ رَحِيْلًا ۚ اِنَّهَا النَّفْسُ

چونکہ اس وقت حضرت صفی اللہ تعالیٰ خیرہم خدامت کے حضور میں حاضر تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو خواب کی توفیق دے کر انہیں حضرت صفی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اور حضرت محمد ہر کرام کو تعلیم دینے وقت حرف خطاب کو جس طرح کہ چاہئے ادا کرنا سے سنا سنا بڑا سدا رکھا۔

(۱) شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں:

اگر کوئی شخص غلط بات کہے اور وہ اس شخص سے ملے گا تو اس شخص کو سزا دی جائے گی۔
 اگر کوئی شخص غلط بات کہے اور وہ اس شخص سے ملے گا تو اس شخص کو سزا دی جائے گی۔
 اگر کوئی شخص غلط بات کہے اور وہ اس شخص سے ملے گا تو اس شخص کو سزا دی جائے گی۔

أَهْلُ الْعَرَفَاتِ أُولَى الْمَسَلِينَ مَا سَعَى سَوَاءٌ
 رَبُّ الْمَلَكُوتِ مُتَجَانِبٌ عَنْ هَـ
 بِالْخُيُولِ فِي حَرْمِ أَعْيُ الشَّامِ
 كَالْبُحُوتِ فَتَقَدِّمَتْ أَعْيُنُهُمْ لِمَا نَجَاةُ
 فَتَبْهَوْنَ عَلَى ذَالِكِ بِنِوَا سَطَرِ شَجِي
 الْوَحْمَةِ وَبِرُكَّتِهَا مَنَابِتُهُ لَقَدْ تَوَا
 نَا ذَا الْخَيْبِ فِي حَرْمِ الْخَيْبِ حَاضِرِ
 تَوَقَّبُوا أَنْفُسَهُمْ فِي ظُلُمِ الْمَسَلِ
 عَلِيَّاتِ أَيْهَا النَّسَبِ وَبِحَيْدِ الْفَتَرِ
 بِسِرِّ كَاتِبَةِ (نَجْمُ الْبَدِيِّ رَحْمَةُ)

کہ نمازیں بہ نسبت کسی دوسرے مدت کا اور زیادہ کرتے
 ہیں تو ان کو سب پروردگار کی رضا میں داخل مونس قرار
 دیا جاتی ہے جو زمانہ بہت جس پر کسی کو صحت نہیں ملتی
 اس وقت سے ان کی عینیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں اور انہیں نگاہ پرانی
 کہ یہ کچھ بڑے جاسمہ فی جنت اور ان کی بیڑی کی پرکٹ بچا جاتا
 ہے جب اس مقام پر وہ پہنچے تو انہوں نے نظر اٹھا کر دیکھا کہ
 میرے تیری طرف نظر کرنے کے بعد میں میرے کربا پر ماضی گذشتہ
 نہیں کرتا کہ تیرے لیے نماز اور غزویں اور سب کو میں تمام پروردگار
 پروردگار ہی پر غور کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک ایک لمحہ انہیں دیکھا
 اللہ پرکارت

اور یہ یقین اس حدیث کے لیے ہے جو ہے تعبد اللہ کما تلتک من راد کے الفاظ سے
 کشیدہ روایت میں آتی ہے یہ بحث کسی اس پر مبنی ہے کہ نماز ہی تعبد اللہ تعالیٰ کی اور کھانا لکھنا
 و رہا میں نماز جو اب اللہ و اس کے قدرت مطلق اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہو جوتے ہیں اور اس رنگ میں آج
 تعبد کیا جائے ہے قصوف اور غزوت کے اس شمار عام یا خاص نماز کے سے کسی ثابت ہو کہ انہوں نے مطلق اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم پر عمل نماز نہیں جوتے بلکہ نماز ہی کو غزوت ہے یہاں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے دربار میں جیسا
 کہ سلام کے لئے نماز کو پڑھا ہے مگر یہ تمام کتبوں کو حاصل ہے جس کو کہ دست چل
 اس کے احکامات پرست ہیں کہ یہ کھانا بہت

جو اہمیت ہے: مگر ہم کہہ کر غزوت نہیں کہتے کہایت کہ کھانا بلکہ صحت و مرض و داء اور ناشدنی
 تو جی اس سے عائد و غرض اور دنیا و آخرت میں ہے جیسا کہ عرب نے غزوت میں درود رکھوں میں اپنے دوستوں
 بعد یوں اور کابو کو انشا پر عبد اللہ و حبیہ لکھا کہ وہ کھانا کھا کر تھے تو اس کو یہ پتہ نہیں ہوتا
 کہ وہ سب اہم ہے یا نہیں نہ ضرور وہ درود جوتے ہیں ورنہ ان کو خط لکھنے میں ان کی ضرورت ہے بلکہ یہ سب

حضرت عتبہ اللہ عنہ اپنی سعادۃ وایت۔ جہ۔ الفوس نے فرمایا کہ مذہب دناور اعلیٰ علیٰ امتہ
غیر نظر کرتے رہنا نہ دیکھو۔

۱۴۰۰ھ میں جلاوطن کیا گیا۔ ۱۴۰۱ھ میں کربلا کے واقعے میں کچھ نہیں بچ سکے۔
۱۴۰۲ھ میں کربلا کے واقعے میں کچھ نہیں بچ سکے۔

طالعہ عرعر میں فوت ہوئے۔ ۱۴۰۳ھ میں کربلا کے واقعے میں کچھ نہیں بچ سکے۔
۱۴۰۴ھ میں کربلا کے واقعے میں کچھ نہیں بچ سکے۔

۱۴۰۵ھ میں کربلا کے واقعے میں کچھ نہیں بچ سکے۔ ۱۴۰۶ھ میں کربلا کے واقعے میں کچھ نہیں بچ سکے۔
۱۴۰۷ھ میں کربلا کے واقعے میں کچھ نہیں بچ سکے۔

۱۴۰۸ھ میں کربلا کے واقعے میں کچھ نہیں بچ سکے۔ ۱۴۰۹ھ میں کربلا کے واقعے میں کچھ نہیں بچ سکے۔
۱۴۱۰ھ میں کربلا کے واقعے میں کچھ نہیں بچ سکے۔

۱۴۱۱ھ میں کربلا کے واقعے میں کچھ نہیں بچ سکے۔ ۱۴۱۲ھ میں کربلا کے واقعے میں کچھ نہیں بچ سکے۔
۱۴۱۳ھ میں کربلا کے واقعے میں کچھ نہیں بچ سکے۔

۱۴۱۴ھ میں کربلا کے واقعے میں کچھ نہیں بچ سکے۔

اقتیسر حاشیہ از خطبہ طبر

موتوں کے گھروں میں ہر مرد و عورت اپنے گھر پر متحدہ ہو کر تپا تک صغیر و کبیر کے ہر شخص کو اپنے گھر میں رکھ کر اپنے گھر کے لیے ہر قسم کی تیاریاں کر لیں۔ ہر شخص کو اپنے گھر کے لیے ہر قسم کی تیاریاں کر لیں۔ ہر شخص کو اپنے گھر کے لیے ہر قسم کی تیاریاں کر لیں۔

[illegible]

خود حضور کو مصروفِ عمل نہ رہی تھی کہ جس طرح وہاں لوگ ہیں وہ نہ ان کے عقیدہ کی طرف توجہ دیتے ہیں نہ ان کی بات ہے۔ ان کی بعض باتیں جو غلطیوں سے ان لوگوں نے سیکھ لی ہیں وہ بالکل غلط ہیں۔

[illegible]

فَوَجَّهْنَا لَهُ يَسُوعَ الَّذِي يُدْعَى ابْنَهُ الْوَلَدَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

من القریبہ وانہ یصلح ذوات من
بعید (عنا سیک انجیل ۱۰: ۱۳)
خود خلق ہیں اور دور سے آپ کو صلوٰۃ و سلام پہنچا
جائے گا۔

حضرت عیساٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تیرا اور بزرگی میں زادگی جوتی ہے، ہم یہی کہتے ہیں کہ عیساٰ کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی اس پر نقل کی ہے، مگر یہ بھی جوتی ہے، یہی کہتے ہیں کہ عیساٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
تبعیہ کرتے ہیں یہی کہتے ہیں کہ عیساٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

وہی ذوات من وفسد ذوات من
صلوٰۃ علیہ وسلم جوتی ہے، بزرگی کی خبر کو دینا
جوتی ہے، انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے
ہی ذوات من وفسد ذوات من
جوتی ہے، انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے

اور انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے
انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے
انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے
انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے
انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے
انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے
انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے

عنا سیک انجیل ۱۰: ۱۳
انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے
انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے
انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے
انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے
انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے
انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے
انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے
انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے انہی کے

[illegible]

تالیف وقت حضرت مولانا شجاع علی صاحب گنجی من موقی کے تخلصاً ہے جس پر کثرت کرتے ہوئے انہوں نے گھر
انگریز، شیخ و مشرک کے گھر میں گھر کو غلام بنایا۔ اس پر بڑے انگریزوں نے جو اس پر جو بات فرمائی، شجاع علی نے
وہاں تہذیب و ادب کے ساتھ ساتھ غفلت کا بھی کچھ نہ چھوڑا۔ اس کا بیان چار نقاط میں ہو گا۔ شریعہ و فطرت
اور حدیث سے پیدا ہونے والی باتوں اور صورت و مقام پر مستند موقی اور بہت تلاش و تحقیق کرنے کے بعد یہ بات
آئی کہ ہم صحیح سمجھ سکتے ہیں کہ جس سے متعلق کیا گھر کے سماں میں کسی کی شہادت نہیں۔ اس پر میرے یہ کہہ سکتے ہیں کہ
مقام پر کسی پر کرنے کی وجہ سے اس کی تمام چیزیں میں میں ہو سکتی ہیں۔ ان کے اہل فطرت کو بھی مستعد ہونا چاہیے۔

عبدالغفور نے کہا: "اگرچہ میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے، مگر میں اسے نہیں مانوں گا۔" اس نے کہا: "میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے، مگر میں اسے نہیں مانوں گا۔"

الحمد للہ کہ یہ نصیر ہے کہ مقررین ایک دوسرے پر مخلص و مشعلہ و حوصلہ کی برائیت ہے۔ ہرگز نیکو کوشش نہیں
میں تھکتا اور دل کھاتا ہیں اور اس بار کو زبان میں دیکھ کر انگریزوں اور عربوں کی زبانوں کی بات نہ کرنا کہ
وہیں ہر شخص سے دوسرے سے بہتر ہے۔ ہر شخص کو کوئی قول اور کارنامہ دینی کی خدمت کی کوئی دوسرے سے بہتر ہے۔
میں سمجھتا ہوں کہ ہر شخص کی خدمت کی نصیر و احسن کارنامہ و ہر وقت ہر شخص کی خدمت کی نصیر و احسن کارنامہ۔
میں سمجھتا ہوں کہ ہر شخص کی خدمت کی نصیر و احسن کارنامہ و ہر وقت ہر شخص کی خدمت کی نصیر و احسن کارنامہ۔
میں سمجھتا ہوں کہ ہر شخص کی خدمت کی نصیر و احسن کارنامہ و ہر وقت ہر شخص کی خدمت کی نصیر و احسن کارنامہ۔

عقلمند و مہربان مسیح تو یوں رہا کرتا ہے۔

بِعَوْنِ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ فَدَايِ الْأَعْدَاءِ وَهِيَ الْيَمَانَةُ أَعْدَاءُ الْأَعْدَاءِ

جوابے سجا: ہر زبان میں سب کی بکثرت مثالیں درج ہیں کہ یہی غائب ہستی کے ذہنی اور پرستور کرنے اور عمل کے طور پر اپنے ذہن میں حاضر ہو جانے پر اس سے غائب کیا جاتا ہے اس کے نہیں کہ وہ حقیقت حاضر ہوا ہوتا ہے بلکہ اصل اپنے تئیں بڑھتی ہوتا ہے بجائے اس کے کہ میں عربی اور فارسی کے حواجات اور لغات نفس کروں۔ ضروری معام ہوتا ہے کہ آدے کے ہندو نظائر پیش کرنے کے بعد غرض صاحب بریل کے بعض اشعار نقل کروں۔ ایک شاعر کہتا ہے۔

میں آتے رہے میں ہرست تھر
دلہاؤں میں تو یہاں مہمان دل کے
ایک جذبات تھوٹتے ہیں۔

چھپ چھپ سب کے حضور پھر گیاں کہ
تو قصور میں رائے دیکھ لیا
ان دونوں شاعروں کے یہ بات عرض کر دی ہے کہ اگر محبوب چاہے تو نہایت آقا تو نہایت
یہاں تو یہاں رہا ہے۔ پھر وہاں ہیں اس کہ قصور ہم نے ہی رہا ہے۔ فریبی غم کے معنی حضرت خان
صاحب بدایونی کی کتب عشق حسب معام آدہ ہیں لکھتے ہیں: ہر سبب اشعار سے
سر سونے راضہ چھکا پھر چھو کو کیا
دل تھا سبب چھو چھو پھر چھو کو کیا
بھیٹے بھٹے مدد کے واسطے

یاد ہوں نہ کیا پھر چھو کو کیا
یہ مبارکی کہہ کے ہر گمشاہد نے
بندہ اپنا کر یہ پھر چھو کو کیا
دیو کے بندہ کیست نہ طلب
دھوون کا ہے نہ تھا پھر چھو کو کیا

نجدی، حرثات کہ بیوس قصیم کی
یہ سبب تین ہے پھر چھو کو کیا
لے کوئی شخص غرض عشق و محبت کے نشتر سے سرشار ہو کر یا رسول اللہ و اعدائے اللہ کے توجہ اور محبت و محرم
جانتے کہ اس کے دل میں چھو چھو کر یا مستوا و در صفات کے طور یا رسول اللہ کے توجہ میں ہے
اور فریبی غم، اسی وقت دیکھتا ہے کہ غم کے بن اشعار سے بلوغت خیر ہے۔

تذکرہ کرام میں علامہ کراچی نے تصدیقاً مذکورہ معنی تو جانتے ہی ہوں گے۔ اگرچہ نبی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حقیقی طور پر حاضر و ناظر ہیں تو ان میں حاضر کرنے اور تصور باندھنے کو کیا مطلب ہے؟ اس کو اسی طرح سمجھیں جیسا کہ اس حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:-

اَللّٰهُ زَيْتٌ كَاَنَّكَ اَسْرَاجٌ۔ کہ اللہ تعالیٰ تو ہرگز اس طور پر نہ کرے کہ تیرے وجود کو دیکھ لے۔

اب مسئلہ یہ ہے کہ حقیقتاً اور حقیقتاً خداوندی دنیا میں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام ایسے علیل و ناتوان تھے کہ بھی نہیں جوتی تو میں طرح مپ گویا دیکھنے اور حقیقتاً دیکھنے میں فرق کوئی اور جانتے ہیں۔ اس طرح حقیقتاً حاضر ہونے اور وہاں میں حاضر کرنے کا فرق سمجھ لیجئے۔ آپ کو اس میں کیوں تردد ہو؟ پریشانی لاحق ہو گئی ہے۔ چنانچہ شیخ عبدالحق صاحب مدارج النبوت میں تحریر فرماتے ہیں:-

”ذکر کن الامور و دروہ و بفرست برائے علیہ السلام و ہمیشہ در حال ذکر گویا حاضر

است چنانچہ قولہ: (کونالہ ہذا الحق مسئلہ)“

آپ دیکھ کر کے پیدا ہیں اب رات کا چاند ٹوٹ چکا، غفلت کے جیسا کہ باطن میں توجہ نہ رہی تھی چھوٹ چکا جو آپ سے چھوٹا تھا، انحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے انصاف کے ساتھ سلوک کے ساتھ ان حضرات صوفیہ کرام سے مروی ہے۔ ان میں میں حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت عائشہؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ وغیرہ کے مبارک نام نمایاں ہوئے نظر آتے ہیں لیکن سکوناً کریں کہ یہی اکابر حضرات صحابہؓ انحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی اَللّٰہُ لَکُمْ صَبَاحٌ اَوْفَی الْمَشْرِیْ کے ساتھ اصرار علی التبیان فرماتے رہے ہیں تھے اور اس کی تعمیم بھی دیتے تھے۔

در تاریخ بخاری ج ۲ ص ۲۷۱ وغیرہ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے تھے کہ جب انحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو ہم اَللّٰہُ لَکُمْ صَبَاحٌ میں اَللّٰہُ لَکُمْ صَبَاحٌ پڑھتے تھے۔

۱۳۱۱ھ میں مولانا امام لکھنؤ ص ۲۲۰، بخاری ج ۲ ص ۲۷۱، مسند احمد ج ۲ ص ۲۷۱ اور سنن ابی ہریرہ ج ۲ ص ۲۷۱

وغیرہ میں حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے۔

(۳) سنن ابی ہریرہ ج ۲ ص ۲۷۱ وغیرہ میں حضرت ابی ہریرہؓ سے مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت

[illegible][illegible]

طریقہ مشائخ، ہر کونسا میں خلیفہ ایک ہے۔ کہ یہ ہے دستور، اس پر بڑا حب اس ہوگا۔
 جو آپ پہنچم: آثار حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی السلام، جلد اول، صفحہ ۱۰۰ پر مذکور
 سند، جس کے دست و پاء میں حضرت کو آیات تو حضرت صحابہ کرامؓ ۱۲ اور جو ان میں ہوں ان کے ساتھ عربی الفاظ
 اور فقہ و فقیر نقاب و دیگر کے محل وقوع اور واقعہ استقام سے ہوئے، و انفس اللہ اور حضرت صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کے بغیر صحبت کی روایت سے نثر ان کریم و در حدیث شریف کے معنی کو ہم، اچھی طرح
 سمجھتے تھے یہ عقیدہ ہوا، یہ تھا کہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اللہ حاضر و غائب، اندر و شریک
 کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گرد و آویں کے قطعہ نہیں، کہ ان کے ساتھ صحابہ کرامؓ
 کے متعلق درغبات کی کمی نہ تھی، اچھی فہم و انصاف، بولی سرور میں ہم کو ہونکہ، اس خط کے ساتھ آپ کے

یا دیکھی قسمت عمل شداء الغریب والیمین۔ مرتباً انداز قریب اور بیدار دونوں میں متعلق ہے۔

تو زمین کو روہ دیکھتے کہ کفر و شرک کو ثابت کرنے کے لئے ان سے کس طرح بغاوت کی جاتی ہے۔ اگر عزت یا محض انداز قریب کیلئے ہی متعلق ہوگا تو پھر فریق مخالف کا گناہ ممکن ہے کہ صلیح تسلیم کر لیا جائے، اگر دوسرے داخل اس کے خلاف ہوئے ہیں غنیمت تو یہ ہے کہ جیسے انداز قریب سے متعلق ہے اسی طرح انداز بعید کے لئے بھی متعلق ہے تو اس سے حتمی طور پر حاضر و غایب پر استدلال کرنا حاکمات اور جہالت نہیں تو اور کیا ہے؟

جواب سوم: اگر حرف یا ہے نہ مردانہ ہی مراد جاتی ہے تو براہ کرم ذیل کی آیات کا ملاحظہ کریں
تبعاً دیکھئے:-

(۱) یا اہل ایمان ہوں چاہے جس سے چاہے۔ اسے ہمیں میرے لئے ایک ہزار مائت تعمیر کرو۔

(۲) یا اہل الکتاب لا تغتوا فی حیرتکم۔ اسے بہت دور فصاحتی دین میں تھوڑا نہ کرو۔

(۳) قرآنی لکھنا یا قرآن کو سننا۔ اسے فرعون میرے خیال میں تو ہلک کر دیا جائے گا۔

۱۴۔ اسی صوبہ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر آیا لکھنا انکھڑت کے کا فرق کے الفاظ موجود ہیں اور حضرات نبیہ و اطراف علیہم السلام کی وہ تقریریں بھی قرآن کریم میں موجود ہیں جیسا ہیں، انہوں نے اپنی اپنی قوموں کو خطاب کرتے ہوئے یا ان کو خبر دینے میری قوم سے تعمیر کیا ہے، کیا ایمان افروختہ اینٹوں سے تعمیر ہوئی اور جہنم میں لکھنا یا سننا کو عزت یا اسے خطاب ہے۔ فرق جو ان کے نزدیک حاضر و غایب نہیں، کیا ہمیں یہ کہنے نزدیک کرنا کہ ان کی حیرت وہ بھی حاضر و غایب نہیں۔ اگر آپ کہیں کہہ سوتے ان قوموں کو خطاب ہوا، انھیں اس وقت تو وہ موجود تھے اور اب ہم اس کی حکایت کرتے ہیں۔ تو وہ اب یہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ یا انھوں نے کہہ کو سمجھ لیجئے کہ حضرات اصحاب کرام کی موجودگی میں یہ کہا کرتے تھے کہ ہم اس کی حکایت کرتے ہیں لیکن اس کے ساتھ یہ بھی نہ قبول جاتی کہ حرف انداز قریب اور بعید دونوں کے لئے برابر اور مساوی درجہ میں متعلق ہے۔

جواب سوم: رسولی عبد الصلیح صاحب کہتے ہیں کہ ہم بھی جتنی توجیہ خطاب کی، وہ بتا دیں تو

[illegible]

فصلت نامہ پڑھ کر اور دعا پڑھ کر اپنے دل سے دعا کرے کہ اے اللہ! میری ساری باتیں سنی جائیں اور میری ساری باتیں قبول فرمائی جائیں۔

اس کا اصل مطلب یہ ہے کہ میری باتیں حضرت پورقرب سے ورنہ اس کی جہت سے ہو جائے گی۔ اس کے بعد اس کے

خطبات میں وہ اپنے آپ کو بھی شخص خدا کی طرف سے خطاب فرماتا ہے کہ پکارا ہے۔ وہ اپنے خطبات میں

اسی طرح اور کھڑکے کھڑکے کہتے ہیں میں جوتے ہوئے ہوں کہ کھڑکے کہتے ہیں۔ جو تامل دے گا اس کے اندر

غیب نہیں آباد کرنا ضروری ہے۔ البتہ خدا نے غیب کو غیب ہی میں رکھا ہے۔ اس کے بعد وہ کہتا ہے کہ خدا نے

میں نے جو غیب کو اپنے سامنے رکھا ہے اس کے اندر وہ خود بھی غیب ہی میں رکھا ہے۔ اس کے بعد وہ کہتا ہے کہ

غائب اور وہ نہ پیر احمد سعید صاحب کا بھی ہے خصوصاً ان کے لئے کہ وہ اس عبارت کا ہاں ہاں

پڑھیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ حریف یا ہے حاضر و ناظر دیکھنے کو حریف دیوبندی ہی کھڑکے کہتے ہیں۔

موسوی عبد الباقی صاحب دیوبندی کہتے ہیں کہ حریف یا ہے حاضر و ناظر کھڑکے کہتے ہیں۔

کرسٹ دیوبندی ہی کھڑکے کہتے ہیں کہ حریف یا ہے حاضر و ناظر کھڑکے کہتے ہیں۔

دوسرے۔ اور اس طرح کے کھڑکے کہتے ہیں کہ حریف یا ہے حاضر و ناظر کھڑکے کہتے ہیں۔

میں جوتے ہیں کہ حریف یا ہے حاضر و ناظر کھڑکے کہتے ہیں۔

کھڑکے کہتے ہیں کہ حریف یا ہے حاضر و ناظر کھڑکے کہتے ہیں۔

صاحب کہتے ہیں کہ حریف یا ہے حاضر و ناظر کھڑکے کہتے ہیں۔

ابو عبد اللہ عظیمی کے پاس سے میں چونکہ معمولی ایک آدمی میں بندھا ہوا ہے، غریب و محتاج کی طرح ادب و احترام سے گفتگو کرتے ہیں، یہی وہ نقطہ ہے جس پر غریب و محتاج کی عزت قائم رہتی ہے۔

اور ہمدردی سے صوفیوں کے، شہزادہ کی بات سنیں تو یہ بات جوتے ہیں وہ سنی نہیں ہے
 جس پہنچے انور میں وہ ہیں اس کی نمود و شالیں وہی ہیں، دیکھتے انور میں خود دیکھتے وہی ہیں
 رن گئی کھل ہیں وہ انھیں، کھسکے کھسکے گھر میں ہے ہاں وہ شہزادہ ہے

مشرقِ مہفت کی نوپس دیپس اور مٹس سہا ابدال

ایسی حالت ایک حدیث سے انکشاف ملتی ہے کہ ان کا سیدہ خاتون کے چہرہ اور ہر وقت پر نور و جلال ہو کر رہتا تھا۔ حدیث قرآن و حدیث روایت کے ساتھ ساتھ ان کی خدمت میں بھی رہا۔

موتور کاروں کی پینشن کے لیے وہ سب سے پہلے ان کے لیے ایک قانون بنائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ قاریب کے انکار کو روکے گا اور یہ کہ وہ ان کے لیے ایک قانون بنائے گا۔

[illegible]

فغانِ بھیرے سر گونہ نہ کیجی ہو اور نہ چپے نہ کاتے بھی نہ ہوں جو نہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے تواریث اور لیکھ ہوئی ہوگی۔ اس میں غیبت کا علم ہوگا اگرچہ یہ موت سبزیں کو دیکھا میں تو نہ حدیث کو اگرچہ اٹھانے والا نہ کرتی کیا۔ عیدیت پر کیا ہے؟ یہ سب آپ کی زندگی میں ایمان سے قبل کرتے، اسے صحابی شہرت ہے۔ کچھ دوطرفہ رویتا ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے تو رویت ہوئی تھی پھر یہ معلوم ہوتا ہے حدیث کو ان کے صحابی ہونے میں کیا راز ہے؟ اس عبارت کو پیش نظر رکھتے ہوئے معلوم ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب سے پہلے خبر دیا گیا ہے اور اسے اپنے خود صحابی بننے کا اعتراف کرتے ہیں اعلیٰ ذی اللہ تعالیٰ ہیں قاریین کرام مہربان ہوتے ہیں کہ غریب جماعت نے اس بات پر حیرت نہ کی کہ وہ ان میں زہر و کرت سے اور حقیقی شہرت حق پر مرثیہ کی شان یہ تھی کہ۔

مٹے طوفان سے لہر نہیں لے کر کیا سب طوفان سے رو بہوں سے

ادب ان کے سبکدہ ہونے سے لہا لہکے بیٹے یزید انہوں سے

جب امت کو دشمنی ہو گئی اس میں

کوئی گھر نہ رہا یہاں تو کشت چھوڑا

بجائے انہوں

فریقِ مخالفی کی دسویں دلیل اور اس کا رد

محقق احمدیہ اور ان صاحبیت ایک حدیث کے پیش نظر صرف تسلیم دیکھ رہے ہیں حضرت صفیہ الزہراء کی ایک مصنفہ کا دیکھتے ہوئے پہنچا ہے کہ اور یہ حدیث کہ سی کتاب سیدنا ابی بنی علیہ السلام و سیدنا محمد بن عبد اللہ علیہ السلام کے بعد روایت کی ہوئے غیبت کا رد اور حقیقت کا رد ہے جس میں حدیث میں حدیث قرار دے کر جب اس میں کوئی بات نہ ہو جائے تو نہ کہ اس کے دیکھنا مستلزم اور چھوڑنا بدلتا ہے یعنی مخالفی پر مبنی ہے اور زور و زور کیا کہ اس میں کوئی بات نہ ہو جائے تو نہ کہ اس کے دیکھنا مستلزم اور چھوڑنا بدلتا ہے یعنی مخالفی پر مبنی ہے اور زور و زور کیا کہ اس میں کوئی بات نہ ہو جائے تو نہ کہ اس کے دیکھنا مستلزم اور چھوڑنا بدلتا ہے

یہ تپاس یہاں کہ حضرت بلالؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام پر جنت میں ہر چیز دے سکتے ہیں تو انحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیوں ہر وقت ہر ضرورت فرماتے ہیں؟

انجو اوجہ کہ ہم اس بحث میں تو نہیں لپکا رہے کہ یہ تعویذ معجز کی رات کہتے ہیں یا سن اور اس کا بہیداری ہے یہ تو آپ کا ہر گز ہم نہ کہہ سکتے ہیں۔ بلکہ اس کی حالت مکتفی و جنت الہیہ ہونے کی وجہ سے بعض نعمتیں ہوتی ہیں کہ یہ تو آپ کا واقعہ ہے۔ ہر معجز کی رات کہتے ہیں اس کا فیصلہ فرق و امت ہے کہ جس کو کہ حضرت بلالؓ کو بھی آیا جنہی معجز عجیب ہوتی تھی اس کا کچھ سے قطع نظر کر کے سمجھنا چاہیے کہ اس حدیث کا یہ معنی بھی تو یہ کہ کہتے ہیں کہ حضرت بلالؓ جنت میں ایک جگہ جوب بلکہ انحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ سے جو باتیں فرمائی ہیں ان سے جنت میں سننے کی ہر چیز بیت کہ جب حضرت بلالؓ کو میں پر ہو تو سنتے اور آپ جنت میں تھے تو اس کے یہ اور کہیے سنی ہو تو وہی عجیب نہیں کیونکہ اس کی ایک نظیر بھی حضور ﷺ میں موجود ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کو کہا کہ ایک شخص اس کا نام ہے کہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہے کہ جنت میں ہے اس کے لئے جنت کی طرف یہ پیغمبر بھیج دیا جائے۔ یہ کس قدر سارے جہ دو پیغمبر بھیجے جائیں گے۔ یہ تو اس کی تھی۔ اس شخص کو کہ حضرت عمرؓ کو فرمایا کہ میں زمین پر ہو جوتے لیکن انھوں نے جنت کے پیغمبر کی آمد سن لی اس کی طرف آ کر حضرت بلالؓ اپنی جگہ اور مقام پر رہے تو ان اور انحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے سارے جنت میں حضرت بلالؓ کے بتوں کی مثالیں تو اس میں کہیں کہیں ہیں۔ اور اگر ہم اس کو بھی بلکہ میں کہ رو قحی حضرت بلالؓ جنت میں تشریف لے گئے تھے تو فرقی میں نہ تھے ہر دیر سواں ہے کہ کیا حضرت بلالؓ جنت میں تھے کہ اس ایک دفعہ میں اس تشریف لے گئے تھے یہ ہر وقت جنت میں رہا کرتے تھے۔ اور یہ جب حضرت بلالؓ جنت میں تھے اور ہو جوتے تو اس وقت کہ جنت میں ہر گز اور کو نہیں اور انھوں نے زمینوں میں وہ دنیا و آخرت میں ہر چیز بھیجی تھی تو جوتے تھے۔ ایک ہی مرتبہ اور ایک ہی ہر گز کسی چیز کے لئے ہر وقت اور میں اس کے لئے جانتے تھے یہ کیسے فرماتا ہے کہ ہر وقت اور ہر گز وہ چھٹے ہوں۔ جانتے ہوں۔ ایسے ہی سمجھو جیسا کہ کوئی دوسری طرف خوف کے کسی ہر گز ہر صاحب کو کہے کہ یہ وہی کو کہتے ہیں اپنی پی سکتے ہیں جنت میں کہ آپ ہر چیز بخوہ نکالیں جو یہ دوسرا کہا جاتا ہے

یہ سب سچ کر اس شخصیت سے اخذ
 نہی نہ کیا پھر فرما رہے ہیں:

فریق مخالفت کی بارشیں نیل اور بس کا جواب

فریقِ جماعت کما کرتے ہیں نہایت حدیث: اس نعمت کی آفتی ہے کہ حضرت عقی (علیہ السلام) نے فرمایا کہ ایک فرشتہ قیامت تک میری قبر پر کھڑے رہے گا جس کو اللہ تعالیٰ نے تر مخلوق کے کائنات دیئے ہیں جو حق ہی مجھ پر روزِ پُروردہ پڑھتے رہے وہ فرشتہ نہ لیتا ہے۔ اور مجھے پہنچا دیتا ہے۔ اس طرح ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جس کو مسلمانوں سے کہہ کر حضرت علی (علیہ السلام) نے دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے جب تک کہ اس کی ہر ہر چیز خاندان کے ساتھ ملتی ہے تو جنت میں خود رکھی جائے گا۔ اُن میں سے ایک ہے اور اس کو لڑکھڑکھتے کو کہتے ہیں کہ اپنے خداوند کو تکلیف دے، تیرا وجود تو میرے ہی دلوں کو چھو رہا ہے۔ اہل میں تو وہ میرا خداوند ہے۔

فریقِ مزارت کے لئے میں ان دونوں حدیثوں سے عقیدہ نہیں لیجھتا۔ میرے لئے اوپر تحریر کون میں ہے یہ حضور علیہ السلام کے انی ظالموں میں سے ہیں۔ یہ تمام خدا و اولادوں سے کُن ہیں۔ تو یہ تمہارے وجود اور اگر چاہا یہ تعزیر ہو کہ یہاں حضور علیہ السلام نے فقیرانہ طور پر فقیرانہ طور پر کیے ہیں۔ یہ تو یہ کیے تمہارے ہوئے ہیں؟

[illegible]

عاید و کمزوریوں، ان میں مصائب گھٹتے ہیں کہ یہ صاحب ایک دولت میں اپنی ایک منافع ہوں سب کو شہ
اس میں لطافت اور مثال کے سببوں انہیں اتار دیتے ہیں کہ عوام اور سارا فوج اعلیٰوں یا سب کو شہ
کے دامہ تریز میں لے کر جاتا ہے۔

جواب ہے: انگریزوں کے امر بہت متاثر ہیں، مصلحت کے۔ یہودیات غرض کر رہی ہے کہ وہ ملک اندر
کے اثبات کے لئے نقص فتن کی صورت میں ہے، یہ ہیں تو بنیاد دس اندھ عملی، لہذا یہی غلطی ملنے کی بناء پر
کو میں تو ان کے یہ کہتے ہیں کہ انہیں ملتی ہے، اور انہیں صاحب کے نزدیک نقص منہ بانی سے بھر
نہ منہ منہ حقبات ہوئے کہ ہم کوئی سے ستا، اور یہ نوبت میں، دو گویاں ہوں یا توں سے تو ان کے یہ تو تواتر
اجابت کا مقدمہ کہ اس طرح صحیح ہو سکتا ہے، یہی کہہ چکا کہ ان بزرگوں کی نہایت میں ان کو سب
تلاش کی گنجائش ہوئی تو انہیں کوئی جاننے اور نہ ملتا ہے ان کی مصلحت میں وہ
کے کر پیدائش کے وہ بہ گئی ہیں

پس یہ جائے گا، تیسے سب میں آپ کو کوئی، یہ، مصلحتیں صاحب سے ہی مسئلہ ہوا، وہیں، وہ عوام
میں خدایوں کے دوس، نہ ملے گی، یہ، اور باہری وجہ کے شہر جامعہ جو ہے، نہ پختہ کر کے بہت شہر
شریف جدا، ایک حدیث نقل کر کے، سکا کہ یہ ہیں کہ یہ سب سب سب سب سب سب سب سب سب
فرمانے میں، نہ ہر میری، ان سے میں وہ تو کہنے کے وہ ہیں وہ میں نے انہیں کے لئے وہ تو کہنے کے لئے
طریقہ میں کہوں، وہ شہر اور ہوں کو، نہ ہر کہنے میں انہیں، نہ پختہ کر کے، نہ پختہ کر کے، نہ پختہ کر کے
باہر ہر شہر پرست، یا انہوں نے مصلحتوں پر دہرست کہ، وہ، یہ مصلحت مصلحت نہ ہر کہنے کے لئے، نہ پختہ کر کے
تقتہ، مصلحتوں، یا انہوں نے پختہ کر کے، یہ، انہیں انہیں مصلحتیں یا انہوں نے پختہ کر کے، یہ، انہیں انہیں
مصلحتیں نہ پختہ کر کے، انہوں نے مصلحتوں پر دہرست کہ، وہ، یہ مصلحت مصلحت نہ ہر کہنے کے لئے، نہ پختہ کر کے
مصلحتیں نہ پختہ کر کے، انہوں نے مصلحتوں پر دہرست کہ، وہ، یہ مصلحت مصلحت نہ ہر کہنے کے لئے، نہ پختہ کر کے
کاش کہہ کر کے، وہ، یہ مصلحت مصلحت نہ ہر کہنے کے لئے، نہ پختہ کر کے
اپنے سے مرموعوں بنائیں، انہوں نے مصلحتوں پر دہرست کہ، وہ، یہ مصلحت مصلحت نہ ہر کہنے کے لئے، نہ پختہ کر کے

فریقِ نسل کی پیدائش ہوئی اور اس کے ذریعہ

مفتی احمد رضا خان صاحب اور مولانا غلام محمد صاحب نے بھی اس پر اتفاق کیا ہے۔ ان کے جواب میں مولانا غلام محمد صاحب نے فرمایا ہے کہ:

وَمَا يَكْفُرُ لَكُمْ وَيُنَادِيَكُمْ أَنْ خُذُوا مِنْ مَالِكُمْ ۖ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَفُتِنْتُمْ بِهِ مُبِذِينَ

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ میراث و نفقہ کے ہیں: حبش میں ولی و متانتا ہوں: ہر سوا
 معنی اللہ تعالیٰ کو آپ ہی کی رحمت سے کہہ سکتا ہوں: ہر حبش میں: ہر سوا
 کو اپنے سے کہہ سکتا ہوں: ہر سوا

سے متعلق پہلے کا فتویٰ کہتا ہے کہ یہ مہم و مہینہ رحمتہ اللہ علیہ کے قربان و قربانی کے لیے ایک نیا لمحہ ہے۔

[illegible]

جملہ زمین تجارت ہے۔ صنعت ہوتی ہے۔ مگر ہر چیز کا قیمت نہیں ہے۔ مگر ہر چیز کا مفید ہوتا ہے جس سے ہر چیز کا

[illegible]

مسئلہ صحت کا حل نہیں ہے اور صحت کی نشانیوں پر غور کرنا اور بیماریہ کی نشانیوں کو مہلک اور اشد اشیاء میں سے پیش رو جاننا نہیں ہے بلکہ اگر کوئی جو کچھ تفسیر و حقائق اور مصداق کے تحت لکھا ہوا ہے اس سے اس کے ذہن میں

دو ہی رستے کو نام پر گزشتہ تئیس ہوتا، یہ ایک نغمہ ہے اور یہ سنہجانی کے روگنہ پڑے سکا ہے
بھری ہوئی ہے چوت ڈال درو سدا کی، رگنہ قدیم تھنور جیواں کس خیال کے

فریقِ مخافت کی سوچویش و سبیل اور اس کے دفعینہ

حقائق اور ان صاحب اور مولوی محمد عمر صاحب وغیرہ نے ماعتہ بنیاد کا شہدہ پہنایا، دیوبند سے
بہی نابت کرنے کی پہلے کو شش کی ہے اور ان کی غیبت سے یہ خبر کتبہ کیا ہے کہ ان کی باتوں سے بھی
حاضر و ناظر مسئلہ ثابت ہے کہ ایک عمومی سمجھ اور فی طالب علم بھی بخوبی پرکھ سکتا ہے کہ ان کی باتوں سے یہ
مسئلہ ثابت کرنا خاص ہیبت زدہ ہی اور بہت دھڑکی کی شہرہ ناک اور بدترین مشعل ہے جبکہ ان کی عبارتوں
میں سرحت اور وضاحت ہے، اس مشعل کی تردید کی گئی ہے چونکہ فرقی حضرات کی عبارت بالکل صحت
پس ان سے اس مسئلہ کے اثبات کو شہرہ بھی پیدا نہیں ہو سکتا، اس مسئلہ کی توبہ کی اصلاح ضرورت
ہی سوچیں نہیں سوتی، بعد حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی در انجم دیوبند (مطبع ۱۲۹۶ھ) اور
حضرت مولانا رشید احمد صاحب گھوٹکیؒ کی رافقہ توفیقؒ کی عبارتوں سے ممکن ہے کہ اس کی کچھ دہرہ و شہرہ ہوئے
ان کو شش کر کے ان کو جواب دینا ضروری معلوم ہوتا ہے چنانچہ مولوی محمد عمر صاحب، در فنی ۱۰۱ باب خلاصہ
لکھتے ہیں، در الفاظ

پہلی فصل حاضر و ناظر کا ثبوت فی منہ کی کتابوں سے، تجاویز اس صحت میں مولوی محمد قاسم صاحب
فی در سر والعلوم دیوبند کہتے ہیں کہ لکھتے ہیں اذ لا یزال یقول فی منہ کہ کوئید خان صاحب، الخ، جم
کے دیکھے قریب بات ثابت جوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اُمت کے ساتھ وہ قریب ہے کہ ان کی جانوں
کو بھی ان کے ساتھ دیکھیں نہیں ہے کیونکہ انی جعلی ذب ہے (جاء انوار ۱۰۱، متباہان حنفیت ص ۷۸)۔
ماتجو ابیہ، حضرت نانوتویؒ نے اس قریب کو انجم خود محمد زین الدینؒ میں اور اس سے بڑھ کر سخی
وجہ لائق آب حیات میں بیان کیا ہے، اس سے حاضر و ناظر کا قریب ہرگز مراد نہیں ہے، ایسے سمجھا سکتے
و قریب نہیں ہیں پڑنے کے اور حضرت مولانا کی ایک عبارت مولانا کی ہے، انوار ملاحظہ فرمائیں حضرت

مورناؤ تو ہی ٹیکر عرب و صحرایہ کے تمامہ میں پادشاہان و فہاک ہیں کہ۔۔۔

مربندوں کی نہایت یہ خیال غلط ہے کہ ہم ساتھ رہتے ہیں۔ درمیان ہم آگے جتے ہیں۔ یہ نہاد کی ہن
شان سے ہم دیکھا۔ یعنی فرق۔۔۔ اس بعض کابر تہایت۔ عادت کی بہرہ میں۔ انہوں کو یہ حکم
پڑتا ہے۔ انہوں میں صورت کشیاں۔ ہر شخص اس جیسے کہ اس کے ذکر کے وقت کسی کا خیال نہ کہ وہ ہی
تصور شیخ ہیں۔ کہ تصور کرو تو اپنے آپ کو اپنی فکر و شعور کو اپنے دماغ میں وہ اس کے ساتھ یہ خیال رہے
کہ وہ اس کے کچھ نہیں۔۔۔ انہیں دیکھو کہ اس کے چہرہ و قوت رکھتا ہے۔ وہ وہ اس کے جسم بیکار
دار۔ اس لئے بہت کم قسبے قمر ریس لکھتے ہیں۔ وہ اس کے ساتھ یہ خیال رہے۔ وہ اس کے ساتھ یہ خیال رہے۔
کہ وہ اس کے ساتھ یہ خیال رہے۔ وہ اس کے ساتھ یہ خیال رہے۔ وہ اس کے ساتھ یہ خیال رہے۔

حکومت والا، اور وہی رہی۔ انہوں میں ہر شخص کے ساتھ یہ خیال رہے۔ وہ اس کے ساتھ یہ خیال رہے۔ وہ اس کے ساتھ یہ خیال رہے۔

انہوں میں ہر شخص کے ساتھ یہ خیال رہے۔ وہ اس کے ساتھ یہ خیال رہے۔ وہ اس کے ساتھ یہ خیال رہے۔ وہ اس کے ساتھ یہ خیال رہے۔

ایک جیسے۔۔۔ اس عادت میں وہ اس کے ساتھ یہ خیال رہے۔ وہ اس کے ساتھ یہ خیال رہے۔ وہ اس کے ساتھ یہ خیال رہے۔ وہ اس کے ساتھ یہ خیال رہے۔

اس کلمہ گورد و شریف کے معنی میں لکھے۔ وہ یہ عقیدہ کرتے تھے کہ ملکہ گورد و شریف آپ کو پیش کر کے عرض کرتے ہیں تو درست ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ ملائکہ و روہانہ مومن کا آپ کو اللہ میں عرض کرتے ہیں۔ اسی پر یہ جرم عداوت حضرت مولانا گوردی کی اس وجہ تفریق کے بعد بھی اگر مولانا گوردی صاحب وغیرہ کی عیادت میں نکلنا باقی ہے تو پہلے آپ کو اپنی طبیعت عالمیہ کا علاج کر لینا چاہیے پھر دوسروں پر اعلیٰ افلا کی نگرانی چاہیے۔

شکوہ کرنا ہو تو اپنا کرم حقہ سکھانے کو خود عمل تیرا ہے سو رست گری تیری تصویر کا
مفتی احمد یار خان صاحب کابڑا رحم خود دیو انگوئی کی یہ عبارت سے کہ ہم حضرت فقیر
داند گوردی صاحب کا ایک حکم دیکھتا ہوں کہ یہ ہندو تریب یا بدھ اگرچہ تریب دور است
اما دنیا نیست و دور نیست ای تریب شیخ القبط حاضر گوردی صاحب کی اس بات پر کہ اہل تریب ہندو
اللہ اللہ نہ کہ را گوردی بطور ہم شرم دست و پاد و خوار ہوئے تھے اس پر غرض کہ حضرت گوردی صاحب نے ان کو
صاحب کا انتہائی کمال ہے اور حضرت عیسیٰ کو کہہ رہے تھے کہ نصف جہان کو سمجھتے ہیں کہ مفتی صاحب صاحب
جہاد رکھتے ہیں۔ دیکھو میں تفسیر کرتے کہ اگرچہ انہیں دور است شیخ القبط حاضر گوردی صاحب سے
ترجمی و تفسیر کا ہر لینا لیا گیا ہے۔ اگر ایسے جن مالک اور رحمت اللہ علیہ مفتی دو چارہ او۔ یہی اجو
کئے تو قوم کا ہر طرف ہو جائے کہ شیخ

ایسا نہیں کہ ان کی دولت ملک دار ہیں نہ مند

فرق مخالفت کی ترغیب دہان اور اس کا دفاع

یہ سوال وقت کی نالغ کہ مسٹر کٹارہ ہے جس کو مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی مولوی شمس
علی نقوی صاحب مفتی احمد یار خان صاحب اور مولوی محمد عمر صاحب نے مخالفت تعبیرات ہدایت سے
بدعت اور بدعت سے عیاں کر کے مسرت اور شکر میں پیش کر کے نامہ التماس مولانا کے ایوانی جہاد
کیا کہ صرف چنانچہ سیدھا کر کے کہتے ہیں کہ اس کی ہے (دیکھئے مسامحہ محمد بن عبد اللہ) قید میں جہاد

[illegible]

محکم دست مضبوط ہو لیکن جب ملے، ترمیم کو تیار ہو۔ تو انھوں نے چند سوالات تحریر کر کے مولانا فاضل احمد صاحب کو بھیجے جن میں ایک سوال یہ بھی تھا کہ کیا تم نے شیطان کے علم کو انحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ تسلیم کیا ہے؟ مولانا سرگرم نے دیگر سوالات کے جوابات کی طرح اس کا جواب بھی مفصل تحریر فرمایا ہے۔ چنانچہ اس میں یہ بھی ہے کہ ”میرا ہمارا عقیدہ ہے کہ جو شخص اس کا قائل ہو کہ انھوں نے اس علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے، وہ کافر ہے۔ چنانچہ اس کی تصریح ایک زمین پر دو سے بہتیرے علماء کر چکے ہیں۔ اور جو شخص ہمارے بیان کے خلاف کہہ پڑتا ہے، ہمارے اس کو لازم ہے کہ شامناشاہ روز جزا سے فاطمہ بن کر دیل بیان کرے اور اللہ ہمارے قول پر وکیں ہے“ (المسند علیہ السلام ج ۲ ص ۲۲۲)۔

ان تصریحات کے وجود بھی اگر کوئی نہ مٹا دھرم، حضرت کا برین صمد دیوبند پرانہ امر کتاب ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق سے نہیں شرمانا تو ہمارا اس میں کیا دخل ہے؟ اِنَّكُمْ تَشْفِقُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ مَرْکِبِ وقت یہاں دور آئے گا جس میں دودھ کا دودھ اور پانی پانی سے منہ آجائے گا۔ درحقیقت معلوم ہو جائیگا کہ کون بچا اور کون بکھڑا تھا؟ اور کس بھڑے تھوڑا مناسب اور کس کا نہ مناسب تھا۔ اور کون حسیح معنی میں اللہ تعالیٰ کا رُخ ہے، درحجاب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سیح تھا اور کون چور کا کھانے والا مومن تھا؟

بوقت صبح شہر و مچھو روز مندرست کہ باگہ باخشنہ عشق در شب دیوبند

فریق مخالف کی اٹھارویں دلیل اور اس کا قلع قمع

مولوی محمد عمر صاحب لکھتے ہیں:-

انعام ہے علیہ تطہیر، اَنْزَلَ لَکَ الْوَحْیَ وَکَانَ عَلَیْکَ
 تَرْکَہُ خَیْرًا مِّنَ الْعَمَلِ اَوْ لَا تَعْبُدْہِیْ سِوَیْہِ وَلَا
 وَرَیْہُ عِبَادَۃً اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ سُبْحٰنَہُ عَمَّا یُشْرَکُّونَ
 اور یہ چھوڑ دیتے ہیں (ایہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ان
 دوسرے کو چھوڑ دو، کسی کی رضا کے لئے، اپنے رب کی
 صبح شام عبادت کرتے ہیں۔

اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو موتیں کے نہ چھوڑنے کا اللہ تعالیٰ نے سنہ و شام فرمایا اب تم کہو

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ نہیں ہیں تو تمغہ دیکھنا ہم اپنے متعلق کیسے صحیح سمجھیں۔
 جب ہم سوچیں ہیں کہ تمغہ ہندوستانی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چاروں طرف سے نہ چھوڑنے کا ارشاد فرمایا
 ہے۔ ہاں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کے منکر ہیں، مان کی جیسی وجہ ہو سکتی ہے کہ
 وہ ایمان سے خالی ہیں۔ لہذا تمغہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ نہیں۔ (ملفوظات مقدسہ ص ۱۸۷)
 چھوڑ دے، وہ انہی کے اندر تحریف و گمراہی بہت توڑوں نے کی ہے مگر اس میں ہر کمال ہو گا
 محمد عمر صاحب کو رس ہے وہ کس اور کو جو رس حاصل نہیں ہے۔ وہ اپنے اس تحریف کے من میں کیا
 روک تھام ہیں اور سخت پر ہے وہ اس پر نہ ہر گز نہیں ہیں۔ اگر وہ اس آیت کا ہر سنی ثانیوں
 میں ملے حضرت ربیعہ ثمالیہؓ کے نقلی معنی ہیں۔ نہ چھوڑے کہہ کر تحریف کی ضرورت ہی پیش
 نہ آتی۔ نیز اس آیت کے مفہوم سے جو محدثوں نے ان حضرات کے متنبہ پر استدلال کرتے ہوئے
 کشید کیا ہے اس سے یقیناً ان کو استدکارتی ہو جاتی۔ اس آیت کا شان نزول جیسا کہ صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۰۰
 معالم الفقہ میں روایت کیا ہے ص ۲۱۲ تا ۲۱۳ فتح الباری ج ۱ ص ۲۰۰ تا ۲۰۱ تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۲۰۰ تا ۲۰۱ اور مسند العالی ج ۱
 ص ۱۸۷ وغیرہ میں حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے دو تمام حضرات صحابہ کرامؓ میں وجہ ان کے حضرت
 کعبہ جانے تھے یا وہ مروتی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حضرت
 عیسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ، حضرت یونسؑ اور حضرت یونسؑ جیسے دو بت ایمان سے وہ مال وہ تین ممالک
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سرشار مگر دولت دنیا سے مبرا دست بیٹھے تھے کہ مشرکوں کے چند ایک
 سرور آئے۔ وہ انھوں نے یہ رہنمائی کیا کہ اگر آپ ان نادار و غلس غریب و فاقہ مست لوگوں کو اپنی تبلیغ
 باب بکال دین و عمر آپ کی فکر پر و غلطی میں گئے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جواب الطہر
 ہیں۔ انہوں نے ان لوگوں کے لینے لے بیٹھے جو دنیا و دلوں پیدا کیا تھا وہ مخلوق خدا ہیں۔ وہ کس کا حصہ
 ہو سکتا ہے؟ آپ کے دل میں یہ خیال ہی پیدا ہوا تھا کہ اگر یہ لوگ توحید من عین اور میں اس سے بدلتے
 پیش نظر اپنے ان نفس و مصلحتوں کو منظور کر کے لئے نہیں سے نکال دوں اور کفر و کفر کو کفر منافی
 اگر اللہ تعالیٰ کو پڑا ہے جو محبت ہے۔ وہ ہونا سر پر دوں سے انہوں نے اللہ تعالیٰ پر شکریہ ادا فرمائی اور

